

نازیہ راجپوت



مائی لیتھل مین از قلم: نازیہ راجپوت

... صبح کے آٹھ بج رہے تھے جبکہ سفید اور گلابی کلر کے بستر میں لیٹا ایک نازک مخملی وجود بے خبر سویا ہوا تھا

... " نازی نازی نازی اٹھ جاؤ بھی یاریہ لڑکی کتنی گہری نیند سوتی ہے "

مول اپنے گیلے بالوں کو جھٹک کر بولتی ہوئی ڈریسنگ کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی اور گیلے بالوں کو ڈرائی کی

... مدد سے خشک کرنے لگی تھی

... وہ بالوں کو خشک کر چکی تھی تب بھی نازی ہنوز سوئی پڑی تھی

اٹھو نازی یارا اٹھ بھی جاؤ ٹائم دیکھو ساڑھے آٹھ بج چکے ہیں آج تمہارے کالج میں پارٹی ہے اور تمہاری "

... " سانگ پر فارمنس بھی ہے جانا نہیں ہے کیا تم نے

... مول اب کی بار نازی کی بازو کو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولی تھی

کیا ساڑھے آٹھ ہو گئے اونویار آج تو کالج میں اینول فنکشن ہے مجھے نوبے پہنچا ہے آپ میں نے پر فارمنس "

... " سے پہلے ایک دفعہ پھر ریسرسل بھی کرنی ہے اور میں نے ابھی تک اپنا ڈریس بھی پیک نہیں کیا

... نازی پریشان کن لہجے میں کہتی ایک ہی جست میں بیڈ سے اٹھی تھی

کوئی بات نہیں میری جان تم جاؤ جلدی سے فریش اپ ہو اور پھر ناشتے کے ٹیبل پہ آ جاؤ تمہاری ضرورت کا "

... " سبھی سامان تمہارا میک اپ شوز ڈریس سب کچھ میں نے رات ہی بیگ میں ڈال دیا تھا

... مول پیارے بھرے لہجے میں بولی تھی

... " او آپ تھینک یو سوچ آئی لو یو آلات "

نازی مول کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے واشروم میں بند ہوئی تھی جبکہ مول اسکی پھرتی دیکھ کر سر کو نفی

... میں ہلاتی ہوئی مسکرائی تھی

★★★
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... " ارے گڑیا کہاں جا رہی ہوں ناشتہ تو کرتی جاؤ "

... شہریار منور نازی کو عجلت میں پورچ کی جانب جاتا دیکھ کر بولے تھے

... " نازی ڈیڈی ٹھیک کہہ رہے ہیں ناشتہ کرتی جاؤ "

اٹس اوکے ڈیڈی آپ اور آپنی کنٹینیو کریں میں آل ریڈی لیٹ ہوں وہی باہر سے کچھ کھالوں گی ٹیک کیئر "

...

... نازی مسکرا کر کہتی ہوئی تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی

اوکے ڈیڈی میں بھی لیٹ ہو جاؤں گی آفس سے میں چلتی ہوں آپ آرام سے آجائے گا میننگ میں دیکھ "

" ... لونگی اسکی فکر مت کرے گا

مول مسکرا کر شہریار کے ہاتھ کو چومتی ہوئی بولی تھی جبکہ شہریار مول کے سر پہ ہاتھ رکھتے مسکرا کر سر کو

... اثبات میں ہلا گئے تھے

★★★
" چلو ڈرائیور " ...
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

مول موبائل پہ مصروف سی آج کاشیڈیول چیک کرتی ہوئی بولی تھی جبھی نظر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے ڈراب پہ پڑی

... تھی

" ... ڈراب تم یہاں یہاں کیسے آئے "

... مول نے حیرانگی سے ڈراب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بلیک اینڈ وائٹ تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا

" ... تم دیکھنے کا بہت دل چاہ رہا تھا بس اس لیے چلا آیا "

دُراب نے شیشے سے ایک گہری نگاہ مول پہ ڈالی جو ریڈ اور وائٹ کلر کے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئی تھی لمبے کالے بالوں کو کھلا چھوڑے میک اپ پہ ہونٹوں پہ صرف ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے وہ دُراب کے دل کی ... تاروں کو چھیڑ گئی تھی

... " لیکن ڈرائیور کہاں گیا اسکا کیا "

تم اسکی فکر مت کرو میں وہ بینڈل کر لو نگا تم صرف مجھ پہ فوکس کرو اور آگے آکر بیٹھو میں تمہیں قریب سے " ... دیکھنا چاہتا ہوں

دُراب کے بے باک لہجے پہ مول نے گھبرا کر بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا تھا اور پھر فرنٹ سیٹ پہ آکر بیٹھی تھی ... جبھی دُراب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی

... " یولک بیوٹی فل جاناں "

دُراب ایک ہاتھ سے سٹیرنگ کو تھامے اور ایک ہاتھ سے مول کا ہاتھ پکڑے اسپر اپنے لب رکھتا ہوئے بولا کہ ... مول کا چہرہ میل میں سرخ ہوا تھا

" ... چھوڑو آفس جانے کو چلو نکاح کر لیتے ہیں "

... "دُراب کیا ہو گیا ہے پاگل ہو گئے ہو"

... مول ہنستے ہوئے بولی تھی

... "ہاں تم نے کر دیا ہے دُراب خان کو پاگل اب پاگل پن کا علاج بھی تم ہی کر سکتی ہو"

... دُراب نظریں مول کے لبوں پہ ٹکائے بولا تھا

... "تمہارے اس پاگل پن کا علاج نہیں میرے پاس"

... مول پلکوں کی باڑ گرائے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی

... "ہے نا تمہارے پاس علاج"

... "اور وہ کونسا"

مول اب رخ دُراب کی جانب کیے بولی تھی جی دُراب نے جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگائی تھی اور ایک ہی

جست میں مول کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا مول اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا گئی تھی

...

... " ددُراب دُراب کیا ہو گیا ہے چھوڑو مجھے اُس پبلک پلیس "

... " تم ذرا سی میری قربت تو برداشت کر نہیں سکتی بات کیا خاک مانوں گی "

دُراب سرد لہجے میں کہتا اسکو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا لیکن اسکی ناراضگی کا سوچکر مول کارواں رواں
تڑپ اٹھا تھا جبھی آگے بڑھ کر اسنے دُراب کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا اور گویا ہوئی۔۔۔
آج تک ایسا ہوا ہے کہ مول شہریار منور نے دُراب خان کی کوئی بات ٹالی ہو کہو کیا کہنا چاہتے ہو تم جو کہو گے "

... " کرونگی
... مول کی دیوانگی پہ دُراب گہرا مسکرایا تھا
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... " میں چاہتا ہوں تم انکل سے اب ڈائریکٹ ہماری شادی کی بات کرو "

... " بس اتنی سی بات "

... مول نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جب کے دُراب سرکواثبات میں ہلا گیا تھا

... " اوکے تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہوگا کوئی اور حکم "

... مول کے کہنے پہ دُراب دکشتی سے مسکرایا تھا

★★★

... " اوشت یار نازی آج تولیٹ ہوگئی تو اب میڈم نہیں چھوڑیں گی تجھے "

نازی جلدی سے کلاس روم کی جانب بڑھتی ہوئی بولی جہاں انکی ریہرسل ہونی تھی لیکن جب وہ کلاس میں ... داخل ہوئی تو وہاں کوئی نا تھا وہ کلاس سے باہر آئی تو سامنے سے اسے اپنی فرینڈ عالیہ آتی ہوئی دیکھائی دی تھی

عالیہ یار یہ ریہرسل کیوں نہیں ہو رہی میم نے کہا تھا پرفارمنس سے پہلے سبھی ایک ایک بار سٹیپس دہرائیں " ... " گے

... نازی اپنی شہادت والی انگلی کو دانتوں تلے دبائے ہوئے بولی تھی

میڈم ریہرسل تو کب کی شروع ہو کر ختم ہو چکی آپ لیٹ آئی ہیں اور ہاں اس پرفارمنس کے بعد تمہاری "

... " ٹرن ہے سو گوفاسٹ جلدی سے جا کر ڈریس پہنومیک اپ میں کردوں گی

... " اونو اوکے یار میں جاتی ہوں تم یہی رک کرو میٹ کرو میرا "

... " رک نازی "

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.NovelsMafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... عالیہ نے جاتی ہوئی نازلی کو دیکھ کر اسے آواز دی تھی

... " اب کیا ہے یار مجھے دیر ہو رہی ہے "

... " سٹیپس یاد ہیں نا تمہیں "

... " مجھے سب یاد ہے تم اسکی فکر مت کرو میں آتی ہوں چلیج کر کے "

... " اوکے میں ویٹ کر رہی ہوں "

★★★

اوکے لیڈریز اینڈ جینٹل مین آپکی بھرپور تالیوں میں بلاتے ہیں مس نازی شہریار منور کو جو آج آپکے سامنے " ... اس سٹیج پہ اپنے ڈانس کے جوہر دکھائیں گی

مائیک میں اپنا نام گونجتے ہوئے سنکر نازی مسکراتی ہوئی سٹیج کی جانب بڑھی تھی جبکہ اسکو دیکھتے ہی لڑکوں اور ... لڑکیوں نے ہونٹنگ شروع کر دی تھی

نازی فل وقت سلیو لیس لانگ بلیک کلر کے فرائ میں موجود تھی جو اسکے پاؤں سے کچھ اوپر تھا سنہری کلر کے بالوں کا جوڑا بنائے اور دولٹوں کو اطراف میں نکالے ہونٹوں کو بلڈ ریڈ کلر کی لپ اسٹک سے رنگے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے وہ سب کے دلوں کا چین و قرار لوٹ چکی تھی سوائے ایک شخص کے جو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا سر دسپاٹ نگاہوں سے لب بھینچے اسکے حسین خدو خال کا جائزہ لے رہا تھا ... اسکی ڈریسنگ دیکھتے اسنے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا تھا

نازی کے سٹیج پہ آتے ہی سانگ سٹارٹ ہوا تھا اور ہال کی تمام لائٹس آف ہوئیں تھیں اب صرف فضا میں ... سانگ گونج رہا تھا اور اس سانگ پہ نازی رقص کرتی سبکو اپنی اداؤں سے دیوانہ بنا رہی تھی

★★★

کسی کو میرا شوق ہے کسی کو میرا ہے نشہ "

جوانی کہتے ہیں مجھے ہیں میرے عاشق ہر

جگہ کسی کو میری حسرتیں کسی کی میں ہوں

دلربا مجھے پانے کے واسطے مانگے دعا سارا

زمانہ حسینوں کا دیوانہ زمانہ کہے پھر کیوں

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... "برائے دل لگانا سارا زمانہ

یہ کون کہہ رہا ہے تو آج پیار کر لے جو کبھی "

ختم نا ہو وہ اعتبار کر لے سارا زمانہ حسینوں

کا دیوانہ زمانہ کہے پھر کیوں برائے دل لگانا

"... سارا زمانہ

★★★

سانگ ختم ہوتے ہی نازی کے رقص کرتے قدم تھمے تھے جبکہ پورے ہال میں ہوٹنگ ہوئی تھی وہ مسکرا کر سبکو

... دیکھتی سیٹج سے نیچے اتری تھی

... "عالیہ کیسی رہی پھر میری پر فار منس"

اومائے گاڈ نازی یار تم آگ ہو آگ تمہاری اس پر فار منس نے تو گویا آگ ہی لگادی یار لڑکے تو تم پہ لٹو ہو گئے "

... "سب کے سب

عالیہ ہنس کر کہتی نازی کے گال کو چوم گئی تھی کہ نیلی آنکھوں کو یہ منظر انتہائی ناگوار گزرا تھا جی وہ وہاں سے

... اٹھا تھا اور ہال سے نکلتا چلا گیا تھا

عالیہ یار میں ڈریس چینج کر کے آتی ہوں پھر کچھ کھانے کیفے ٹیریا کی طرف چلیں گی میں نے صبح ناشتہ بھی "

... "نہیں کیا اب بھوک سے برا حال ہے

... "اوکے ڈارلنگ تم کراؤ میں یہی ویٹ کر رہی ہوں تمہارا "

... نازی مسکرا کر سرکواشات میں ہلاتی اوپر والے بلاک کی جانب بڑھ گئی تھی

★★★

نازلی جو نہی کلاس میں داخل ہوئی کسی نے جھٹکے سے لائیٹ آف کرتے اس کو بازو سے پکڑ کر دیوار سے پن کیا تھا

... اور اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ جمائے تھے

... "کک ک کی کون ہے کک کون ہو تم"

نازلی کو مقابل کی صرف دو گہری نیلی آنکھیں دیکھائی دی تھیں جن میں فل وقت ایک الگ ہی جنوں اور

... وحشت تھی

... "دور رہو سب سے"

... بھاری گھمبیر سرگوشی سنتے نازلی نے حلق تر کیا تھا

... "ہو کون تم"

... "اے کے"

... "کون اے کے میں کسی اے کے کو نہیں جانتی"

"... تمہارے لیے جاننا ضروری ہے بھی نہیں لٹل ون"

"... میں تمہاری بات نہیں مانوں گی جانے کون ہو تم اور ایسا کیوں کہہ رہے ہو"

"... نازی نے نا سمجھی سے کہا

"... میرا کہا ہوا لفظ لفظ پتھر پہ لکیر ہوتا ہے"

"ہوتا ہو گا لیکن نازی شہر یار منور صرف اپنے دل کی سنتی ہے سمجھے اب ہٹو میرے راستے سے مجھے جاننا ہے"

نازی نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور دھکیلا تھا جیسی مقابل اسکی بازو کو کھینچتے اسے خود کے قریب تر ... کر گیا تھا

"اگر تم نے میرا کہا نامانا تو یاد رکھنا میں تمہیں قید کر لوں گا اپنے پاس اور وہ ایسی قید ہو گی جس سے رہائی ناممکن ہے"

"..."

"... مقابل کا سر سر اتا ہوا لہجہ نازی کو خود میں سمیٹنے پہ مجبور کر گیا تھا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی عالیہ کی آواز سنکر بند دروازے کی جانب متوجہ ہوئی تھی جبھی مقابل اسکو اپنی
... گرفت سے آزاد کرتا اندھیرے میں کہیں گم ہوا تھا

نازی یار کتنی دیر ہے کب سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا اور ایک تم ہوا بھی تک ڈریس تک چینج نہیں کیا تم "
... " نے

... " سوری یار تم بس پانچ منٹ ویٹ کرو میں ابھی چینج کر کے آتی ہوں پھر اکھٹے نیچے چلیں گے "

... نازی کے کہنے پہ عالیہ سر کو خم دے گئی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

مول نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے گیلے بالوں کو ڈرائیر کی مدد سے خشک کرتے ایک نظر گھڑی
پہ ڈالی تھی جو ساڑھے آٹھ کا ہندسہ بجا رہی تھی ایک نظر نازی پہ ڈالی جو ہنوز بے خبری نیند سو رہی تھی اسکا آج
... کالج سے آف تھا جبھی مول نے اسے اٹھانا مناسب نا سمجھا تھا

گیلے بالوں کو خشک کرتے اسنے ایک نظر خود پہ ڈالی تھی آج وہ بجائے ویسٹرن کے ایشین ڈریس میں ملبوس تھی
لائٹ پریل کلر کے شارٹ فرائک کے ہم رنگ پلاز وپہنے ہوئے تھے کالے ریشمی بالوں کو یونہی کھلا چھوڑتے

اسنے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالی تھی پھر لبوں پہ نیچرل کلر کا گلوں لگاتے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیا تھا جیو لری باکس سے اسنے پریل کلر کے چھوٹے چھوٹے بندے نکال کر پہنے تھے بڑے سے دوپٹے کو اچھے سے شانوں پہ پھیلائے اسنے اپنا کلچر موبائل اٹھایا تھا اور پاؤں میں وائٹ کلر کے کھسے پہنتے اسنے ایک سرسری نگاہ ... خود پہ ڈالی تھی اور پھر روم کی لائٹ آف کرتی نیچے لاؤنج کی جانب بڑھ گئی تھی

★★★

... " ارے مول بیٹا میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا آؤ بیٹھو ناشتہ کرو "

... شہر یار منور مول کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر بولے تھے
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... " جی ڈیڈی "

... مول مسکرا کر کہتی ان کے سامنے والی کرسی پہ براجمان ہوئی تھی

... " گڑیا نہیں اٹھی ابھی تک "

... " دراصل ڈیڈی اسکا کالج سے آف تھا لہذا میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا "

اچھا ٹھیک ہے بیٹا آج تم ہی آفس چلی جاؤ ویسے آج ایک سائیٹ وزٹ کرنی تھی لیکن مجھے اپنی طبیعت ٹھیک " ... نہیں لگ رہی کچھ

ڈیڈی آپ بے فکر رہیے میں سائیٹ وزٹ کر لوں گی تمام میٹنگز اور باقی معاملات بھی دیکھ لوں گی آپ بس اپنا " ... خیال رکھیں

... مول انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی تھی

تم میری بیٹی نہیں میرا بیٹا ہو سچ میں اللہ پاک نے مجھے بیٹیوں کی میں بیٹوں سے نوازا ہے جیتی رہو خوش رہو " ...!

شہر یار منور مسکرا کر کہتے مول کے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے تھے

...

★★★

جو نہی مول آفس میں داخل ہوئی سارا سٹاف الرٹ ہوا تھا کیوں کے آفس کے سبھی سٹاف کو مول کے غصے سے بہت ڈر لگتا تھا مول اپنے کام کو لے کر کافی پروفیشنل تھی جیسی اسنے چوبیس سال کی عمر میں کافی نام کمالیا ...

تھا بزنس کی دنیا میں اب تو اسنے اپنا بزنس انٹرنیشنل لیول پہ بھی ڈیولپ کر لیا تھا

... " گڈ مارنگ میم ہیو آناٹس ڈے "

" Good Morning Mam Have A Nice Day ... "

... آفس کے تمام سٹاف نے مول کو اسکے روم میں جاتا دیکھ کر کہا تھا

... " گڈ مارنگ گائز فوکس اون یور ورک "

" Good Morning Guys Focus on your work ... "

مس نمبرہ آپ میرے آفس میں ایک بلیک کافی بھیجو ادیں اور تھوڑی دیر میں مجھے آج کے شیڈول کی تمام

" ... ڈیٹیلز میرے ٹیبل پر چاہیے

" ... اوکے میم "

... مومل کی سیکرٹری نمرہ نے تابعداری سے سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

★★★

"... مے آئی کم ان میم"

"May I Come In Mam..."

"... یس"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"yes" ...
"میں یہ لیں آج کاشیڈول"

... نمرہ نے کہا تھا

"... بیٹھیں اور بتائیے اس میں کیا کیا لکھا ہے"

... مومل مصروف سی کسی فائل کا مطالعہ کرتی بولی تھی

میم ابھی آدھے گھنٹے بعد آپکی میٹنگ ہے شاہ گروپ آف انڈسٹریز کے اونر کے ساتھ اور ٹھیک ایک گھنٹے بعد " آپ نے سائیٹ وزٹ پہ جانا ہے پھر لنچ بریک ہے اسکے بعد آفس سٹاف کے ساتھ ایک میٹنگ ہے اور پھر آخر ... میں کمپنی کے ڈیزائنرز کے ساتھ ایک میٹنگ فلسفہ ہے

" ... ٹھیک ہے مس نمبرہ جیسے ہی میٹنگ کا ٹائم ہو مجھے انفارم کر دیجیے گا "

" ... اوکے میم "

" ... اوکے یوے گوناؤ " ...
"you May Go Now " ...

" ... تھینک یو میم "

" Thank you Mam " ...

★★★

" ... ہیلو مسٹر نوریز شاہ ہاؤ آریو "

" Hello Mr Noreiz Shah How Are you ... "

" ... آئیٹم فائن اینڈ یو مس مومل "

" I'm Also Fine ... "

کافی سنا ہے آپ کے بارے میں کہ آپ نے چھوٹی سی ہی عمر میں کافی نام کما لیا اسلیے آپ کو دیکھنے کا اشتیاق دن بہ دن "

" ... بڑھتا ہی چلا گیا اور واقعی ہی آپ کے کام کی طرح آپ خود بھی بہت خوبصورت ہیں "

... نوریز نے گہری نگاہوں سے مومل کو تکتے ہوئے کہا تھا جواب مسکرائی تھی
بہت شکریہ مسٹر شاہ لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس وقت ہم آفس میں ہیں اور میں اپنے کام کو لے کر کافی پروفیشنل "

" ... ہوں سوا گر آپ کو برانا لگے تو میٹنگ شروع کریں "

" ... شیور شیور وائے ناٹ "

مس مومل میں آپ کے کام سے کافی متاثر ہوا ہوں اسلیے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ کام کریں یعنی "

کہ آپ کی کمپنی کے ڈیزائنرز ہماری کمپنی کے لیے بھی ڈیزائنرز تیار کریں اور اس کام کے لیے میں آپ کو منہ

" ... مانگی رقم دینے کو تیار ہوں "

"... مس نمرہ میرے روم میں دوکپ چائے بھیجے گا"

"ہممم آفر تو اچھی ہے لیکن اگر میں اس آفر کو ٹھکرا دوں تو کیا۔۔۔"

"وہ آپ کی مرضی ہے مس مول آپ کو پورا اختیار ہے فیصلہ لینے کا لیکن اگر سچ پوچھیں آپ نے منع کیا تو مجھ"

"... بیچارے کا دل ٹوٹ جائے گا"

"... نوریز کے کہنے پہ مول نے چونکے اسکی جانب دیکھا تھا جو اسکی جانب گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا"

"چلیں اس فائن میں آپ کی آفر قبول کرتی ہوں ہو پ سوسا تھ ملکر کام کرنے سے ہمیں مزید سیکھنے کا موقع ملے گا"

"... مول نے خوشدلی سے کہا تھا"

"... تھینک یو سوچ مس مول"

"نوریز نے اپنا ہاتھ مول کی جانب بڑھایا تھا جسکو دیکھتے مول نے آگے بڑھ کر تھام لیا تھا اسکے ہاتھ کا نرم گرم

"... لمس محسوس کرتے نوریز کے دل میں ہلچل ہوئی تھی"

... " اوکے مسٹر نوریز شاہ اٹس نائس ٹومیٹ یوسی یوسون "

" Ok Mr Noreiz Shah It's Nice To Meet You See You Soon

... "

... " مجھے فحال ایک سائیٹ وزٹ کرنے جانا ہے سو انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہوتی ہے "

مول مسکرا کر کہتی آفس کا ڈور کھول کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ نوریز اسکے سحر میں کھویا رہ گیا تھا وہ کوئی

... ساحرہ تھی جو پہلی ہی ملاقات میں اسکے دل و دماغ پہ قبضہ جما چکی تھی
★★★
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... مول نے لفٹ میں داخل ہوتے دُراب کو کال ملائی تھی جو پہلی ہی بیل پہ پک کر لی گئی تھی

" ... ہاں جان بولو "

... دُراب نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

" ... کہاں ہوتی "

" ... یار میں تمہارے آفس کے ساتھ والے کیفے میں بیٹھا کافی پی رہا ہوں "

" ... تم مجھے ابھی پک کرنے آ سکتے ہو "

" ... ہاں کیوں نہیں لیکن سب خیریت ہے نا "

" ... ہاں مجھے سائیٹ وزٹ کرنے جانا ہے "

" ... اوکے تم وہی رک کر پانچ منٹ ویٹ کرو میں آ رہا ہوں "

NOVELS MAFIA ★★★
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
" ... ڈراب تم آج آفس نہیں گئے تھ کیا "

" ... گیا تھا "

... وہ دونوں گاڑی سے ٹیک لگائے سمندر کی لہروں کو آتا جاتا دیکھ رہے تھے

" ... تو تم پھر کیفے میں کیا کر رہے تھے "

" ... لنچ بریک تھی اور میٹنگ بھی اٹینڈ کر لی سوچا گیا کیفے "

"... ہمم ویسے دُراب تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو"

"... کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے یا میرے ساتھ آنے پہ تم بور ہو رہی ہو"

ایسا ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ بور ہوں تمہارا ساتھ گزارا ہو ایک ایک پل میرے لیے کتنا قیمتی ہے"

"... لفظوں میں بیاں کرنا مشکل ہے

"... سچ"

دُراب مول کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا جبکہ مول نے دونوں ہاتھوں اس کے سینے پہ ٹکائے تھے

"... کوئی شک"

"... مول نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

"... اونہوں"

"... دُراب نے سر کو نفی میں ہلاتے گہری نگاہوں سے مول کو دیکھا تھا

" ... اچھا تم نے انکل سے بات کی ہماری شادی کی "

" ... نہیں دُر اب دراصل ڈیڈی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی لہذا مجھے بات کرنا مناسب نہیں لگا "

" ... مول کے کہتے ہی دُر اب نے اسکی کمر پہ انگلیوں سے دباؤ بڑھایا تھا

" ... جتنا جلدی ہو سکے بات کر لو ناجان جانتی تو ہو پھر میرا گل پن تم سے جھیلنا مشکل ہو جائے گا "

دُر اب نے بے خودی میں مول کے گلابی لبوں کو دیکھتے ان پر جھکنا چاہا تھا جیسی مول سرعت سے اس کے لبوں پہ

... اپنا ہاتھ جمائی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... پپ پی پل پل پل دُر اب ابھی اس سب کا وقت نہیں آیا "

... مول سرخ ہوتے چہرہ کے ساتھ بولی تھی

تبھی تو کہہ رہا ہوں میرا گل پن دن بہ دن بڑھتا چلا جا رہا ہے اس دل کو روکنا میرے لیے مشکل سے مشکل "

" ... تر ہو تا جا رہا ہے یہ دل تمہیں پانے کو مچل رہا ہے

دُراب کے کہنے پہ مول شرم سے گلنار ہوتی اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی تھی جسکے اسکے اس طرح چہرہ چھپانے پہ

... دُراب قہقہہ لگا گیا تھا

★★★

... "آپی"

... نازلی بیڈ پہ آڑی تر چھی لیٹی ہوئی فون یوز کرتی بولی تھی

... "ہممم"

... مول لیپ ٹاپ پہ ٹائپنگ کرتی مصروف سی بولی تھی

... "شائنگ پہ چلیں"

... "ابھی اسوقت"

ہاں کیوں کیا ہو گیا ابھی دن کے دوہی توجے ہیں شام تک واپس آجائیں گے ویسے بھی میری فرینڈ کی

"... برتھڈے آنے والی ہے اسکے لیے بھی گفٹ لینا ہے نا

" ... اچھا ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس ریڈی ہو جاؤ جلدی سے پھر چلتے ہیں "

" ... اوکے آپی میں بس ابھی گئی ابھی آئی "

... نازی اپنا ڈریس لیتی واشر روم میں بند ہوئی تھی

★★★

مول اور نازی فل وقت کراچی کے سب سے بڑے مال میں موجود تھیں وہ مال میں داخل ہوتے لیڈیز کپڑوں

... کی جانب بڑھیں تھیں

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... آپی ویسے آپ سے ایک بات کہوں "

... نازی بیچ پہ بیٹھتی ہوئی بولی تھی

" ... آپ شادی کیوں نہیں کر لیتی دیکھیے گا کتنا مزہ آئے گا میں آپکی شادی میں ڈانس بھی کرونگی "

" ... ہا ہا اچھا ایسا ہے تو تم کیوں نہیں شادی کر لیتی اپنی شادی میں ہی ڈانس کر لینا "

بھئی آپ ابھی میری اتج ہی کیا ہے انیس سال آپ کیا چاہتی ہیں شادی کر کے اتنی چھوٹی سی عمر میں اتنی بڑی "

" ... بڑی ذمہ داریاں سنبھال لوں آپ اپنی نازی کو بلی کا بکرابنا چاہتی ہیں کیا

نازلی خفگی سے منہ پھولائے بولی تھی جبکہ اس سے کچھ ہی دور موجود عنابی لب آپ ہی آپ مسکراہٹ میں

... ڈھلے تھے مول اسکی اور ایکٹنگ پہ سر کو نفی میں ہلا گئی تھی

" ... ویسے ایک بات تو بتاؤ نازی تمہیں کیسا لڑکا پسند ہے "

مول نے اب کی بار نازلی کی جانب دیکھا جو جیولری پسند کرنے میں مصروف تھی مول کی بات سنتے مسکرائی
... تھی

آپ میرا دل کرتا ہے کہ جیسے ناولز میں ہوتا ہے نا ایک گینگسٹر آتا ہے ہیروئن کو کڈنیپ کر لیتا ہے پھر اس کو "

اس سے پیار ہو جاتا ہے پھر وہ شادی کر لیتے ہیں ویسا ہی کوئی بندہ مجھے بھی مل جائے جس کو پہلی نظر میں ہی مجھ

" ... سے طوفانی قسم کا عشق ہو جائے اور پھر وہ مجھے کڈنیپ کر کے مجھ سے شادی کر لے ہاؤر و میسٹک نا

... نازلی کے کہنے پہ مول نے اپنی سنہری بڑی آنکھوں کو مزید پھیلا یا تھا

... جبکہ نازلی کا جواب سنتے دونیلی آنکھیں میں چمک ابھری تھیں گویا مسکرائی ہوں

"... نازی پاگل یہ تمہارے ناولز نہیں ہیں حقیقی زندگی ہے یہاں ایسا ویسا کچھ نہیں ہونے والا "

... مول نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ نازی منہ بسورتے گویا ہوئی تھی

"... آپ بھی دیکھ لیجیے گا جیسا میں چاہتی ہوں ویسا ہی ہوگا "

... نازی ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹک کر بولی تھی

اچھا بھئی چھوڑ دو اب اس ٹاپک کو غلطی ہو گئی مجھ سے جو میں نے تم سے پوچھ لیا چلو ابھی شوز بھی لینے ہیں "

... تمہیں
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
... "اوکے لیٹس گو"

... نازی مول کو دیکھ کر زبان نکال کر چڑاتے ہوئے بولی تھی

... اس سے پہلے کہ وہ دونوں آگے بڑھتی مال میں موجود ریڈ سائرن بجاتا جو کہ خطرے کی علامت تھی

"... آآپ آپ یہ سب کیا ہو رہا ہے "

... نازی لوگوں کو افراتفری کے عالم میں بھاگتا ہوا دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہوتے بولی تھی

کچھ نہیں ہوا گڑیا تم پینک مت ہو بس لگتا ہے چور گھس آئے ہیں مال میں بٹ تم فکر مت کرو پولیس آتی ہی " ... ہوگی

مول نازلی کی بگڑتی حالت کو دیکھ کر بولی تھی نازلی کو آستھا ما پر اہلم تھا جب کبھی کوئی ایسی سچو نیشن کری ایٹ ... ہوتی اسے انسیلریوز کرنا پڑتا تھا

" ... تم چلو میرے ساتھ اس سائیڈ سے چلتے ہیں "

مول نے نازلی کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا لیکن جیسے ہی اسے لے کر آگے بڑھنے لگی وہاں موجود ایک نقاب ... پوش نے نازلی کا بازو اپنی جانب کھینچا تھا جسکی بنا پہ نازلی کی چیخ بلند ہوئی تھی

" ... چھوڑو میری بہن کو کوئی ہے پلیز بچاؤ سم باڈی ہیلپ پلیز "

مول چیختے ہوئے بولی تھی لیکن وہاں موجود سبھی افراد اپنی جان بچا کر بھاگ رہے تھے کسی کو کسی کی کیا پرواہ ... ہونی تھی

اے لڑکی اگر تو نے اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکالا تو اس بندوق کی تمام گولیاں تیری بہن کے بھیجے میں اتار " ... دوںگا

"...ن نہیں ایسا کچھ مت کرنا پلیز"

... مول بہتے آنسوؤں کے درمیاں بولی تھی

چپ چاپ یہی کھڑی رہ ہلنا مت یہاں سے اور خبردار ہمارے جانے کے بعد پولیس کو کال کی ہو تو ورنہ تیری "

"... بہن کی لائف کی کوئی گارنٹی نہیں

"... ن ن نہیں پلیز ایسا کچھ مت کرنا"

... مول نازی کو دیکھ کر بولی تھی جو بے بسی سے بہتے آنسوؤں سمیت اسے دیکھ رہی تھی

"... آپ آپی یہاں سے چلی جائیں اپنی جان بچائیں میری فکر چھوڑ دیں پلیز"

نازی نے نم آنکھوں سمیت کہا تھا جب کے وہ نقاب پوش نازی کو گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا اور مول

... بے بسی سے وہی کھڑی نم آنکھوں سمیت نازی کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی

★★★

مول بے جان سے قدموں سے گھر واپس لوٹی تھی ابھی وہ لاؤنج میں داخل ہی ہوئی تھی کہ شہریار منور نے ... اسے پکارا تھا

" ... بیٹا گڑیا کہاں ہے تمہارے ساتھ ہی شاپنگ پہ گئی تھی نا "

... شہریار منور اب صوفے سے اٹھ کر اسکے سامنے آتے بولے تھے

" ... ڈی بی ڈی وہ نازی کڈنیپ ہو گئی ہے "

" ... ک ک کیا کہاں گئی میری گڑیا کس نے کڈنیپ کیا اسے "

... شہریار منور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بولے تھے

دراصل ڈی بی میں اور نازی شاپنگ کر رہی تھیں جبھی مال میں چور گھس آئے اور نازی کو زبردستی اپنے "

" ... ساتھ لے گئے

" ... نجانے میری گڑیا کس حال میں ہوگی "

... شہر یار منور اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے

"... ڈیڈی پلیز کالم ڈاؤن سب ٹھیک ہو جائے گا ایسے میں تو آپ اپنی ہی طبیعت خراب کر لیں گے"

... مول شہر یار منور کو تھامتے ہوئے بولی تھی

"... مول مجھے موبائل چاہیے میں ابھی پولیس میں گڑیا کی گمشدگی کی رپورٹ لکھواتا ہوں"

"... ہاں ہاں ڈیڈی یہ لیں میرا موبائل"

مول موبائل شہر یار منور کو تھامتے ہوئے انھیں صوفے تک لائی تھی اور انھیں صوفے پہ بیٹھاتے ٹیبل پہ پڑے جگ میں سے گلاس میں پانی انڈیلنے لگا اس انھیں پکڑا یا تھا دو گھونٹ پانی کے بھرتے انھیں فوراً سے

... پولیس اسٹیشن کا نمبر ڈائل کیا تھا

ہیلو انسپکٹر میں شہر یار منور بات کر رہا ہوں مجھے میری بیٹی کی گمشدگی کی رپورٹ لکھوانی ہے اسے کسی نے

"... کڈنیپ کر لیا ہے"

... شہر یار منور فکر مند لہجے میں گویا ہوئے تھے

شہریار صاحب آپ کو ایف آئی آر کٹوانے پولیس اسٹیشن آنا ہو گا تفصیل سے بات کر کے ہی ہم آپ کی بیٹی کو "

" ... ڈھونڈ پائیں گے

" ... ٹھیک ہے انسپکٹر میں ابھی آرہا ہوں "

... شہریار منور نے فون کاٹتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ مول کی آواز پہ ٹھہرے تھے

" ... ڈیڈی میں بھی آپ کے ساتھ پولیس اسٹیشن چلوں گی "

" ... ٹھیک ہے بیٹا جلدی آؤ "

... مول انکی بات پہ سر کو اثبات میں ہلاتی انکے پیچھے ہولی تھی

★★★

نازلی نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو اپنا سر چکر اتا ہوا محسوس ہوا تھا کئی ثانیے وہ اپنا سر تھام کر بیٹھی رہی تھی

پھر کچھ پلوں کے توقف کے بعد یاد آیا کہ وہ نقاب پوش اسے اپنے ساتھ زبردستی لے کر جا رہا تھا گاڑی میں

بیٹھتے جب نازلی چلائی تو اس نقاب پوش نے کلوروفارم لگا رومال اسکے ناک پہ رکھتے اسے بے ہوش کیا تھا نازلی

نے یکدم ہی اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا تھا اور ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا تھا یہ ایک انتہائی کشادہ اور وسیع کمرہ تھا

جس میں سارا کا سارا فرنیچر بے حد قیمتی تھا پینٹ وائٹ اور سکائے بلیو کلر کا ہوا تھا اسنے ایک نظر اپنے دکھتے سر ... کو پھر سے تھاما تھا اور اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی تھی

★★★

... " کوئی ہے پپ پی پلیز دروازہ کھولو مجھے باہر نکالو "

نازی نے اپنے مومی ہاتھوں سے دروازے کو پیٹتے ہوئے کہا تھا لیکن بے سود تھک ہار کر وہ دوبارہ بیڈ کی جانب

... بڑھنے ہی لگی تھی کہ ملک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا

... " لک لک کون ہیں آپ "

... اندر آتے ہوئے شخص کو دیکھتے ہوئے نازی نے کہا تھا کہ جواب قدم با قدم اسکی جانب بڑھ رہا تھا

... " لیتھل مین "

... مختصر کہتے اسفند نے ایک گہری نگاہ نازی پہ ڈالتے ہوئے کہا تھا

... ؟ " کیا آپ گینگسٹر ہیں "

... "ہاں"

... "سچ"

... اب کی بار نازی نے اپنی ہیزل آنکھوں میں چھائی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا

کیا آپ نے مجھے کڈنیپ کر لیا ہے "..."؟

... اسفند جو کے اب صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا چونک کے نازی کی جانب دیکھا تھا

... "ہاں کڈنیپ کیا ہے تمہیں اب تمہیں تمام عمر میری قید میں رہنا ہے تم نے"

اومائے گاڈ آئی جسٹ کانٹ بی لیو آپ جانتے ہیں کہ میرا خواب تھا کہ مجھے کوئی گینگسٹر اغوا کرے اور اسے "

"مجھ سے محبت ہو جائے اور پھر وہ مجھ سے شادی کر لے اور ایٹ ڈائینڈ ہماری سٹوری کی پیپی اینڈنگ ہو جائے

...

... نازی نے اسفند کے قریب صوفے پہ براجمان ہوتے کہا تھا

... "یہ سب ناولز میں ہوتا ہے لٹل ون"

... اسفند نے سرد و سپاٹ چہرہ لیے کہا تھا اور پاکٹ سے سلگار نکال کر سلگایا تھا

... " اوہو اسے تو پینا بند کریں آپ "

نازی نے اسفند کے منہ سے سگریٹ نکال کر پاس پڑی ڈسٹ بن میں ڈالتے کہا تھا کہ اسکی اس حرکت نے اسفند

... کو طیش میں دلایا تھا جیسی وہ اسکو دونوں بازوؤں سے جھنجھوڑ گیا تھا

... " ہاؤڈیو " ...

" How Dare you " ...

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... " تیج چھی چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے "

... " چھوڑ دوں گا لیکن میری ایک شرط ہے "

... " کک کیسی شرط "

... " تمہیں مجھ سے ابھی اسی وقت نکاح کرنا ہوگا "

... " کیانن نی نکاح "

... نکاح کا نام سنتے ہی نازی کا چہرہ لال ہوا تھا جسکو اسفند نے دلچسپی سے دیکھا تھا

... "کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں"

... "یہ تم سے کسے کہہ دیا"

... اسفند نے تمسخرانہ کہا تھا

نن فی میرا مطلب کہ ہے وہ ناولز میں ایسے ہی ہوتا ہے نا کہ پہلے گینگسٹر لڑکی کو کڈنیپ کر لیتا ہے پھر اسے

... "اس سے پیار ہو جاتا پھر وہ دونوں شادی کر لیتے
... "یہ تمہارا ناول نہیں حقیقی زندگی ہے بے وقوف لڑکی"

... اسفند نے دانت پیستے کہا تھا

... "کھڑوس گینگسٹر"

... نازی نے بے ساختہ ہی کہا تھا

... "جواب دو شادی کرو گی مجھ سے"

... اسفند نے اب کی نازی کے جھکے ہوئے سر کو تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے ہوئے کہا تھا

... "ہاں میں تیار ہوں"

نازی نے بنا سوچے سمجھے کہا تھا اسکے چہرے پہ بکھرے گلال کو دیکھتے اسفند کے عنابی لبوں پہ مسکراہٹ نمودار

... ہوئی تھی بیک وقت اسفند کے سیل ٹون بجی تھی

... "ہاں بولو شاہد"

... "نہیں شہریار مسنور کو چھوڑ دو اسکی بیٹی نکاح کے لیے تیار ہے"

... نازی کو ساری صورتحال سمجھنے میں پل لگا تھا اسکے آنسو بے ساختہ ہی گالوں پہ بہہ نکلے تھے

... "کک کی کیا کیا ہے تم نے میرے ڈیڈی کے ساتھ بتاؤ مجھے کہاں ہیں وہ"

ریلیکس لٹل ون تمہارا باپ ٹھیک ہے بالکل ہاں اگر تم اس شادی کے لیے راضی ناہوتی تو انکی لائف کی میں "

... "کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا تھا

میں نے تم پہ یقین کیا تھا مجھے لگا تھا کہ شاید واقعی ہی میں میں تمہیں اچھی لگی ہوں گی جبھی تم نے شادی کا کہا " ... " لیکن تم نے ٹھیک کہا ایسا صرف کہانیوں میں ہوتا ہے حقیقت تو اس کے برعکس ہے

... نازی نے بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے کہا تھا

محبت اچھا لگنا یہ سب کیا ہوتا ہے اسفند یار خان کو محبت نامی لفظ کا مطلب بھی نہیں پتہ نہ ہی میں جاننا چاہتا " ... " ہوں لہذا مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا

... اسفند کے لفظوں پہ نازی کا دل کٹ کے رہ گیا تھا کتنی بڑی بے وقوفی کرنے چلی تھی وہ ... " مجھے تم سے شادی نہیں کرنی جو کرنا ہے تم نے کر لو " ...

نازی نے پر اعتمادی سے کہتے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے جبھی فائز کی آواز پہ اس کے قدم تھمے تھے اور اس نے ایک نظر اپنے بالکل سامنے موجود دیوار کو دیکھا جس میں گولی لگنے کی وجہ سے سوراخ ہو چکا تھا اس نے مڑ ... کر ایک نظر اسفند کو دیکھا جو شرر باز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا

جیسے اس گولی نے دیوار میں سوراخ کیا ہے ٹھیک ویسے ہی یہ گولی تمہارے باپ کے سینے میں بھی سوراخ " ... " کر دے گی اگر تم نے مجھ سے شادی نہ کی تو

اسفند کی بات پہ نازی نے سرخ متورم آنکھوں سے اسے گھورا تھا اور ایک ہی جست میں اسکی جانب بڑھتے
اسکے سینے پہ اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسائے تھے بیک وقت اسفند نے نازی کی دونوں کلائیوں کو اپنے
... کھر درے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیا تھا

... " چھوڑ مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی میں تمہاری جان لے لوں گی "

" ... ایک ننھی سی جان میری جان کیسے لے سکتی ہے "

اسفند نے نازی کو سرتاپیر گھورتے کہا تھا کہ نازی اسکی بے باک نگاہوں کو خود پہ محسوس کرتی دانت پیس کر رہ
... گئی تھی

تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایسے اوجھے ہتھکنڈے آزما کر مجھے خود سے شادی کرنے پہ مجبور کر دو گے تو یہ بھول ہے "
... " تمہاری

نازی کے باغی پن کو دیکھتے اسفند نے یکدم اسکی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا جس پہ نازی کراہ کر رہ گئی تھی

...

... " چھوڑ مجھے وحشی درندے "

مت بھولو کہ مجھ سے شادی کرنے کی ہامی تم نے خود بھری تھی تم پہ اسفندیار خان کے نام کی مہر لگ چکی ہے "

... " اب تمہیں میرا بننا ہی ہو گا تم چاہو یا نا چاہو

... " میں ہی اب انکار کر رہی ہوں مجھے تم سے شادی نہیں کرنی "

جانتی ہوں ناکمان سے نکلا ہوا تیر کبھی واپس نہیں آ سکتا ٹھیک ویسے ہی منہ سے نکلی ہوئی بات بھی واپس نہیں "

" ... آ سکتی

... " مجھے تم سے شادی نہیں کرنی اور میں جا رہی ہوں تم چاہ کر بھی نازی شہریار کو نہیں روک سکتے "

نازی نے تمسخرانہ انداز میں کہتے قدم آگے کو بڑھائے تھے جہی اسفندیار کی بات سن کر وہ پلٹی تھی اور بے یقینی سے

... اسکی جانب دیکھا تھا

سوچو اگر کوئی دن دیہاڑے تمہاری بڑی بہن کو اغوا کر لے اور یہی نہیں اغوا کر کے اسکی عزت کو تار تار "

... " کر دے اور تمہارے باپ کو دنیا میں منہ دیکھانے لائق نا چھوڑے پھر کیا کرو گی تم ہممم

... نازی قدم با قدم اسفندیار کی جانب بڑھتے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

میں تیار ہوں شادی کے لیے لیکن اگر تم نے ایسا کچھ بھی کرنے کا سوچا تو میں نازیہ شہریار منور قسم کھاتی ہوں "

... " تمہارے سینے سے دل نکال لوں گی

... اسکی نیلی آنکھوں میں اپنی ہیزل آنکھوں کو گاڑھتے نازیہ غرائی تھی

... " شطرنج کے اس کھیل میں یقیناً کافی مزہ آئے گا جب میں تمہیں اپنا مہرہ بنا کر استعمال کروں گا "

... نازیہ کو دیکھ کر سوچتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

★★★
چوبیس گھنٹے بیت چکے تھے پولیس نے بھی اپنی تینیں کوشش کر کے دیکھ لیا تھا لیکن نازیہ کا کوئی سراغ نامل سکا تھا

شہریار منور نازیہ کی جانب سے بہت فکر مند تھے طرح طرح کے وسوسے اور خیالات نے انکو آن گھیرا تھا فل

وقت رات کے آٹھ بجے تھے اور وہ بیڈ پہ آنکھیں موندے ہوئے نازیہ کی یاد میں گم تھے نجانے انکی گڑیا کیسی

ہوگی کس حال میں ہوگی اسے تو اپنا خیال بھی رکھنا نہیں آتا تھا وہ ابھی اسی اثنا میں گم تھے جبھی مول ہاتھ میں

... کھانا کی ٹرے لیے داخل ہوئی تھی

" ... ڈیڈی آپ ڈاننگ پہ کیوں نہیں آئے آج "

"... بیٹا میرا دل نہیں چاہ رہا"

"... اور دل کیوں نہیں چاہ رہا"

نجانے میرے گڑیا نے کھانا کھایا بھی ہوگا کہ نہیں نجانے وہ کس حال میں ہوگی ایسے میں کیسے کھانا کھا سکتا
... ہوں

ڈیڈی نازی جہاں بھی ہوگی بالکل ٹھیک ہوگی اور انشاء اللہ وہ ہمیں جلدی ہی مل جائے گی ٹرسٹ می اور اب
آپ کو آفس کی بھی ٹینشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں میں سب سنبھال لوں گی آپ جانتے ہیں ناس فرائیڈے
کو ممانے بھی یو کے سے واپس آنا ہے تو جب آپ ایسا ہی ہو کریں گے اپنا خیال نہیں رکھیں گے تو انکو کون
... سنبھالے گا

... مول کے کہنے پہ شہریار منور نم آنکھوں سمیت مسکرائے تھے اور اسکے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیرا تھا
"... چلیں ڈیڈی اب آپ کھانا کھالیں پھر میڈیسن بھی لینی ہے آپکو"

... مول کے کہنے پہ شہریار منور سر کو اثبات میں ہلاتے کھانے کی جانب متوجہ ہوئے تھے

★★★

صبح نو بجے کے قریب مول کی آنکھ کھلی تھی وہ اٹھی تھی اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا تھا جس پہ ڈراب کے کئی میسیجز اور کالز آئی ہوئیں تھیں وہ بے ساختہ ہی اپنے لب کچل گئی تھی موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے وہ اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کرنے لگی تھی آج پھر وہ آفس سے لیٹ ہو چکی تھی کل بھی وہ آفس نہیں گئی تھی کئی پراجیکٹس پینڈنگ پر تھے اسنے ایک بار پھر موبائل اٹھایا تھا اور واٹس ایپ اوپن کرتے اسنے نمرہ کی چیٹ نکالی تھی جو کل رات ہی اسے آجکاشیڈول بھیج چکی تھی دو تین اہم میٹنگز تھیں جن کو وہ یونہی نہیں چھوڑ سکتی تھی لہذا اسنے آفس جانے کا ارادہ کرتے قدم واشر روم کی جانب بڑھائے تھے پندرہ کے بعد وہ روم میں واپس آئی تھی بلیک اینڈ وائٹ کلر کا پینٹ کوٹ زیب تن کیے اسنے لمبے گیلے بالوں کو یونہی کھلا چھوڑا تھا خشک نہیں کیا تھا ناہی اسنے آج کوئی میک اپ کیا تھا وہ نازلی کو لے کر کافی پریشان تھی دو تیب دفعہ پولیس اسٹیشن کے چکر بھی لگا چکی تھی لیکن کوئی تسلی بخش خبر ناموصول ہوئی تھی ایک سرسری نگاہ خود پہ ڈالتے اسنے نیچے کارخ کیا تھا ناشتہ ... کے ٹیبل پہ شہریار منور پہلے سے ہی موجود تھے

"... گڈ مارنگ ڈیڈی"

"... گڈ مارنگ پیٹا"

... شہر یار منور مسکراتے ہوئے گویا ہوئے تھے

"... ڈیڈی اب طبیعت کیسی ہے"

... مول نے اورنج جوس کاسپ لیتے کہا تھا

"... بہت بہتر ہوں بیٹا"

چلیں شکر ہے اللہ ورنہ میں تو بہت پریشان ہو گئی تھی آپ کی طبیعت کو لے کر بس دو دن کی بات ہے ماما

"... کے سے واپس آجائیں پھر وہ خود ہی آپکا خیال رکھیں گی"

... مول نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"... مول بیٹا مجھے تم سے بات کرنی تھی"

... مول ٹوسٹ پہ مکھن لگاتی بولی تھی

"... میم بلیک کافی"

... ملازمہ نے مول کے سامنے کافی کا مگ رکھتے ہوئے کہا تھا

"... تھینک یو"

... مول نے مسکرا کر جواب دیا تھا

بیٹا آج سے تم اکیلی آفس آیا جانا نہیں کرو گی میں نے تمہارے لیے ایک باڈی گارڈ کارینج کر دیا ہے جو ہر پل "

"... تمہاری حفاظت کرے گا

"... واٹ "

لیکن کیوں ڈیڈی میں بچی نہیں ہوں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں پھر ان فار میلیٹیز میں پڑھنے کی کیا ضرورت " ہے۔"

بالکل ضرورت ہے اولاد جتنی بڑی ہی کیوں نا ہو جائے ماں باپ کے لیے ہمیشہ چھوٹی ہی رہتی ہے مول بیٹا "

"... میں نازی کی طرح تمہیں نہیں کھونا چاہتا

... شہر یار منور کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے مول تڑپ اٹھی تھی

"... اوکے ڈیڈی جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہوگا "

... مول کی بات پہ شہریار منور مسکرائے تھے اور مول کے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے ڈھیروں دعائیں دی تھیں

"... اچھائیٹا میں تمہیں تمہارے باڈی گارڈ سے ملو دیتا ہوں"

مول نے ان کے کہنے پہ سر کو ہاں میں ہلایا تھا جی شہریار منور نے ملازم کو مول کے نئے باڈی گارڈ کو بلانے کا

... کہا تھا

لو بیٹا آگیا یہ ہے تمہارا باڈی گارڈ آج سے تمہاری ساری ذمہ داری اسکے ذمے ہے جہاں کہیں بھی آنا جانا ہوگا"

"... یہ تمہارے ساتھ موجود ہوگا"

مول نے شہریار منور کے کہنے پہ جھکا ہوا سر اوپر کواٹھایا تھا لیکن اپنے سامنے دُراب کو کھڑا دیکھ اسے جھٹکا لگا تھا

سنہری بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئی تھیں حیرانگی کے باعث اور دُراب نہایت ادب سے کھڑا بلیک اینڈ

... وائٹ تھری پیس سوٹ میں ملبوس نظریں جھکائے ہوئے تھا

★★★

"... یہ سب کیا ہے دُراب"

... مول گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دُراب کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوئی تھی

"... کیا ہے"

"... دُراب نے کندھے اچکاتے کہا تھا

"... یہ باڈی گارڈ والا کیا سین ہے"

"... کوئی سین نہیں ہے"

"... تم جانتے ہونا گرڈیڈی کو میرے اور تمہارے بارے میں پتہ چل گیا تو کیا ہوگا"

... مول دانت پیستے گویا ہوئی
"... تو کیا تم بات نہیں کرو گی انکل سے ہمارے بارے میں"

"... دُراب اب کی بار گاڑی کو ٹرن کرتا بولا تھا

"... میں کرونگی دُراب لیکن ہر بات کو کرنا کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے"

"... مول ماتھا مسلتے ہوئے بولی تھی

یار مول کیا ہو گیا اور ری ایکٹ کیوں کر رہی ہوتا تھا تم بھی جانتی بھی ہو یہ باڈی گارڈ والا کام میں نے کسی " " ... اور کرنے ہی نہیں دینا تھا تم جانتی بھی ہو تم پہ صرف دُراب خان کا حق ہے میں ہی تمہارا محافظ ہوں " " ... اور تمہارے آفس کا کیا ہو گا جب چوبیس گھنٹے میرے ساتھ ہو گے " "

... مول نے دُراب کو دیکھتے کہا تھا

" ... وہ تمہارا سردرد نہیں ہے میں نے جو تمہیں کرنے کو کہا تھا وہ کروانکل سے ہماری شادی کی بات کرو "

فاگوڈ سیک دُراب تم ہوش میں ہو کس قسم کی باتیں کر رہے ہو میری بہن اغوا ہو گئی ہے اور تمہیں شادی کی " " ... پڑی ہے ایسی سچوئیشن میں جب ڈیڈی اور میں دونوں ہی اتنے اپ سیٹ ہیں " " NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

تو کیا ساری زندگی اس بات کا سوگ مناتی رہو گی تمہاری بہن کی قسمت میں لکھا تھا اغوا ہونا وہ ہو گئی کیا اب تم "

" ... اسکے لیے جینا چھوڑ دو گی

... دُراب کی بات پہ مول نے نم آنکھوں سمیت اسے دیکھا تھا غصہ عود کر آیا تھا

" ... گاڑی روکو "

... " کیوں "

... دُراب نے نا سمجھی سے مول کی جانب دیکھا تھا

" ... آفس تھوڑا ہی دور ہے میں خود چل کے چلی جاؤنگی "

" ... واٹ "

" ... آئی سیڈسٹاپ داکار "

" I Said Stop The Car... "

... مول نے چیختے ہوئے کہا تھا جی دُراب نے گاڑی کو بریکس لگائیں تھیں

" ... ڈیم اٹ یار مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ایسے کیوں بیہو کر رہی ہو "

" ... آفس سے واپس میں خود ہی آ جاؤنگی تمہیں زحمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے "

مول سردوسپاٹ لہجے میں کہتی گاڑی سے اتر گئی تھی جب کہ دُراب اسکی ہٹ دھرمی دیکھتے لب بھینچ کر رہ گیا

... تھا

★★★

"... مس نمبر مجھے آج کاشیڈول اور میٹنگ کی تمام ڈیٹیلز میرے ٹیبل پہ چاہیے کو کیلی "

"... اوکے میم کیا آپ کچھ لیں گی بلیک کافی یا چائے "

"... نہیں مس نمبر مجھے ایک گلاس پانی میرے آفس میں بھیجوا دیں "

مول تیزی سے کہتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ نمبرہ کندھے اچکا گئی تھی کیونکہ مول روز آفس آکر یا

... تو چائے یا بلیک کافی پینے کی عادی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

"... آئی کم ان میم "

"... یس "

... مول چئیر پہ سرٹکائے ہوئے تھی جبکہ آنکھیں موند رکھی تھیں

"... میم "

... نمبرہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

"... جی بولیں مس نمرہ میں سن رہی ہوں"

"... مول ہنوز آنکھیں موندے بولی تھی

میم آج کے شیڈول میں سب سے پہلے آپکی میٹنگ ہے آفس سٹاف کے ساتھ پھر نیو برانچ کی اوپنگ کے لیے " آپنے جاننا ہے اور پھر ایٹ دالاسٹ شاہ گروپ آف کمپنی کے اونر کے ساتھ جو ڈیل ڈن ہوئی تھی اسکو آفیشلی اناؤنس کر کے پیپر ورک مکمل کرنا ہے اور پھر مسٹر نور یز شاہ اور ہماری کمپنی کے ڈیزائنرز کے ساتھ میٹنگ ہے

"..."

آپ ایک کام کریں آفس سٹاف کی میٹنگ کو آج آپ خود مینج کر لیجیے گا اور نیو برانچ کی اوپنگ سرمنی میں " " ... مس سحرش کو بھیج دیجیے گا

"... لیکن میم اس سرمنی میں آپ کا جاننا ہے حد ضروری ہے آپ اس کمپنی کی اونر ہیں "

"... نمرہ کی بات پہ مول کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

مس نمرہ آپ بھول رہی ہیں میں اس کمپنی کی بھی اونر ہوں اور آپ میری سیکرٹری ہیں لہذا جتنا کہا جائے "

"... اسپر عمل کر لیا کریں

... مول نے چلاتے ہوئے کہا تھا کہ اسکے چلانے پہ نمرہ اپنی جگہ لرز کے رہ گئی تھی

"... سوری میم"

"... گڈاب جائیں اور جب مسٹر نور یز شاہ آجائیں میٹنگ کے لیے مجھے انفارم کر دیجیے گا"

"... اوکے میم"

... نمرہ سرخ چہرہ لیے کمرے سے نکل گئی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

فل وقت شام کے چار بجے تھے اور نازلی اسوقت کمرے کے ساتھ بنے ٹیرلیس پہ کھڑی آسمان میں اڑتے ہوئے

پرندوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ہوا کے دوش پہ اسکے اڑتے بال بار بار چہرے کے سامنے لہرا

رہے تھے جنکو وہ جھجھلا کے پیچھے کر رہی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی جبھی ملازمہ کی آواز سنکر وہ پلٹی تھی

...

"... میم یہ سرنے آپ کے لیے شادی کا جوڑا بھیجا ہے جو آپ شام آپ کو نکاح میں پہننا ہوگا"

میڈ نے نازی کی جانب دیکھتے کہا تھا نازی قدم با قدم میڈ کی جانب آئی تھی ایک نظر اسپر ڈالتے اسنے اسکے ہاتھ میں پکڑے دو شاپنگ بیگز اسکے ہاتھ سے لیے تھے اور انھیں کھول کر دیکھا تھا پنک اور گولڈن کلر کے غرارے کے ساتھ ہی میچنگ جیولری اور سینڈلز بھی تھیں نازی نے ان سب چیزوں کو تمسخرانہ نظروں سے اٹھاتے دروازے پہ پھینک دیا تھا اسفند جو اسی کے کمرے میں آرہا تھا اپنی خریدی ہوئی چیزوں کو یوں بے مول ہوتا دیکھ ماتھے پہ بل پڑے تھے جبکہ نیلی آنکھوں میں لہو اتر رہا تھا جسکو دیکھتے نازی نے اسفند کے خوف خشک ہوتا خلق تر ... کیا تھا

"... تم جاؤ میں دیکھ لوں گا"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

میڈ سر کو اثبات میں ہلاتی جھکی نگاہوں کے ساتھ فوراً کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ اسفند کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر نازی کی جانب ہوا ہونے لگی تھی جیسے جیسے اسکے قدم آگے کی جانب بڑھ رہے تھے نازی کے قدم پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے پیچھے ہوتے ہوتے نازی کب دیوار سے جا لگی اسے معلوم نا ہوا تھا جبکہ اسفند فوراً اسکے ... دونوں اطراف میں ہاتھ جھکاتے اسپر جھکا تھا

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے لائی ہوئی چیزوں کو پھینکنے کی جانتی ہونا کون ہوں میں اسفندیار خان مافیا کی دنیا "

کا بے تاج بادشاہ اور کیا تم بھول گئی کہ کیا ہمارے بیچ کیا ڈیل ہوئی تھی کیا تم اپنے باپ کو زندہ دیکھ کر خوش نہیں

" ... ہوا اگر تم نے یہ سب نا پہناتب بھی تمہارے باپ کی لائف کی کوئی گارنٹی نہیں

" ... میں تمہاری جان لے لوں گی گھٹیا انسان "

... نازی نے بہتے آنسوؤں سمیت چیختے ہوئے کہا تھا

اپنی آواز نیچی رکھو میرے سامنے اپنی اس زباں کے جوہر دیکھانے کی ضرورت نہیں ورنہ پیل نہیں لگے گا "

" ... مجھے اس گزبھر کی لمبی زباں کو کاٹنے میں

... اسفند نے نازلی کو گھورتے ہوئے کہا تھا

" ... تم انتہائی گھٹیا اور بے مروت انسان ہو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی "

... نازلی نے چبا چبا کر الفاظوں ادا کرتے کہا تھا

" ... تمہاری معافی کی مجھے ضرورت نہیں ہے "

... اسفند نے تمسخرانہ کہا تھا اور پھر شاپنگ بیگز نازلی کی جانب بڑھائے تھے

بیوٹیشن آتی ہوگی تمہیں تیار کرنے کے لیے بنا کوئی چوں چرا کیے تیار ہو جانا کیونکہ میں بہت بے تاب ہوں "

" ... تمہیں خود کے نام کرنے کے لیے

اسفند نے گہری نگاہوں سے نازلی کے من موہن آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے کہا تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

... تھا جسکے نازلی نم ہیزل نگاہوں سے اس بے رحم شخص کی پشت تکتی رہ گئی تھی

★★★

نازلی نے ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالی تھی بیوٹیشن اسے تیار کر کے جاچکی تھی پنک اور گولڈن کلر کا غرارہ زیب تن کیے ہیزل آنکھوں میں کا جل کی ایک لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے لبوں کو شاکنگ پنک کلر کی لپ اسٹک سے رنگے ہاتھوں میں بھر بھر چوڑیاں پہنے ماتھے پہ چھوٹی سی بندیا لگائے کانوں میں بھاری جھمکے پہنے گلے میں نفیس سا ہار زیب تن کیے ناک میں نوزین پہنے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے اور دوپٹے کو سر پہ سیٹ کیے وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اسکی دودھیار نگت پہ پنک اور گولڈن کلر کے کنز اس کا غرارہ بہت بچ رہا تھا کیا کیا سوچا تھا اسنے کہ اپنی شادی میں کیا کیا کرے گی اور کیا ہو گیا تھا اسنے ایسا تو ... کبھی نہیں چاہا تھا جیسا کہ اب ہو گیا تھا بیوٹیشن کی بات یاد آنے پہ اسکے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ بکھری تھی میم آپ ماشاء اللہ بہت زیادہ خوبصورت ہیں آپ کو تو کسی میک اپ کی ضرورت نہیں سر بہت لکی ہیں کہ انکو "

" ... اتنی پیاری اور انوسینٹ بیوی ملی ہے

" ... ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھی تھی جبھی میڈ کمرے میں داخل ہوئی تھی

" ... میم چلیے سر آپ کو بلارہے ہیں "

" ... میڈ نے نظریں جھکائے مودبانہ انداز میں کہا تھا کہ نازلی ایک گہرا سانس بھرتی اسکے ساتھ ہولی تھی

★★★

نازلی شہریار منور ولد شہریار منور آپ کا نکاح اسفندیار خان ولد رحمان خان کے ساتھ باعوض ایک کروڑ "

"... روپے طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قاضی کی آواز نے نازلی کو تمام سوچوں سے آزاد کیا تھا لیکن پھر بھی بول ناپائی تھی جبھی اسفندیار نے اسکے ہاتھ کو

... اپنی سخت گرفت میں لیا تھا

"... سے یس مائے لٹل ون "

" Say Yes My Little One ... "

... اسفندیار کی سخت گرفت ہونے پہ آنکھوں میں چھائی نمی کو بامشکل پیچھے دھکیلتی نازلی گویا ہوئی تھی

"... قن قبول ہے "

لمحوں کا کھیل تھیل بھر میں وہ نازلی شہریار منور سے نازلی اسفندیار خان بن گئی تھی اسی بے رحم کو اپنی سانسوں

... کی ڈور تھما گئی تھی جس نے اس سے اسکی سانسیں چھین لیں تھیں

تمام مراحل آسانی سے طے ہو جانے پہ اسفند مسکراتے ہوئے قاضی صاحب کے گلے ملا تھا اپنے دوستوں سے نکاح کی مبارکباد وصول کرتے اسنے نظروں سے میڈ کو نازلی کو اوپر اپنے کمرے میں لیجانے کا اشارہ کیا تھا میڈ سر کو اثبات میں ہلاتی نازلی کو تھامتی اوپر کی جانب بڑھی تھی جبکہ اسفند نے گہری نگاہوں سے نازلی کی پشت کو دکھاتا

...

★★★

نازلی جب سے اسفند کمرے میں آئی تھی اسے اس سچے ہوئے کمرے سے وحشت ہونے لگی تھی اسے اس وقت خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی جبھی اسنے بیڈ پہ بکھرے تازہ گلابوں کو اٹھا کر زمین پہ دے مارا تھا لیکن غصہ تھا کہ پھر بھی کم نہا ہوا تھا جبھی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوتی اپنی جیولری نوچ نوچ کر اتارنے لگی تھی ابھی اسنے بندیا اتاری ہی تھی جبھی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور اسفند کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے کا بگاڑا ہوا حشر دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا پھر ایک نظر اپنی نئی بننے والی منکوحہ پہ ڈالی تھی جو بنادو پٹے کے ہیزل آنکھیں لیے ... کھڑی اسکا ایمان ڈمگ رہی تھی

جانتی ہو یہ سجاوٹ میں نے اسی لیے کرائی تھی تاکہ تم اس پر اپنا غصہ اتار سکو اچھی بات ہے جب کبھی غصہ "

" ... آئے اسے اتار لینا چاہیے

... اسفند نے گلاب کے پھول اور پتیوں کو زمین کی زینت بننے دیکھ کر کہا تھا کہ نازیہ نفرت سے رخ موڑ گئی تھی

"... اور یہ کیا تم سب کچھ اتار رہی ہو جبکہ میں نے تو نظر بھر کے تمہیں دیکھا بھی نہیں "

... اسفند نے گہری بے باک نگاہوں سے نازیہ کو سرتاپیر گھورتے ہوئے کہا تھا

تمہیں کیا لگتا تھا کہ میں خوشی خوشی تمہاری سیج سجاتے ہوئے اس بیڈ پہ بیٹھ کر تمہارا انتظار کرونگی اگر ایسا ہے " تو بھول ہے تمہاری نازیہ شہریار منور تم جیسے مردوں کی سیج سجانا تو دور تم جیسوں کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں

کرتی ارے تھو ہے تم جیسے مرد پہ جو اپنا بدلہ لینے کی خاطر عورت ذات کو نشانہ بناتے ہو اور میری نظر میں ایسا

" ... مرد مرد ہی نہیں نامرد ہے

" ... نازیہ "

اسفند کی دھاڑ پہ نازیہ نے خوف سے اپنی آنکھیں میچی تھیں وہ غصہ میں بول تو گئی تھی لیکن اصل میں بول کر اپنا

ہی نقصان کر گئی تھی اسفند کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر اسے اپنا خون رگوں میں جمنا محسوس ہوا تھا نیلی آنکھوں

میں خون کی لالی در آئی تھی جبکہ ہیزل آنکھیں سہم سی گئیں تھیں نازی نے ایک مرتبہ پھر اپنے تئیں سے
کوشش کرتے سائیڈ سے ہو کر بھاگنا چاہا تھا جبھی کلائی اسفند کی سخت گرفت میں آگئی تھی گرفت اسقدر سخت
... تھی کہ نازی کو لگا اسکی کلائی ٹوٹ جائے گی

" ... جچ چھوڑ چھوڑ مجھے "

جو الفاظ تمنے کہے ہیں نا انکی بھرپائی تو تمہیں کرنی ہی ہوگی اور ان الفاظوں کا بدلہ آج تم ساری رات چکاؤگی "

...
... جپا جپا کر کہتے اسفند نازی کی روح فنا کر گیا تھا
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

★★★

نازی نے بے یقین نگاہوں سے اسفند کی جانب دیکھا تھا جو سرد نگاہوں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا اچانک ہی اسکی
کلائی چھوڑتے وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھا تھا اور اسے پائلیں نکالتے جو کے گولڈن اور وائیٹ کلر کی تھی اسکے
... سامنے زمین پہ پھینکی تھیں

"... یہ رہی تمہاری منہ دیکھائی"

نازلی نے پائلوں کو عجیب سی نظروں سے تکتا تھا اور پھر ہیزل سرخ ہوتی نگاہیں اسفند کی نیلی آنکھوں میں

"... گاڑھیں تھیں گویا کہہ رہی ہو کہ یہ سب کیا ہے

"... یہ پہنوا اور میرا دل بہلاؤ یہی تمہاری سزا ہے"

"... اسفند کی بات سنتے نازلی ہتھے ہی سے اکھڑ گئی تھی۔

"... تم اپنی بیوی کو ایک طوائف بننے کا کہہ رہے ہو ایک طوائف سے تشبیہ دے رہی ہو"

نازلی اسفند کے قریب آتی اسکا گریباں تھامت زخمی شیرنی کی طرح ٹپ ٹپ بہتے آنسوؤں کے درمیاں چلائی

... تھی

او میں نے تمہیں ڈانس کرنے کا کہا تو تم طوائف بن گئی اور جب اپنے کالج میں ہاتھ نچانچا کر ڈانس کر رہی "

تھی اس بے ہودہ لباس میں نجانے کتنے ہی غیر مردوں کے سامنے تب تمہاری غیرت کہاں مر گئی تھی نازلی

"... شہریار منور

... اسفند نے نازی کی کلاسیاں اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لیتے کمر سے لگائیں تھیں

"... نازی اسفندیار خان کہو ناب تو تمہاری بیوی ہوں نا"

"... نازی نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا

"... لٹل ون تم کچھ ہی دیر پہلے میری بیوی بنی ہو جبکہ اس سے پہلے تم نازی شہر یار منور ہی تھی یہ مت بھولو"

"... اسفندی نے حساب بے باک کرتے کہا تھا

اور تمہیں وہ سب کرنا ہو گا جو میں کہوں گا ورنہ تمہارے باپ کی تو کیا اس دنیا میں موجود ہر ایک فرد کی"

"... لائف کی بھی کوئی گارنٹی نہیں

"... اسفندی نے سفاک لہجے میں کہا تھا جب کہ نازی آنکھوں میں نفرت لیے چلائی تھی

"... میں تمہاری پابند نہیں ہوں اسفندیار خان"

"... تم ہو پابند میری کیونکہ تم میری بیوی ہو میرا کہا ماننا تم پہ فرض ہے چاہے پھر وہ اچھا ہو یا برا ہو"

"... اسفندی نے اسکی کلائیوں پہ مزید زور دیا تھا کہ نازی اسکی سخت گرفت پہ کراہ اٹھی تھی

اب فیصلہ تمہارا ہے میری بات مان کر بے گناہوں کی زندگیاں بچا لو یا پھر میری بات نامان کر بے گناہوں کو " ... موت کے گھاٹ اترتا ہوا دیکھو

اسفند نے سفاکی کی تمام حدیں پار کرتے کہا تھا جبھی نازی نے غصے سے اپنی کلائیوں میں پہنی کانچ کی چوڑیوں کو اتار کر زمین پہ پٹا تھا جس سے وہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھیں وہ پائل اٹھانے کے لیے نیچے جھکی ہی تھی جبھی وہ پاؤں میں ہوتی تکلیف کے باعث سسکا اٹھی تھی اسفند نے چونکہ کراسکی جانب دیکھا تھا جواب بیڈ پہ بیٹھی اپنے پاؤں کو پکڑے رونے کا شغل فرما رہی تھی اسفند نے اسکی جانب دیکھا جہاں سے اب خون بہہ رہا تھا اسفند نے نفی میں سر ہلاتے اسکی جانب بڑھا تھا اور جھٹکے سے اسے بیڈ سے اپنے سامنے لا کھڑا کیا تھا جسکی بنا پہ کانچ کا ٹکڑا مزید پاؤں کے اندر گھسا تھا جسکی بنا پہ نازی چیخا اٹھی تھی نازی کے چیخنے پہ اسفند لب بھینچ گیا تھا ایک ہی ... جست میں اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا کہ نازی اسکی اس حرکت پر بوکھلا اٹھی تھی

" ... جچ چھ چھوڑو مجھے "

... نازی اپنی جانب سے بھرپور مزاحمت کرتی بولی تھی لیکن بے سود

اسفند اسے صوفے پر بیٹھاتے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور اسکا پاؤں پکڑ کر اپنی گود میں رکھتے اسکا غرارہ ٹخنوں سے اوپر سرکایا تھا اسکا دودھیا پاؤں دیکھتے اسفند کے دل میں جذبات کا طوفان اٹھ آیا تھا جن پر بری مشکل سے قابو پایا تھا اسکے ہاتھ کا نرم گرم لمس محسوس کرتے نازی کی پلکیں بے ساختہ لرزی تھیں دل کی دھڑکنوں نے سینے میں شور سا مچا دیا تھا اسفند اسکا پاؤں چھوڑتا اٹھا تھا اور ڈرا سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتے اسکی جانب آیا تھا گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسنے سب سے پہلے پاؤں پہ لگانوں کا ٹن سے صاف کیا تھا اور پھر نازی کی ... جانب دیکھا تھا جو اپنا رونا بھول کر اسکی جانب دیکھ رہی تھی

"... میں ابھی کانچ نکالوں گا تھوڑا سا درد ہوگا لیکن برداشت کرنا ہوگا"

DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... اسفند نے گھمبیر لہجے میں کہتے نازی کے چہرے پہ خوف کے سائے لہراتے دیکھے تھے

"... نن نن نہیں رہنے دو درد ہوگا"

... نازی نے ٹپ ٹپ آنسو بہاتے کہا تھا

"... اگر نہیں نکالا تو یہ مزید تکلیف دے گا"

"... نہیں نامیں کہہ رہی ہوں ناپین ہوگا"

... نازی نے اسفند کے ہاتھ پکڑتے ہچکیاں لیتے کہا تھا جبھی اسفند گویا ہوا تھا

"... جب درد ہو مجھے تھام لینا آئی پر اس مجھے تھامو گی تو درد نہیں ہوگا "

اسفند نے کہتے کھینچ کر کانچ کا ٹکڑا اسکے پاؤں سے نکالا تھا کہ نازی تکلیف کے مارے سسکتے اسفند کے شانوں کو مضبوطی سے تھام گئی تھی اسفند نے نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو مہبوت ہی رہ گیا تھا اسکی خوبصورتی اسفند کے لیے سراپہ امتحان بنی ہوئی تھی بند لرزتی پلکیں سرخ پھولے ہوئے گال اور کپکپاتے گلابی ہونٹوں کو دیکھتے اسے شدت سے پیاس کا احساس ہوا تھا حلق میں کانٹے سے چھبنے لگے تھے جسم کا روم روم ان نرم پنکھڑیوں کو محسوس کر لینا چاہتا تھا بے ساختہ ہی اسفند کا ہاتھ نازی کے لبوں کی جانب گیا تھا اسکے لبوں کو انگوٹھے سے رگڑتے اسکی نیلی آنکھیں خمار آلود ہوئیں تھیں جبکہ نازی نے اسکے ہاتھ کا لمس اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں اور یکدم ہی اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹایا تھا اور خود اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ پاؤں میں ہوتی تکلیف کے باعث دوبارہ سے صوفے پہ گر گئی تھی اسفند نے اسکو صوفے پہ لیٹا دیکھ کر فوراً اسے اس کے اطراف میں ہاتھ جمائے تھے اسکی اس حرکت پہ نازی کا سانس سینے میں اٹکا تھا اسفند کی نظر اسکے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پہ پڑی تھی یکدم ہی وہ اسپر جھکا تھا اور آنکھیں موندے اسکی ناک سے ناک ملائے اسکی

سانسوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا تھا اسکی اس حرکت پہ نازی جی جان سے کانپی تھی اور فوراً سے اسے دھکا دیتے خود پر سے اسے ہٹایا تھا کہ اگر وہ ہر حد سے گزر جاتا تو کیا ہوتا یہی سوچ کر نازی کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں تھیں جسکے چہرہ لال ہوا تھا اسفند فوراً سے خود پہ جبر کرتا اٹھا تھا اور نازی کو ایک مرتبہ پھر گود میں اٹھایا تھا کہ نازی اسکے ہاتھوں کا لمس اپنے کمر پہ محسوس کرتے تڑپی تھی اسفند نے اسے بیڈ پہ بیٹھاتے فرسٹ ایڈ سے پٹی نکالی تھی اور اسکے نازک مومی پاؤں کو اپنے ہاتھ میں لیتے پٹی کرنا شروع کی تھی پٹی کرتے اس نے ایک نظر ... اسکی جانب دیکھا تھا جو مسلسل اسکی جانب دیکھ رہی تھی جیسے اسکے چہرے پہ کچھ کھوجنا چاہ رہی ہو

تم اس ڈریس میں ان کمفٹ ایبل ہوگی واڈروب میں تمہاری ضرورت کا سبھی سامان موجود ہے سو تم فریش " " ... ہو جاؤ میں کھانا بھیجوا رہا ہوں کھا لینا

... اسفند نے کہتے جانا چاہا تھا لیکن نازی کی بات پہ پھر سے رکا تھا

" ... مجھے بھوک نہیں ہے میں نے نہیں کھانا "

" ... میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے کھانا بھیجوا رہا ہوں چپ چاپ کھا لینا "

وہ سردوسپاٹ لہجے میں کہتا تیزی سے باہر نکل گیا تھا کیا تھا وہ شخص کبھی بے رحم تو کبھی مہرباں کہ نازیہ اسکی ... پشت کو دیکھ کر فقط یہی سوچ کر رہ گئی تھی

★★★

مول آفس جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی ٹائم دیکھا تو صبح کے آٹھ بجے تھے نازیہ کو کڈنیپ ہوئے تین دن ہو چکے تھے لیکن اسکا اب تک کوئی پتہ ناچل سکا تھا آج نازیہ کی مماشا زیہ بھی یو کے سے واپس آرہی تھیں مول تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ انھیں نازیہ کے بارے میں کیسے بتائے گی نازیہ میں تو ان کی جان بستی تھی اسنے انھی سوچوں میں ڈوبے اپنی تیاری مکمل کی تھی اور ایک سرسری نگاہ خود پہ ڈالی تھی بلیک پینٹ شرٹ پہنے ریشمی بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے بنا کسی میک اپ کے بھی وہ دل دھڑکا دینے تک کا حسن اپنے پاس محفوظ رکھتی تھی اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتی وہ نیچے کی جانب بڑھی تھی شہر یار منور کی طبعیت کچھ ناساز تھی جیہی آج کا ناشتہ مول نے ملازمہ کے ہاتھوں انکے کمرے میں بھیجوا دیا اور خود بنا ناشتہ کیے ہی پورچ کی جانب ... بڑھی تھی جیہی سامنے گاڑی میں بیٹھے دُراب کو دیکھتے اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے

میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ مجھے کسی باڈی گارڈ کی ضرورت نہیں ایک بار کی کی ہوئی بات کا اثر نہیں ہوتا "

" ... آپ پہ مسٹر ڈراب خان

" ... مول دانت پیتے گویا ہوئی تھی

" ... مول پلینز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ یہ بحث کا وقت نہیں ہے گاڑی میں بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں "

" ... وانیہ "

" ... مول اونچی آواز میں چلائی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... جی بی بی جی آپنے بلایا "

" ... (ملازمہ) وانیہ گویا ہوئی تھی

" ... جاؤ میرے روم سے میری گاڑی کی چابی لے آؤ "

" ... جی بہتر "

" ... وانیہ تابعداری سے سرکواشات میں ہلاتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی تھی

سٹاپ اٹ مول اتنا دور ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو میں مانتا ہوں مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا ہو گئی غلطی چلو "

" ... اب جانے دو

دُراب مول کے تھوڑا نزدیک ہوتا بولا تھا کہ مول فوراً سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی جسکو دیکھتے دُراب کی آنکھیں

... لہو رنگ ہوئیں تھیں

" ... یہ لیجیے بی بی جی "

... وانیہ گاڑی کی چابی مول کو تھماتی ہوئی بولی تھی

" ... ٹھیک ہے وانیہ تم جاؤ "

... مول کے کہنے پہ وانیہ سر کو ہاں میں ہلاتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

میرے لیے تمہیں اب پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں یہ جاب "

" ... چھوڑ دو ورنہ ڈیڈی سے بول کر جاب سے نکلوا دوں گی تمہیں

مول اپنی سنہری آنکھیں دُراب کی بھوری آنکھوں میں ڈالتی ہوئی گویا ہوئی تھی البتہ لہجہ سرد و سپاٹ تھا اس سے پہلے کہ مول سائیڈ سے ہو کر نکلتی دُراب اسکا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لان کی بیک سائیڈ پہ ... لایا تھا اور جھٹکے سے اسے دیوار سے پن کرتے وہ اسپر جھکا تھا

" ... یہ کیا بد تمیزی ہے دُراب چھوڑ مجھے "

" ... یہ بد تمیزی نہیں میرا پاگل پن ہے میرا وہ جنوں ہے جو تمہیں پانے کے لیے مچل رہا ہے "

" ... اپنے اس پاگل پن پہ قابو رکھو کیونکہ اب میں وہی شادی کرونگی جہاں میرے ماں باپ چاہیں گے "

مول دُراب کی جانب دیکھتے ہوئی بولی تھی جیسی دُراب نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں دے مارا تھا جسکی بنا پہ ... مول کی چیخ بے ساختہ تھی

" ... اگر تم میری ناہوئی ناتوا میں تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گا وعدہ ہے میرا تم سے "

" ... دُراب کے لہجے میں جھلکتا جنوں محسوس کر مول چلا اٹھی تھی

" ... کیا کرو گے زبردستی کرو گے ہاں بولو "

تمہیں پانے کے لیے دُر اب خان کچھ بھی کر گزرے گا یاد رکھنا مول شہریار منور تمہارے بدن پہ مہر لگے "

" ... گی تو وہ صرف دُر اب خان کے نام کی ہی ہوگی

" ... او تو یوں کہو نا کہ تمہیں جسم کی ہوس ہے جبھی تو اتنا ٹرپ رہے ہو "

... مول بہتی آنسوؤں سمیت چلائی تھی

جسٹ شٹ اپ مول تم ایسا سمجھتی ہو مجھے کتنے ٹائم سے ہم دونوں ساتھ ہیں چار سال ہونے کو ہیں کیا "

تمہیں ایک دفعہ بھی ایسا محسوس ہوا یا لگا کہ میں تمہارا فائدہ اٹھا رہا ہوں مجھے محبت ہے تم سے اور محبت جسم سے نہیں روح سے کی جاتی ہے تم نے جانا ہے ناشوق سے جاؤ لیکن یہ بات یاد رکھنا تم صرف میری ہو یعنی دُر اب خان ہمارے درمیاں اگر کوئی تیسرا آیا آنے کی کوشش بھی کی تو مجھے اسکی جان لینے میں کوئی دقت نہیں پیش آئے گی ... "

چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے دُر اب مول سے دو قدم دور ہٹا تھا اسکے دور ہٹتے ہی مول نے ایک شکوہ کناں نظر اسپر ڈالی تھی اور پھر قدم اپنی گاڑی کی جانب بڑھائے تھے کہ مول کی سنہری آنکھوں میں موجود آنسو دیکھ دل بے ساختہ ہی بے چین ہوا اٹھا تھا

★★★

مول آفس میں پہنچتے ہی سیدھا بنا کسی سے بات کیے اپنے روم کی جانب بڑھی تھی اسکو روم میں گئے ابھی پانچ

... منٹ ہی گزرے تھے جبھی نمبرہ کی آواز سنائی دی تھی

"... مے آئی کم ان میم "

"... یس "

"... میم وہ ایکچولی سر نوریز آگئے ہیں میٹنگ ہے آپ کی آنکے ساتھ "

"... اوکے مس نمبرہ آپ دو کپ کافی بھیج دیجیے میرے روم میں اور مسٹر نوریز کو بھی بھیج دیں "

مول کرسی پر سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی تھی جبکہ نمبرہ سرکواشات میں ہلاتی روم سے باہر نکل گئی تھی

نمبرہ کے جاتے ہی مول نے ایک گہرا سانس بھر کر خود کو کمپوز کرتے چہرے کے تاثرات نارمل کیے تھے لیکن

... پھر بھی اپنے چہرے سے جھلکتی پریشانی کم ناکر پائی تھی

★★★

"... اسلام و علیکم "

"... وعلیکم اسلام آئے مسٹر نوریز شاہ تشریف رکھیے"

"... مول نوریز کو اندر آتا دیکھ کر گویا ہوئی تھی جی وہ بھی مسکرا کر صوفیہ اسکے پاس ہی براجمان ہوا تھا

"... کیسی ہیں آپ مول"

"... نوریز نے گہری نگاہوں سے مول کی جانب دیکھتے کہا تھا

"... میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں"

"... جی میں بھی ٹھیک ہوں بلکہ آپ کو دیکھ کر مزید ٹھیک ہو گیا ہوں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"... کیا مطلب"

"... مطلب کچھ نہیں آپ بتائیے کام شروع کیا ڈیزائنرز نے"

"... جی مسٹر نوریز کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ ہمارا پہلا پراجیکٹ جلد ہی کمپلیٹ ہوگا"

"... انشاء اللہ"

"... نوریز نے خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"... کیا ہوا مول آپ مجھے پریشان لگ رہی ہیں "

"... کچھ خاص نہیں بس ڈیڈی کی وجہ سے آپ سیٹ ہوں انکی طبیعت ٹھیک نہیں "

"... اوہ مول آپ فکر مت کریں اللہ نے چاہا تو آپکے ڈیڈی جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے "

"... تھینک یو مسٹر نوریز آئی مسٹ سے یو آر سچ آگڈ مین "

مول مسکرا کر بولی تھی اور اپنی جگہ سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ یکدم لڑکھڑا گئی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی

... نوریز نے آگے بڑھتے اسے بازو سے پکڑتے سنبھالا تھا
"... آریو اوکے مول "

نوریز اسکا مر جھایا ہوا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"... آئیتم اوکے مسٹر نوریز بس چکر اس آگیا تھا "

"... اچھا آپ آئیے یہاں بیٹھیے "

... نوریز نے مول کو صوفے پہ بیٹھاتے پانی کا گلاس اسے تھمایا تھا

"... اب کیسا فیل کر رہی ہیں مول"

"... میں ٹھیک ہوں نوریز تھینک یو سوچ ابھی مجھے ارجنٹ گھر جانا ہے پھر ملاقات ہوتی ہے"

"... مول نے کہہ کر اٹھنا چاہا تھا کہ نوریز کی بات پہ ٹھہری تھی

مول آپ اکیلی کیسے ڈرائیو کریں گے کار آپ آل ریڈی ویک ہیں چلیے آج میں آپکو ڈراپ کر دیتا ہوں پلیز"

"... اگر آپکو کوئی اعتراض نا ہو تو

مول چند ثانیے نوریز کو دیکھتی رہی جو اسکی جانب دیکھ رہا ہو مول کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ چاہتا ہو کہ وہ اسی کے ساتھ جائے

"... ٹھیک ہے مسٹر نوریز چلیے"

"... مول کے ہاں کہنے پہ نوریز گہرا مسکرایا تھا اور اسے ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھا تھا

★★★

نازی کی آنکھ کھلی تو صبح کے دس بجے تھے اسنے اٹھ کر پورے کمرے میں نگاہیں دوڑائیں اسفند نظر نا آیا تو شکر کا

کلمہ پڑھا تھا اسنے ایک نظر خود پہ ڈالی تھی کل رات اسنے اسفند کے کہنے پہ جب واڈرو ب کھولی تو اسے وہاں اپنے

ضرورت کا سبھی سامان ملا تھا کپڑے شوز جیولری میک اپ اور نائٹیز بھی لیکن وہ بے ہودہ نہیں تھیں جبھی اسنے بلیک سلک کلر کی فل نائٹی نکال کر پہن لی تھی اور فل وقت اسنے شاہر لینا تھا پاؤں میں بندھی پٹی کو دیکھتے اسنے بنا کچھ سوچے سمجھے پٹی اتار پھینکی تھی اور ایک نظر اپنے زخم کا معائنہ کیا تھا جواب کچھ بہتر تھا اسنے ایک گہرا سانس بھرتے قدم واڈروب کی جانب بڑھائے تھے وہاں اسے سب ایشین ڈریسز ہی ملے تھے جبکہ وہ ویسٹرن پہنے کی عادی تھی بہت مشکلوں سے اسے میرون کلر کا شارٹ فراک اور اسکے ہم رنگ ہی شارٹ کیپری جو ٹخنوں تک آتی تھی ملی تھی اسنے وہی ڈریس لیتے واشر روم کا رخ کیا تھا بیس منٹ بعد وہ باہر آئی تھی گیلے بالوں کو ٹاول سے ہی خشک کرتے اسنے ایک نگاہ خود پہ ڈالی تھی ڈریسنگ پہ رکھی لپ اسٹک دیکھ کر بھی اسکا دل نہیں کیا تھا لگانے کو بیڈ پہ پڑا میرون کلر کا دوپٹہ اٹھایا تھا لیکن دوپٹہ بڑا تھا اس سے سنمھبل ہی نہیں رہا تھا جبھی جھنجھلا کر اتار پھینکا تھا اسے اب زوروں کی بھوک بھی لگی تھی اور کسی ناکسی طرح سے مول سے بات بھی کرنی تھی تاکہ ... وہ اسے اپنی خیریت کی اطلاع کر سکے جبھی اسنے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے

★★★

وہ سیڑھیاں عبور کرتی نیچے اتری تھی کہ سامنے ہی کیچن نظر آیا تھا جبھی اسنے قدموں کا رخ کیچن کی جانب کیا

... تھا

" ... میم آپ یہاں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا "

" ... تمہارے سر کہاں پہ ہیں "

" ... میم وہ جم میں ہیں "

" ... جم گئے ہوئے ہیں "

نہیں میم دراصل انکا ایکسر سائزر روم گھر ہی میں بنوایا ہوا ہے اوپر جو سرکار روم ہے اسکے ساتھ ہی ایکسر سائزر "

" ... روم بھی ہے وہ وہی ہیں لیکن وہاں جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے
اچھا "

" ... نازی نے سنجیدہ لہجے لیا کہا تھا

" ... میم آپ کو چاہیے تھا کچھ "

" ... ہاں وہ مجھے بھوک لگی ہے "

" ... اوکے میم آپ تھوڑا میٹ کیجیے میں ابھی ناشتہ تیار کرتی ہوں "

"... اوکے"

... نازی نے کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

★★★

نازی نے اوپر جاتے ہی اپنا رخ اس کمرے کی جانب کیا تھا جہاں اسفند موجود تھا دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ

... رکھتے اسنے پل بھر کو ٹھہری تھی

"... میم اس روم میں جانے کی کسی کو اجازت نہیں"

ملازمہ کی بات کرتے نازی نے گہرا سانس بھر کر خود کو کمپوز کیا تھا اور پھر دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئی

تھی سامنے کا منظر دیکھتے اسکا چہرہ پل بھر میں لال ہوا تھا کیونکہ اسفند فل وقت شرٹ لیس بلیک پینٹ میں

... موجود تھا اسکے سکس پیک اور کسرتی سینے کو دیکھتے نازی جھٹ پٹ نگاہیں پھیر لیں تھیں

"... تم یہاں کیا کر رہی ہو اور کس کی اجازت سے اس کمرے میں قدم رکھا"

... اسفند کی دھاڑ سنتے نازی پل بھر کو لرزی تھی لیکن پھر اپنا اعتماد بحال کرتے گویا ہوئی تھی

"... وہ مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی"

"... ایسی بھی کونسی ضروری بات کرنی تھی جو میرے کمرے میں آنے تک کاویٹ نہیں ہوا تم سے "

اسفند کے سرد لہجے کو محسوس کرتے نازلی نے منہ بسورا تھا اور پھر قدم با قدم چلتی اسکے قریب آئی تھی اسفند جو

... ویٹ پیش اپس لگانے میں مصروف تھا اسکو اپنے قریب کھڑا دیکھ چند پل رکا تھا

"... مجھے فون چاہیے تمہارا "

نازلی کی بات سننے ہی اسفند نے جھٹکے سے اسے اپنی اوور کھینچا تھا اور بیک وقت اسے زمین پہ لٹایا تھا اور خود اسپر

... سایہ فگن ہوا تھا کہ نازلی اس افتاد پہ بھونچکا کے رہ گئی تھی

"... اب کہو کیا کہنا چاہتی ہو "

... نازلی کو اسفند سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی

"... یہ کیا طریقہ ہے بے ہودہ انسان اٹھو میرے اوپر سے "

... نازلی اب اسفند کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جو ہنوز پیش اپس لگانے میں مصروف تھا

"... جو کہنا ہے ایسے ہی کہو ورنہ مت کہو "

... اسفند نے لا پرواہی سے کہا تھا کہ اسکے اسطرح بی ہیو کرنے پہ نازی دانت پیس کر رہ گئی تھی

" ... فون چاہیے مجھے مول آپ کی کو کال کرنی ہے "

" ... کال کیوں کرنی ہے "

اسفند نے اب کی نازی پہ مزید جھکا تھا کہ اب ان دونوں کے درمیاں انچ بھر کا فاصلہ بھی نہ رہا تھا نازی اسفند کی

پر تپش سانسوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کر اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی کہ اسفند کے لبوں پہ ناچاہتے

... ہوئے بھی ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی

" ... میں اپنے سوال بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں "

اسفند کی بات سنتے نازی نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں اور ایک نظر اسکی جانب دیکھا جواب گہری نگاہوں

... سے اسکے گہرے گلے پہ نظر ٹکائے ہوئے تھا

" ... کال اسلیے کرنی ہے تاکہ مول آپ کی کو اپنی خیریت کے بارے میں بتا سکوں "

... نازی نے ایک سانس میں کہا تھا نازی کی بات سنتے اسفند پیش اپس لگاتا رہا تھا اور جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

نازلی اسکو اٹھتا دیکھ خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اب اسفند کی جانب دیکھ رہی تھی جو ٹاول گلے میں ڈالے پانی ... کی بوتل سے منہ لگائے ہوئے تھا

ٹھیک ہے کر لینا کال لیکن اسے یہ ضرور بتادینا کہ پولیس میں جو ایف آئی آر کٹوائی ہے اسکا کوئی فائدہ نہیں " ... چاہو تو تم ہماری شادی کے بارے میں بھی بتادو مجھے کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ اسفند یا رخاں کسی سے نہیں ڈرتا "

اسفند کے کہنے پہ نازلی نے گہری سانس بھری تھی اور قدم باہر کی جانب بڑھانے ہی لگی تھی جبھی اسفند کی بات ... پہ ٹھہری تھی

" ... تمہارا دوپٹہ کہاں ہے "

... اسفند نے نازلی کو سر تا پاؤں گھورتے ہوئے کہا تھا

★★★

" ... تمہارا دوپٹہ کہاں ہے "

... اسفند کے پوچھنے پہ نازی پٹی تھی اور قدم با قدم چلتی ہوئی اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

کو نسا دوپٹہ اوکھیں تم اس تھان کی بات تو نہیں کر رہے جو تم میرے لیے لائے ہو میں نے اوڑھنے کی کوشش "

" ... کی تھی لیکن وہ مجھ سے سنبھالا نہیں گیا سو میں نے اتار پھینکا

نازی اسفند کی جانب دیکھتے ہوئی صاگ گوئی سے گویا ہوئی تھی اور جانب کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی تھے
جبھی اسفند نے اسکی بازو کو پکڑ کر جھٹکا دیتے اسے اپنے نزدیک کھینچا تھا کہ نازی کٹی ہوئی ڈال کی مانند اس کے سینے

... سے آن ٹکرائی تھی

" ... وہ تھان ہو یا تمبو تسھیں اوڑھنا ہی ہوگا سبھی "

... اسفند کی چنگاڑتی ہوئی آواز سکڑنازی نے سرد نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر گویا ہوئی

کیوں بھی کیوں اوڑھنا ہوگا ایک تو تم سارے کے سارے ایشین ڈریسز اٹھالائے ہو تم جانتے ہو میں ویسٹرن "

پہننے کی عادی ہوں پھر بھی یہ کپڑے جو میں نے ابھی پہن رکھے ہیں نجانے یہ کیسے تم نے خریدے لیے ورنہ تو
میں نے وہی نائی ہی پہن کر گزار کرنا تھا اور سبھی ایشین ڈریسز کسی میڈ کو دے دو کیونکہ وہ میرے کسی کام کے

" ... نہیں میں اپنے لیے ویسٹرن ڈریسز آرڈر کر لوں گی

نازی طنزیہ مسکرا کر اسفند کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تھی کہ بیک وقت اسفند کی نیلی آنکھیں لال ہوئیں تھیں یہ لڑکی اس کی کہی ہوئی ہر بات کی نفی کرتی تھی کہنے کو تو وہ گینگسٹر تھا لیکن یہ لڑکی دھڑلے سے اس کی ہر بات ... سے انکار کرتی تھی

یہ بے ہودہ لباس پہن کر تم پورے گھر میں منڈلاتی پھر رہی ہو وہ بھی بنا دوپٹے کے ذرا سی بھی عقل نام کی " چیز ہے تم میں تمام ملازمین کے سامنے دعوتِ نظارہ بنی گھوم رہی ہو یہ مت بھولو کہ اب تم نازی اسفند یا رخاں ... ہو جیسا میں کہوں گا ویسا تمہیں کرنا ہی ہوگا

... اسفند نے اسکی بازو پہ اپنی گرفت سخت کی تھی کہ وہ اسکی سخت گرفت پہ کراہا اٹھی تھی

کچھ نہیں بھولی ہوں یاد ہے مجھے کہ میں ایک بے رحم جلا د گینگسٹر کی بیوی ہوں اور رہی بات اس بے ہودہ " لباس کی تو مسٹر اسفند یا رخاں نازی تو ایسے ہی لباس پہنتی ہے اور آگے جا کر بھی پہنے گی تم روک سکتے ہو تو روک کر دیکھاؤ مت بھولو تمہارے کہنے پہ میں نے چپ چاپ نکاح کی حامی بھر لی لیکن اپنی ڈریسنگ پہ اپنے کھانے " ... پینے پہ میں کسی قسم کا کوئی کمپروماز نہیں کرونگی گوٹ مائے پوائنٹ

نازلی انگشت شہادت اٹھا کر اسے وارن کرتے انداز میں بولی تھی جبھی اسفند نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا اسے دیوار سے پن کیا تھا اور یکدم ہے اسکے بھرے بھرے گلابی لبوں پہ جھکا تھا نازلی جو کے پہلی افتاد پہ سنبھل ناپائی تھی اسفند کے سلگتے لمس کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس کر کے وہ مچل کے رہ گئی تھی اسے اسفند سے اس قسم کی کوئی امید نا تھی وہ مزاحمت کے طور پر اسکے کندھوں پہ اپنے نازک ہاتھوں سے مکے بنا کر مار رہی تھی اسفند جو اسکو سزا دینے کی خاطر یہ سب کر رہا تھا اب خود مدہوش ہو چکا تھا جب نازلی کو خود کی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئیں تب جا کر اسفند پیچھے ہٹا تھا اور نازلی کو آنکھ ماری تھی نازلی کے چہرے پر چھائی لالی کو دیکھتے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ... وہ غصے کے سبب ہے یا پھر شرم و حیا کے رنگ

" ... تمہارے لپس کا ٹیسٹ کافی اچھا ہے یونولائک سٹابری فیلور "

اسفند نے بے باک سے گویا ہوا تھا کہ نازلی جو پہلے ہی بھری پڑی اسکی اسقدر بے باکی پہ نا آؤدیکھنا تاؤ بنا سوچے سمجھے بے ساختہ ہی اسپر ہاتھ اٹھا گئی تھی کہ اب کی بار اسفند کی نیلی آنکھوں میں خون کی لالی در آئی تھی اسفند کی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے نازلی نے خوف سے اپنا تھوک نگا تھا اور جھٹکے سے اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتے خود منظر سے ہٹنا چاہا تھا لیکن یہ مشکل ہی نہیں ناممکن تھا ایک جست میں اسفند نے نازلی کو دیوار سے پن کرتے

اسکی دونوں کلائیوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لیتے دیوار سے پن کیا تھا جبکہ اپنی لال آنکھیں نازلی کے گہرے گلے سے چھلکتے تل پہ ٹکائیں تھیں جو عین بیوٹی بون پر تھا کہ نازلی نے اسکی گہری بولتی نگاہوں کو سمجھتے ... خوف سے سر کو نفی میں ہلایا تھا کہ اب کی بار اسفند تمسخرانہ مسکرایا تھا

اس تھپڑ کا بدلہ تمہارا یہ نازک تل چکائے گا جو مجھے کئی دنوں سے بے چین کیے ہوئے تھا میرے لمس کی " ... حدت تمہیں فنا کر دے گی نازلی اسفند یار خان

اسفند کا سر سر اتا اور گھمبیر لہجہ نازلی کی جان نکالنے کے درپے تھا ابھی تک تو اسکے ہونٹوں پر سے اسکے لمس کا اثر ... زائل ناہوا تھا اور وہ پھر سے اسکی جان نکالنے کی کوشش میں کوشاں تھا

" ... م م م میری بات سن "

اس سے پہلے کہ نازلی کچھ کہتی اسفند پوری شدت سے نازلی کے بیوٹی بون پہ موجود تل پہ جھکا تھا کہ نازلی اسکی شدت پہ لڑکھڑا گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اسفند نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے مزید نزدیک کیا تھا اسفند کبھی اسکے تل کو چومتا تو کبھی اسپر اپنے دانت گاڑتا مسلسل اسکی جان کو مشکل میں ڈالے ہوئے تھے نازلی کی ہیزل آنکھیں اب رونے کے باعث سرخ ہو چلی تھیں آخر کار اسفند اپنی مرضی سے ایک آخری

بار اسکے تل کو چومتا پیچھے ہٹا تھا اور ایک گہری نگاہ نازی کے چہرے پہ ڈالی تھی جو برستی آنکھیں سمیت پلکوں کی
... چلمن گرائے ہوئی تھی

یہ پہلی اور آخری کوتاہی سمجھ کر چھوڑ رہا تھیں اگر آئندہ کے بعد یہ حرکت کی تو جو آج سزا دی وہ میرے "
جنوں کا ایک پرسنٹ بھی نہیں ہے دوبارہ ایسی کوتاہی ہوئی تو یقین جانو میری شدت کو برداشت نہیں کر پاؤ گی
..."

چبا چبا کر کہتے اسفند نے جھٹکے سے نازی کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا کہ نازی نے بنا اسکی جانب دیکھے کمرے
... سے باہر کی جانب دوڑ لگادی تھی
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

★★★

مول کے گھر واپس آنے کے بعد شازیہ بھی آچکی تھیں کئی بار انھوں نے نازی کا پوچھا لیکن مول اور شہریار
نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اسکا اپنی فرینڈ کے ساتھ گیٹ ٹو گیڈر کا پلان تھا فل وقت شام کے ساڑھے چھ بجے تھے
اور شازیہ کو پریشانی لاحق ہوئی تھی کہ نازی ابھی تک واپس نہیں آئی ہے حالانکہ اسے معلوم بھی تھا کہ شازیہ
... نے آج یو کے سے واپس آنا ہے

مول اپنے کمرے میں بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی شازیہ کو اندر آتا دیکھ کتاب سائیڈ پہ ... رکھتے انکی جانب متوجہ ہوئی تھی

" ... مئی آپ آئیں نادھر بیٹھیے میرے پاس "

... مول مسکرا کر گویا ہوئی تھی البتہ شازیہ بیگم کے چہرے پہ فکر مندی وہ بھانپ گئی تھی

مول بیٹا نازی کہاں ہے ابھی تک گھر نہیں آئی واپس کتنی دیر ہو چکی ہے نجانے مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ جیسے "

" ... تم اور تمہاری ڈیڈی مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو

... شازیہ بیگم کی بات سنتے مول نے گہرا سانس بھرا تھا آخر کب تک انھیں سچائی سے لاعلم رکھ سکتے تھے وہ

مئی نازی کا کڈنیپ ہو گیا ہے اسکو کڈنیپ ہوئے دو دن سے زیادہ ہو چکے ہیں پولیس تلاشنے کی کوشش میں "

" ... ہے اسے لیکن ابھی تک اسکا کوئی سراغ نہیں مل سکا

... مول کے کہنے پہ شازیہ دل تھام کر رہ گئی تھیں

نجانے میری بچی کس حالت میں ہوگی مول تمنے اور تمہارے ڈیڈی نے ایک دفعہ بھی مجھے بتانا ضروری "

" ... نہیں سمجھا میں ماں ہوں اسکی

... شازیہ بہتے آنسوؤں کے درمیاں تڑپتے ہوئے بولیں تھیں

مئی پلیز آپ اپ سیٹ مت ہوں آپکا پی شوٹ کر جائے گا اسلیے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ آپ پریشان ہو گئی " ... "

مول نے میری نازی کس حال میں ہو گی کچھ بھی کرو مجھے میری بچی واپس لا دو میں تمہارے ڈیڈی سے " ... بات کرتی ہوں

... اس سے پہلے کہ شازیہ وہاں سے اٹھتی مول نے انکا ہاتھ پکڑ لیا تھا
مئی ڈیڈی آل ریڈی بہت آپ سیٹ ہیں ان سے بات کرنا مناسب نہیں ہیں میں صبح خود پولیس اسٹیشن " جاؤ گئی آپ دیکھیے گا ہماری نازی جلد ہی مل جائے گی ہمیں بس آپ ٹینشن مت لیں آپ ایسے کریں گی تو ڈیڈی ... کو کون سنبھالے گا

مول کے کہنے پہ شازیہ بیگم نے بہتے آنسوؤں سمیت سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ مول نے ان کے دونوں ہاتھ ... پکڑتے ان پر اپنے لب رکھے تھے

" ... چلیے آئیے میں آپ کو آپ کی میڈیسن دے دوں پھر آپ ریٹ کر لیجیے گا "

... مول شازیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کمرے سے باہر بڑھی تھی

★★★

مول شازیہ کو میڈیسن دے کر واپس اپنے روم میں آئی تھی ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو شام کے سات بج رہی تھی آفس کا کافی کام پینڈنگ پڑا تھا لیکن اسکا کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا زندگی جیسے رک سی گئی تھی نازی کا اغوا پھر دُر اب سے لڑائی ان سب میں وہ الجھ کر رہ گئی تھی ایک نظر اسنے اپنا موبائل اوپن کرتے گیلری اوپن کی تھی جہاں پہلی فوٹو ہی اسکی اور دُر اب کی تھی فوٹو کو دیکھتے ناچاہتے ہوئے کچھ آنسو پلکوں پہ آٹھہرے تھے جنکو وہ بے دردی سے رگڑتے موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے صوفے پہ رکھے لیپ ٹاپ کو اٹھا گئی تھی اور فولڈر اوپن کرتے اپنے آفس کے کام میں جت گئی تھی اسکو کام کرتے ابھی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا جبھی اسے محسوس ہوا جیسے اسکے کمرے سے ملحقہ بنے ٹیریس پہ کوئی موجود ہو لیپ ٹاپ کو بند کرتے وہ اٹھی تھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ٹیریس کی جانب بڑھی تھی جو نہی اسنے ٹیریس پہ قدم رکھا اپنے سامنے کھڑے دُر اب کو دیکھتے نخوت سے منہ موڑ گئی تھی اور فوراً اسے اندر جانے کی عرض سے بڑھنے ہی لگی تھی جبھی دُر اب ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا کہ ایسا کرتے مول نے فوراً اسے اسکے ہاتھوں کو

اپنے پیٹ سے ہٹانا چاہ تھا لیکن بدلے میں دُراب کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی دُراب کی گرم سانسیں اپنی ... پچھلی گردن پہ محسوس کرتے مول اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی چند آنسو بھی پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے

آئیم سوری میری جان آئیم سوسوری پلینز اپنے دُراب کو معاف کر دو آئی نو میں کبھی بہت روڈ ہو جاتا " ہوں لیکن تم جانتی ہونا کہ روڈ ہونے کہ وجہ بھی تم سے دوری ہی ہے پلینز معاف کر دو آئی پراس ایسی غلطی ... پھر نہیں ہوگی "

دُراب کے کہنے پہ مول نے ایک بار پھر مزاحمت کرنا چاہی تھی جبکہ اب کی بار دُراب نے اسکی قربت میں خود کو بے بس محسوس کرتے بے ساختگی میں اسکی گردن پر سے بال ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھے تھے کہ مول تڑپ ... کراسکی جانب پلٹی تھی اور اپنی غیر ہوتی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش میں کوشاں تھی

" ... تم ہمیشہ ایسے ہی معافی مانگتے ہو اور پھر مجھے رلاتے ہو "

مول دُراب کے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھوں سے مکے مارتی بولی تھی کہ دُراب نے اسکی دونوں کلائیوں کو ... تھامتے اسکو کمر سے پکڑ خود کے نزدیک کیا تھا

" ... اگر اب ایسی غلطی ہوئی تو بے شک میری جان لے لینا لیکن مجھ سے دور مت جانا ورنہ میں مر "

اس سے پہلے کہ دُر اب اپنی بات مکمل کرتا مول سرعت سے اپنی ہتھیلی اسکے ہونٹوں پہ جما گئی تھی کہ دُر اب ... نے اسکی وہی ہتھیلی کو چوم لیا تھا جبکہ مول خفت کے مارے نگاہ نا اٹھا پائی تھی

" ... بتاؤ نامعاف کر دیا "

دُر اب نے مزید مول پہ جھکتے پوچھا تھا کہ دُر اب کی پر تپش سانسوں کو خود کے چہرے پہ محسوس کرتے مول ... اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی اور سر کو ہاں میں ہلایا تھا

" ... منہ سے کہو گی تو پیچھے ہٹوں گا ورنہ یو نہی تمہاری سانسوں کو غیر کیے رکھوں گا "

... دُر اب کی گہری بے باک سرگوشی اور نگاہوں کی تاب نالاتے وہ گویا ہوئی تھی

" ... مم می میں راضی ہوں "

... مول کی بات سنتے دُر اب گہرا مسکرایا تھا اور پیچھے ہٹا تھا البتہ کمر پہ گرفت ہنوز قائم تھی

" ... انکل سے تم بات کرو گی ہماری شادی کی یا میں کروں "

... دُر اب نے مول کی جانب دیکھا جو لال ہوتے چہرے کے ساتھ نگاہیں جھکائے ہوئے تھی

"... نن میں خود کر لوں گی"

"... دُراب کی جانب دیکھتے کہا تھا

نازی جلدی ہی مل جائے گی میں پوری کوشش کروں گا کہ اسے ڈھونڈنے میں تمہاری مدد کر سکوں آخر کو"

"... میری اکلوتی ہونے والی سالی ہے

دُراب کی آخری بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی مول کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی جسکو دیکھتے دُراب مسمرانز

... ہوا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"... بہت خوبصورت ہو تم"

دُراب نے مول کے چہرے پہ بکھری شرارتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے کہا تھا۔۔۔

"... اور تم بہت ٹھری"

"... مول نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ دُراب کا فضا میں قہقہہ بلند ہوا تھا

★★★

نازلی کی آنکھ کھلی تو صبح کے نو بج رہے تھے اسنے صوفے پہ دیکھا تو اسفند وہاں موجود نہیں تھا وہ انگڑائی لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی پاؤں میں چپل اڑتے وہ واشروم کی جانب بڑھی تھی پندرہ منٹ بعد وہ باہر آئی تھی فل وقت وہ سلک کی وائیٹ کلر کی فل آستینوں والی نائی ہی میں ملبوس تھی کل تو اسنے میرون کلر کافراک زیب تن کر لیا تھا لیکن آج وہ اتنے بڑے بڑے اور کھلے کپڑے کیسے پہنے گی یہ سوچ کر ہی اسے کوفت ہونے لگی تھی لہذا وہ بنا ... چینیج کیے ہی نیچے کیچن کی جانب بڑھی تھی

"... تمہارے سر کہاں ہیں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... نازلی لاؤنج میں آتی ہوئی میڈ کو دیکھتے ہوئے بولی جو کیچن سے باہر آرہی تھی

"... میم سر ایئر پورٹ گئے ہیں"

"... ایئر پورٹ لیکن اتنی صبح"

... نازلی حیراں ہوتے بولی تھی

... دراصل میم اسفند سر کی دادی آج پاکستان واپس آرہی ہیں لندن سے سووہ انھی کو پک کرنے گئے ہیں "

"

" ... او آئی سی "

... نازی کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی

" ... میم آپکو کچھ چاہیے جو س کافی چائے یا ناشتہ بنا دوں "

... میڈ نے نازی کو سوچوں میں گھڑا دیکھ کر پوچھا تھا
" ... ہاں بس ایک کپ بلیک کافی بھیجو ادو میرے روم میں "

... نازی سنجیدہ لہجے میں کہتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

★★★

... نازی کو اپنے روم میں آئے پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازے پہ دستک ہوئی تھی

" ... یس کم ان "

... نازی صوفیہ پیٹھتی ہوئی بولی تھی

"... میم وہ آپکے لیے سر کی کال ہے"

... اسفند کا نام سنتے اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا

"... ٹھیک ہے تم جاؤ"

میڈ نازی کے کہنے پر سر کو اثبات میں ہلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی جنہی نازی نے ایک گہرا سانس بھرتے کان

... سے فون لگایا تھا
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"... بولو کیوں کال کی ہے"

... نازی کی بیزار سی آواز سنتے اسفند نے لب بھینچے تھے

"... میں دادی کو لے کر آدھے گھنٹے تک گھر آ رہا ہوں کوئی ڈھنگ کا لباس پہن کر تیار ہو جانا"

... اسفند کے حکم دیتے لہجے کو محسوس کرتے نازی ہتھ سے اکھڑ گئی تھی

تمنے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہاری کوئی دادی بھی ہیں اور اگر پہلے نہیں بتایا تھا تو ایٹ لیسٹ تم مجھ صبح "

" ... ایر پورٹ جانے سے پہلے انفارم تو کر ہی سکتے تھے نا

... نازی دانت پیستے ہوئے بولی تھی

پہلی بات تو یہ لٹل ون کہ میری اور تمہاری شادی کوئی نارمل شادی نہیں ہے دوسری بات یہ کہ آپ صبح "

گھوڑے گدھے سبھی پیچ کر سو رہی تھیں میں نے ایک دو دفعہ آواز دی تھی لیکن تم تو ہو ہی از لوں سے ڈھیٹ

" ... کسی بات کا اثر نہیں لیتی سو تمہیں میرے آواز دینے پہ بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی

اسفند کے طنزیہ لہجے کو محسوس کرتے نازی کے اندر آگ سی جل اٹھی تھی اس بات کا حساب بعد میں لینے کا

... سوچتے وہ سردوسپاٹ لہجے میں گویا ہوئی

" ... میں وہ تھان نہیں اوڑھوں گی اور میں ناہی وہ تمبو پہنوں گی "

... نازی کی ہٹ دھرمی اور ضد کو دیکھتے اسفند کا اشتعال عود کر آیا تھا

" ... لٹل ون لگتا ہے تم کل کی سزا بھول گئی ہو جبھی پھر سے مجھے انکار کرنے کی ہمت کر رہی ہو "

نازلی کو بے ساختہ ہی اسکا کل کارویہ یاد آیا تھا اسکا شدت بھرا استحقاق بھرا لمس اسکا جنونی پن یاد کرتے وہ باقاعدہ

... کانپ اٹھی تھی جبکہ گردن پہ اب تک اسکی شدت کے نشان باقی تھے

" ... چپ کیوں ہو جواب دو مجھے پہنوں گی یا پھر میں اپنے طریقے سے "

... اس سے پہلے اسفند اپنی بات مکمل کرتا نازلی بول اٹھی تھی

" ... م م م میں پہن لوں گی "

... نازلی نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہتے فون بند کر دیا تھا جبکہ اسکے کال کاٹنے پہ اسفند گہرا مسکرایا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF ★★★

" ... جلا دمنسٹر کہیں کا کھڑوس اکھڑونا ہو تو اب کیسے میں اتنے لمبے تمبو پہنوں گی اور تھان اوڑھوں گی "

نازلی اسفند کو مختلف القابات سے نوازتی واڈرو ب کھولے کھڑی تھی یکایک اسکی نظر بلیو کلر کی قمیض پہ پڑی جو

گھٹنوں تک آتی تھی ساتھ اسکے وائیٹ کلر کی ہی کپڑی تھی دوپٹہ ساتھ شیفون کا تھا وہ ڈریس اسے باقی ڈریسز

سے کافی مختلف لگا تھا جیسی نکال لیا اور واشر و م کارخ کیا تھا بیس منٹ بعد وہ باہر آئی تھی گیلے بالوں کو تولیے کی

قید سے آزاد کرتے اسنے ڈریسنگ پہ پڑا ڈرائیر اٹھایا اور اپنے گیلے بالوں کو خشک کرنے لگی تھی بالوں کو خشک

کرتے اسنے ایک نظر خود کو دیکھا تھا نجانے کیا سو جھی کہ ڈریسنگ پہ پڑا کا جل اٹھاتے اسنے اپنی ہیزل آنکھوں میں ڈال لیا اور پھر ریڈ کلر کی لپ اسٹک گلانی لبوں پہ پھیرتے اسنے جیولری باکس میں سے وائیٹ اور بلیو کلر کے چھوٹے سے ٹاپس نکال کر پہنے تھے پھر خود پہ پرفیوم چھڑکتے اسنے ڈریسنگ کے سامنے رکھے وائیٹ کلر کے کھسوں میں اپنے دودھیانازک پیروں کو قید کیا تھا ایک گہری سانس بھرتے اسنے خود پہ اب کی بار ایک طائرانہ ... نگاہ ڈالی تھی

" ... واہ نازی تمہارا تو ہر روپ ہی انوکھا ہے "

نازلی نے خود کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا وہ اسوقت اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اگر اس پل اسفند یہاں ہوتا تو وہ اسکی ... خوبصورتی کا اسیر ہو جاتا

لیکن اس سب کا کیا فائدہ جب میں یہ سب کسی کے دباؤ میں آکر کر رہی ہوں میری اپنی خوشی کہاں گئی میری " اپنی رائے میری اپنی چوائس میں ایسی تو نہیں تھی جیسی بنادی گئی ہوں میرے لیے تو میری اپنی ذات اولین ترجیح " ... تھی

... نازلی ابھی یہ سب سوچ رہی تھی جبھی دروازے پہ ہوتی دستک سے اسکی سوچوں کو ارتکاڑ ٹوٹا تھا

"... میم سر اور بیگم صاحبہ آچکی ہیں"

"... ٹھیک ہے تم چلو میں آرہی ہوں"

میڈ نازلی کے کہنے پہ سر کو اثبات میں ہلاتی نیچے کی جانب بڑھی تھی جبکہ نازلی دوپٹے کو بامشکل اپنے کندھے پہ

... ڈالتی نیچے کی جانب بڑھی تھی

★★★

نازلی سیڑھیاں عبور کرتی لاؤنچ میں پہنچی ہی تھی جبھی نظر حلیمہ بیگم (اسفند کی دادی) پہ پڑی تھی جو وائٹ کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس سر پہ وائٹ کلر کا دوپٹہ اوڑھے شانوں پہ وائٹ کلر کی شال اوڑھے ہوئے تھیں

...

"... ارے بیٹا وہاں کیوں کھڑی ہو یہاں آؤ نا میرے پاس"

حلیمہ بیگم کے کہنے پہ صوفے پہ بیٹھے اسفند نے نگاہ اٹھائی تھی تو گویا پلٹنا بھول گئی تھی شاید ہی اسنے آج سے پہلے

اتنا خوبصورت منظر دیکھا ہو نازلی کو بار بار اپنے کندھے سے ڈھلکتے دوپٹے کو ٹھیک کرتے کھلے سنہری بالوں کو

... کان کے پیچھے اڑتی نروس سی حلیمہ بیگم کی جانب آرہی تھی

"... اسلام وعلیکم"

"... وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بہو"

... حلیمہ نے نازی کو صوفے کے ساتھ اپنے ساتھ بیٹھاتے کہا تھا

"... جی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں"

... نازی بھی مسکرا کر بولی تھی

"... میں بھی ٹھیک ہوں ماشاء اللہ میری بہو تو چاند کا ٹکڑا ہے"

... حلیمہ بیگم نازی کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں تھیں جبکہ نازی انکی کی گئی تعریف پہ چھنپ سی گئی تھی

مجھے بتایا اسفند نے کہ تم اسکے آفس میں کام کرتی تھی تمہارے سر پہ تمہارے ماں باپ کا سایہ نہیں رہا تم"

"... بہت بے بس اور لاچار تھی اور اسفند کو تم پہلی ہی نظر میں بھاگئی اسلیے اسنے بنا میرا انتظار کیے ہی نکاح کر لیا

نازی نے جھٹکے سے جھٹکے سر کو اوپر اٹھایا تھا اور ایک نظر اسفند کی جانب دیکھا تھا جواب باقاعدہ نظریں چرا گیا تھا

...

"... جی آپ کے پوتے نے ٹھیک کہا ایسا ہی ہوا میرا کوئی نہیں اس دنیا میں"

"... نازلی نے کرب سے آنکھیں میچتے کہا تھا جبھی حلیمہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا

میری بچی ایسا مت سوچو جنکا کوئی نہیں ہوتا انکا اللہ ہوتا ہے اور پھر اب تو میں بھی ہوں تمہارے ساتھ اور"

"... اسفند بھی ہے"

حلیمہ بیگم کے پیارے بھرے لہجے کو دیکھتے نازلی کی آنکھیں بے ساختہ ہی نم ہوئیں تھیں جبھی وہ انکے گلے سے

جالگی تھی اسفند نے گہری نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا اور پھر وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اپنے قدم اوپر کی
... جانب بڑھا گیا تھا

"... تھینک یو"

"... بیٹا تم بھی مجھے اسفند کی طرح دادی جان ہی بلایا کرو مجھے اچھا لگے گا"

"... جی دادی جان"

"... نازلی نے مسکرا کہا تھا

" ... دادی جان آپ تھک گئی ہوں گی آئیے میں آپ کو آپ کے روم تک چھوڑ دوں "

... نازی نے انکا ہاتھ پکڑتے کہا تھا

" ... ہاں بیٹا مجھے میرے کمرے تک لے چلو تھک گئی ہوں آرام کرونگی "

" ... دادی جان آپ کچھ کھائیں گے میڈ سے بول کر کھانا لگواؤں آپ کے لیے "

" ... نہیں میرا بچہ بس میرے کمرے تک چھوڑ دو کھانا میں تم دونوں کے ساتھ ہی کھاؤں گی اب رات کو "

حلیمہ بیگم نے نازی کی جانب دیکھتے مسکرا کر کہا تھا جبکہ نازی مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتی انکا ہاتھ تھامتے انکے ... کمرے کی جانب بڑھی تھی

★★★

نازی حلیمہ بیگم کو انکے کمرے میں چھوڑی کیچن کی جانب بڑھی تھی اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پانی گلاس

میں انڈ لیتے پینے لگی تھی پانی پینے کے بعد اسنے اوپر اپنے کمرے کا رخ کیا تھا وہ سیرھیاں چڑھتے اپنے دوپٹے کے

ساتھ بھی الجھتے جارہی تھی بیک وقت بقول نازی کے اسکا لمبا تھان اسکے پاؤں میں پھنسا تھا اس سے پہلے کہ وہ

زمین بوس ہوتی اسفند جو کمرے سے باہر ہی نکل رہا تھا ایک ہی جست اس تک پہنچتے اسکو کمرے سے تھامتے اپنی

اور کھینچ گیا تھا کہ نازی کٹی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی سنہری کھلے بال کچھ کمرے پہ بکھر گئے تھے اور کچھ چہرے پہ آگرے تھے کہ اسفند نے بے ساختگی میں اسکی سنہری کھلی زلفوں کو چہرے سے ہٹایا تھا اور مہبوت سے اسکا لال گلابی ہوتا چہرہ دیکھے گیا تھا یکا یک اسکی نظر اسکے لال رنگ سے رنگے گلابی لبوں پہ پڑی تھی اسفند کو حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے تھے اس سے پہلے کہ وہ ان نازک پنکھڑیوں پہ جھکتا نازی نے ... ہوش میں آتے پوری قوت سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا

میرے قریب مت آنا اسفند یار خان مت بھولو کہ یہ شادی شادی نہیں صرف ایک سودا ہے وہ بھی " ... زبردستی کا سودا اسلیے آئیندہ مجھ سے سو فٹ دور ہی رہنا تم یہی بہتر ہے تمہارے لیے " نازی اسفند کو انگشت شہادت اٹھا کر وارن کرتے لہجے میں کہتی اندر کی جانب بڑھی تھی جبکہ اسفند اسکے لہجے کی کاٹ محسوس کرتے لب بھینچ کر دھڑلے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا کہ نازی جو کے کمرے کے وسط ... میں تھی جھٹکے سے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار سے پن کرتے اسپر جھکا تھا

تمنے مجھے یعنی اسفند یار خان کو دھمکی دے رہی ہو کل تمنے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اور آج مجھے دھمکی دے رہی ہو " ... جانتی ہونا اسکا کیا انجام ہوگا

انجام کی پرواہ نہیں ہے مجھے جبھی تو اپنے نام کے ساتھ تمہارے نام جوڑنے پہ راضی ہو گئی اور ویسے بھی تم " میرے ساتھ اور کیا برا کرو گے اپنی دادی کو یہ بتا ہی چکے ہو کہ میں لاوارث ہوں میں زبردستی شادی کی مجھ سے میں اپنی مرضی سے کھا نہیں سکتی اپنی مرضی سے سو نہیں سکتی اپنی مرضی سے پہن نہیں سکتی اور کیا برا کرو گے ... میرے ساتھ "

" ... آہستہ بولو تمہارا گھر نہیں ہے یہ جہاں تم چیتھی پھرو گی "

... اسفند نازی کے چیخنے پہ سر لہجے میں بولا تھا

میں جانتی ہوں یہ میرا گھر نہیں ہے لیکن اب تو تم مجھے اس گھر میں لانے کی غلطی کر چکے ہو نا تو تمام عمر اب " ... اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا تمہیں

نازی لفظوں کو چبا چبا کر زہر خند لہجے میں کہتی واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی جب کہ اسفند تو اسکی ہمت دیکھتے دنگ رہ گیا سارے دنیا اسکے نام سے تھر تھر کانپتی تھی جبکہ پہ چھٹانک بھر کی لڑکی نے اسے دن میں تارے ... دیکھانے کی ٹھان لی تھی

★★★

مول آفس سے واپس آئی تو دن کا ایک بج رہا تھا کچھ ہی دیر میں اسنے شازیہ اور شہریار کے ساتھ لنچ کرنا تھا لہذا اسنے شاور لینے کا سوچتے واڈروب سے اپنے لیے وائیٹ کلر کے کھلے شرٹ ٹراؤزر کا چناؤ کرتے واشروم کا رخ کیا تھا بیس منٹ بعد وہ باہر آئی تھی گیلے بالوں کو تو لیے سے رگڑتے اسنے بنا بال خشک کیے ہی نیچے کا رخ کیا تھا ... آج وہ اپنے اور دراب کے بارے میں ان دونوں سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

" ... ہائے گائز وائٹس اپ "

... مول مسکرا کر ڈائنگ پہ بیٹھتی بولی تھی جہاں شازیہ اور شہریار پہلے سے ہی موجود تھے

" ... بیٹا نازی کا کچھ پتہ چلا "

ممی میں نے کہا نا یقین رکھیے انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا میری انسپکٹر سے بات ہوئی تھی وہ کہہ رہے تھے "

" ... آجکل میں نازی تک پہنچ جائیں گے انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی یقین کیجیے

مول شازیہ بیگم کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے بولی تھی جبکہ مول کی بات پہ شازیہ اور شہریار دونوں ہی مسکرائے تھے

... دل کو کچھ تسلی بھی ہوئی تھی کہ آجکل میں نازی کا کوئی نا کوئی سراغ مل ہی جائے گا

" ... ممی ڈیڈی مجھے آپ دونوں سے کچھ بات کرنی تھی "

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.NovelsMafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... مومل اپنی پلیٹ میں چیچ ہلاتی ہوئی ٹھہر ٹھہر کر گویا ہوئی تھی

" ... ہاں بیٹا بولوسن رہے ہیں ہم "

... شہر یار منور مومل کی جانب متوجہ ہوتے بولے تھے

" ... دراصل ممی ڈیڈی میں کسی کو پسند کرتی ہوں اس ست شادی کرنا چاہتی ہوں "

مول کی بات سنتے شہریار صاحب نے اپنی پلیٹ پیچھے کھسکاتے اسکی جانب سر دنگا ہوں سے دیکھا تھا جواب ... انگلیاں مڑورتی کنفیوز سی لگ رہی تھی

تمہیں کس نے کہا کہ اپنے لیے لڑکا ڈھونڈنا شروع کر دو میں ابھی زندہ ہوں تمہاری ماں بھی زندہ ہے ہم " ... دونوں مل کر دیکھ لیں گے کہ کیا فیصلہ کرنا ہے

... شہریار منور سردلہجے میں کہتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ مول بھی ان کے پیچھے اٹھتے بولی تھی

ڈیڈی آئی لو ہم میں اسی سے شادی کروں گی پلیز ایک دفعہ مل تو لیں اس سے یقیناً وہ آپ کو بھی بہت اچھا " ... لگے گا

شرم آنی چاہیے تمہیں تمہارے اندر احساس نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں ایک بہن اغوا ہو گئی ہے اور " ... دوسری کو شادی کرنے کی پڑی ہے

" ... ارے شازیہ تم اسے کیوں نہیں سمجھاتی کونسے راستے پہ چل نکلی ہے یہ "

مول بیٹا تمہارے ڈیڈی ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ کام تمہارا نہیں ہے اپنے کیریئر پہ فوکس کرو تم ویسے بھی " ... ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے

فاگوڈسک مئی میں چوبیس سال کی ہوں بالغ ہوں اپنا اچھا برا سمجھ سکتی ہوں اور کونسا کیرئیر میں اپنا بنا " چکی ہوں مول شہریار منور کو پوری دنیا جانتی ہے میری پڑھائی بھی مکمل ہو چکی ہے اب اور کونسا کیرئیر بناؤں ہاں اور آپ ڈیڈی کونسے راستے پہ چل نکلی ہوں میں ڈیڈی مجھے پورا حق ہے اپنی پسند سے شادی کرنے کا یہ حق ... مجھے میرے مذہب نے دیا ہے تو پھر آپ کو کیا اعتراض ہے

... مول شہریار منور کے قریب جاتی بولی تھی جو سردنگا ہوں سے اسے ہی گھور رہے تھے

" ... لڑکا کرتا کیا ہے " " ... آفس جاب کرتا ہے " 

... مول کی بات سنتے شہریار منور تمسخرانہ مسکرائے تھے

تو کیا تم گزار لو گی اپنے پوری زندگی ایک نوکری کرتے شخص کے ساتھ جو ماہ کا فقط تیس سے چالیس ہزار کماتا " ہو جسکو تمہیں دینے کے لیے صرف تسلی ہو حوصلہ ہو جسکے ساتھ رہتے ہوئے تمہیں اپنی تمام تر خواہشات کی ... قربانی دینی پڑے بولو

... شہریار منور چلائے تھے کہ اب کی بار شازیہ بیگم بھی گھبرا گئی تھیں

گزار لو گئی ڈیڈی محبت پیسے سے کئی بڑھ کر ہوتی ہے پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے آج ہے توکل نہیں ہے لیکن "

" ... محبت محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے مجھے دُراب کا ساتھ ہر حال میں قبول ہے

" ... مول شہریار منور کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تھی

" ... کل کے بنے ہوئے رشتے کے لیے تم ہمیں یعنی اپنے ماں باپ کو چھوڑنے کا سوچ رہی ہو "

ڈیڈی میں آپ لوگوں کو کیوں چھوڑوں گی میں تو بس شادی کا کہہ بول رہی اور ویسے بھی یہ کل کا بنا رشتہ "

" ... نہیں ہے میں چار سال سے دُراب کے ساتھ ہوں

مول کے کہتے ہی شہریار منور کا ہاتھ اٹھا اور مول کے چہرے پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا کہ شازیہ بیگم نے بے

" ... ساختہ گھبرا کر اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھا تھا

" ... شہریار یہ کیا کیا اپنے اپنی بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا "

" ... شازیہ افسوس بھرے لہجے میں آنکھوں میں نمی لیے بولیں تھیں

" ٹھیک کیا میں نے اسی قابل ہے یہ چار سال سے اس کے ساتھ رہ کر میری عزت اچھا رہی ہے اور کیسے "

" ... دھڑلے سے اس بات کا اعتراف بھی کر رہی ہے ارے ساری شرم و حیاء کھائی ہے تمہاری بیٹی نے

... شہر یار منور دھاڑے تھے جبکہ انکی دھاڑ کے بدلے مول غرائی تھی

کچھ غلط نہیں کیا میں نے نا آپ کی عزت کو اچھالانا اپنی عزت پہ حرف آنے دیا میں نے چار سال سے اسکے " ساتھ ہوتے ہوئے بھی ایک رات میں نے اسکے ساتھ اکیلی نہیں گزاری آپکی عزت مجھے میری جان سے بڑھ کر عزیز ہے چار سال سے ساتھ ہونے کا مطلب بے ہودگی نہیں ہے ڈیڑی چار سال سے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں دُر اب کب سے مجھے فورس کر رہا تھا کہ میں شادی کی بات کروں لیکن ہر بار کی طرح میں اسے یہی کہتی تھی سہی وقت آنے پہ بات کرونگی کیونکہ میں جانتی تھی آپ اپنی بیٹی کی خوشی میں کبھی خوش نہیں ہونگے ڈیڑی آپ خود بتائیے بچپن سے لے کے آج تک آپکی کونسی بات ٹالی ہے میں نے آپ کی ہر بات پہ سر جھکایا ہے آپ نے کہا بزنس پڑھو میں نے وہ پڑھا حالانکہ آپ جانتے تھے میرا انٹرسٹ سائنس میں تھا آپ نے کہا بزنس سنبھالو میں نے وہ سنبھالا آپ کی کوئی بات رد نہیں کی صرف ایک ؟ " ... خواہش کا اظہار کیا وہ بھی آپ پوری نہیں کر سکتے ڈیڑی کیوں آخر میری غلطی کیا ہے

... مول روتے ہوئے بولی تھی جبکہ شازیہ بیگم کی آنکھوں میں بھی نمی در آئی تھی

" ... جہاں میں چاہوں گا وہی شادی ہوگی تمہاری بس مجھے مزید نا کوئی بچٹ کرنی ہے نا کچھ سننا ہے "

.... شہر یار منور سردوسپاٹ لہجے میں بے حس بنے گویا ہوئے تھے

ایک بات یاد رکھیے گا میں شادی کروں گی تو صرف دُراب سے ورنہ جیسے آپنے نازی کو کھویا ہے ناٹھیک ویسے "

" ... ہی آپ مجھے بھی کھودیں گے

مول لال آنکھیں لیے کہتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ شہر یار منور اسکی دھمکی پہ بچ و تاب کھا کر رہ گئے

... تھے

★★★

مول مرے مرے قدموں سے اپنے روم میں آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی نجانے شہر یار

منور کو کیا ہو گیا تھا وہ کیوں اس شادی کے حق میں نہ تھے کچھ پل گزرے تھے جب اسکی سیل کی ٹون بجی تھی

... اسنے دیکھا تو دُراب کانگ لکھا آ رہا تھا اسنے فوراً سے پہلے کال پک کی تھی

" ... مول یار کہاں ہو تم کب سے تمھیں کال کر رہا ہوں اور تم ہو کہ کال ہی نہیں پک کر رہی "

" ... آئیم سوری دُراب میں نیچے تھی لپچ کر رہی تھی "

... مول کالہجہ ناچاہتے ہوئے بھی گلوگیر ہوا تھا

"... مول تم رور ہی ہو کیا ہوا ہے مول سب ٹھیک ہے نا"

دُراب نے فکر مندی سے پوچھا تھا کہ دُراب کا اپنائیت بھرا لہجہ محسوس کرتے مول پھوٹ پھوٹ کر رودی

... تھی جسکی بنا پہ گھبرا گیا تھا

ہیے مول میری جان کیا ہوا تم کیوں رور ہی ہو سب ٹھیک ہے نایا ایسے کر کے میرا خون کیوں جلا رہی ہو "

"... پلیز بتاؤ نا کیا ہوا ہے

"... دُراب ڈیڈی نے انکار کر دیا ہے "

"... کس بات سے انکار کر دیا ہے "

"... یہی کہ ہماری شادی نہیں ہو سکتی "

... مول کی بات سنتے دُراب کی بھوری آنکھیں پل بھر میں لال ہوئیں تھیں

اوکے بی ریلیکس سب سے پہلے تو تم رونا بند کرو جانتی ہونا کہ مجھے اور تمہیں کوئی جدا نہیں کر سکتا چاہے وہ "

"... پھر تمہارا باپ ہی کیوں نا ہو

... دُر اب کی بات سنتے مول کی آنکھیں مسکرائی تھیں

اب میری بات سنو تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں تم آج "

" ... مجھے مول کر اس پریشانی کا حل نکالتے ہیں اوکے

... دُر اب کے کہنے پہ مول نے آنسو صاف کرتے سر کو ہاں میں ہلایا تھا

" ... بولو نا خاموش کیوں ہو "

" ... ٹھیک ہے دُر اب "

... مول نے پریشان کن لہجے میں کہا تھا

ایسے نہیں دل سے بولو جانتی ہونا دُر اب خان کتنا چاہتا ہے تمہیں تم مجھے مکمل کرتی ہو مول تمہارے ہونے "

" ... سے میں ہوں چاہے کیسے بھی حالات کیوں نا ہوں ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم میں دُر اب خان کی جان بستی ہے

... دُر اب کے اظہارِ محبت کو سنتے مول دلکشی سے مسکرائی تھی

" ... اوکے دُر اب میں ریڈی ہو جاؤں گی تم مجھے شام کو پک کر لینا "

... مول کے کہنے پہ دُراب نے مسکرا کر کال کاٹ دی تھی

نجانے یہ محبت کا نائک کب تک کرنا ہو گا شہریار منور تمہارے قدموں تلے زمین نا کھسکا دی تو میرا نام بھی "

دُراب خان نہیں مجھے میری مری ہوئی ماں کی قسم تمہیں دنیا کے لیے عبرت کا نشانہ بنا دوں گا چاہے پھر مجھے یہ

" ... سب کرنے کے لیے کسی بھی حد سے گزرنا پڑے

... دُراب نے بھوری لال ہوتی آنکھوں میں جنوں لیے کہا تھا

★★★

نازلی کمرے صوفے پر پاؤں اوپر کیے بیٹھی نجانے کونسی سوچوں میں گم تھی جیسی اسفند کمرے میں داخل ہوا

اسے گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر وہ قدم با قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی صوفے پہ براجمان ہوا تھا

اس کے نزدیک آ کر بیٹھنے پہ وہ کونے میں کھسکی تھی اسفند کو اس کا خود سے دور جانا پسند نہیں آیا جیسی وہ صوفے پہ

... اس کے مزید نزدیک ہوتا بیٹھا تھا جبکہ نازلی اس کے ڈھیٹ پن پہ دانت پیس کر رہ گئی تھی

" ... تم نے مجھ سے کل کہا تھا کہ تمہیں کال کرنی ہے اپنی بہن کو "

... اسفند کی بات سنتے نازلی نے اسفند کو دیکھتے سر کو ہاں میں ہلایا تھا

"... لو کر لو کال"

"... اسفند نے فون اسکی جانب بڑھایا تھا لیکن جو نہی نازی اس سے فون لینے لگی اسنے ہاتھ پیچھے کر لیا

"... تم بات کر سکتی ہو لیکن ایک شرط یہ"

"... کیسی شرط"

"... جو میں کہوں گا تمہیں وہی کہنا پڑے گا"

"... اور میں تمہاری بات کیوں مانوں گی"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
... نازی نے منہ پھلائے کہا تھا

"... کیونکہ لٹل ون تمہارے پاس میری بات ماننے کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے"

"... اوکے ٹھیک ہے"

"... نازی آنکھوں میں نمی لیے بے بسی سے بولی تھی

"... یہ لو"

... اسفند کے ہاتھ سے فون لیتے اسنے مول کو کال ملائی تھی جو دو تین بیلز جانے کے بعد پک کر لی گئی تھی

"... اسلام و علیکم جی کون"

... مول انجان نمبر سے آتی کال کو پک کرتی بولی تھی کہ نازی کی آنکھوں سے بے ساختہ ہی آنسو بہہ نکلے تھے

"... و علیکم اسلام آپ کیسی ہیں آپ"

... نازی آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی جبکہ اسفند کو نجانے کیوں اسکے آنسو دیکھتے تکلیف ہوئی تھی

اومائے گاڈ نازی یہ تم ہوت تم ہو کہاں ابھی مجھے بتاؤ تم ٹھیک ہونا اپنا ایڈریس دو مجھے جہاں تم ہو میں آرہی "

... ہوں تمہیں لینے

... مول کی بات سنتے نازی گہرا سانس بھرتے گویا ہوئی تھی

"... آپ میں ٹھیک ہوں می پاپا کیسے ہیں می واپس آگئی ہوں گی نا"

"... ہاں سب ٹھیک ہے یہاں ان فیکٹ می پاپا تمہیں بہت مس کرتے ہیں یا تم کہاں چلی گئی ہو بتاؤ مجھے"

"... آپ میں نے نکاح کر لیا ہے"

... نازی غیر مری نقطے پہ نظر جماتی بولی تھی

"... واٹ نازی تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہی ہو نکاح کر لیا ہے تمہارا تو کڈنیپ ہوا تھا نا"

آپی وہ کڈنیپ میری مرضی ہی سے ہوا تھا میں کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی اور جانتی تھی ڈیڈی نہیں مانیں "

"... گے بس اسلیے میں نے ہی اسے یہ سب کرنے کو کہا

... نازی مجھے تم سے اس قسم کی کوئی امید نہیں تھی ایٹ لیسٹ تم نے مجھ سے تو بات کی ہوتی اس بارے میں "

"... آپی آپ بھی کچھ نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ جو نصیب میں لکھا ہوا ہو وہ ہو کر ہی رہتا ہے "

"... نازی تم ٹھیک تو ہونا "

... مومل کو محسوس ہوا جیسے نازی رو رہی ہو

آپی میں ٹھیک ہوں اور خوش بھی ہوں بس آپ اپنا اور می ڈیڈی کا خیال رکھنا اور میری فکر مت کرنا میں "

"... ٹھیک ہوں

... نازلی نے آنکھوں میں چھائی نمی کو بامشکل بہنے سے روکتے کہا تھا

" ... نازی لیکن تم مجھ سے ملو تو سہی ایک دفعہ ہم مل کر اس بات کا کوئی نا کوئی حل نکال لیں گے "

نہیں آپ اب جیسا چل رہا ہے چلنے دیں اور پلیز آپ اپنی کٹوائی ہوئی ایف آئی آر واپس لے لیں اسکا کوئی فائدہ "

" ... نہیں تسلی رکھیے میں ٹھیک ہوں اور ممی ڈیڈی کو بولیے گا ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا

نازلی نے اپنی بات ختم کر کے کال کاٹ دی تھی جسکے مول نے اپنی بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور شہریار منور کے

... کمرے کی جانب چل پڑی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS! ★★★

نازلی نے بات ختم کر کے فون اسفند کو واپس کیا جو گہری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا نازلی کے بہتے

آنسوؤں کو دیکھتے وہ بے خودی میں اسکی جانب جھکا تھا اور اسکے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنے لگا تھا کہ نازلی نے

کسی کا سلگتا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کر کے بند آنکھوں کو پٹ سے کھولا تھا اور خود پہ جھکے اسفند کو دیکھتے خود

سے دور جھٹکا تھا اسفند جسکی نیلی آنکھوں میں خمار چھایا تھا نازلی کے جھٹکنے پہ بھک سے اڑا تھا جیسی وہ ایک ہاتھ

... نازلی کی کمر میں ڈالتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

"... آئندہ مجھے خود سے دور جھٹکنے کی غلطی مت کرنا سمجھی"

... اسفند نے لال ہوتی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ نازی تمسخرانہ مسکرائی تھی

"... کیوں بھی کہیں داگینگسٹر اسفند یار خان کو مجھ سے پیار تو نہیں ہو گیا دشمن کی بیٹی سے پیارا نٹر سٹنگ"

"... اپنی بکواس بند کرو سمجھی تم سے پیار کرنے سے بہتر ہے کہ میں کسی طوائف کے ساتھ رات گزار لوں"

اسفند نے نیلی لال ہوتی آنکھیں اسکی ہیزل آنکھوں میں ڈالتے کہا تھا اور جھٹکے سے اسکو چھوڑا تھا اور کمرے

... سے نکلتا چلا گیا تھا

تم قاتل ہو میرے میرے جذبات کے احساسات کے میرا ساتھ کبھی تمہیں خوشی نہیں دے گا میں تمہیں

"... کبھی معاف نہیں کرونگی"

... نازی نے نم آنکھوں سے اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا

★★★

"... مئی مجھے آپ دونوں سے بات کرنی تھی"

... مول سپاٹ لہجہ لیے بولی تھی

"... ہاں میٹا بولوسن رہے ہیں ہم"

... شازیہ نے ایک نظر شہریار کو دیکھتے کہا جو اپنے موبائل میں مصروف تھے

"... می دراصل مجھے ابھی نازی کی کال آئی تھی"

... مول کے کہنے پہ شہریار منور نے جھٹ سے اسکی جانب دیکھا تھا

"... ک ک کیا کیا کہہ رہی تھی میری بچی"

... شازیہ بیگم تڑپتے ہوئے بولیں تھیں

... اور پھر مول نے انھیں تمام بات بتادی تھی جسکو سنتے شہریار منور کی آنکھیں پل میں لال ہوئیں تھیں

میں اس بے غیرت بے حیا کے لیے تڑپتا رہا کہ نجانے کس حال میں ہوگی وہ اور وہ وہاں کسی سے نکاح کر کے

"... میری عزت کا جنازہ نکال رہی ہے"

انف ڈیڈی یہ سب آپ کی وجہ ہی سے ہے اگر آپ نے کبھی ہمیں باپ کے ایک دوست بنکر پالا ہوتا تو آج "

آپ کو یہ دن نادیکھنا پڑتا آپ نے ہمیں رہنے کو گھر پہننے کو کپڑے تو دیئے لیکن وہ مان اور بھروسہ کبھی دیا جو ہر بیٹی

" ... کو اسکا باپ دیتا ہے اور اب آپ میری دفعہ بھی یہی غلطی دہرا رہے ہیں

مول نے بات ختم کی تھی اور ایک نظر شازیہ بیگم پر ڈالی تھی جو آنکھوں میں آنسو لیے شہریار منور کی جانب ہی

... دیکھ رہی تھیں

آج کے بعد اس گھر میں اس بے حیا کا ذکر نہیں ہوگا مگر گئی وہ ہمارے لیے اور جتنا جلدی تم دونوں یہ بات "

" ... سمجھ لو اتنا ہی بہتر ہے

DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... شہریار منور سرد لہجے میں کہتے کمرے سے نکلتے چلے گئے تھے

" ... میری بچی نازی نے کیسی ہوگی کس حال میں ہوگی "

شازیہ نے روتے ہوئے مول کی جانب دیکھتے کہا تھا جواب تیزی سے ان کی جانب بڑھی تھی اور انکے پاس

... بیٹھتی انکے ہاتھ تھام گئی تھی

" ... مئی قسم سے نازی بالکل ٹھیک ہے اسنے خود مجھے بتایا ہے "

" ... مول بیٹا تم کسی طریقے سے میری بات کرادو نازی سے تاکہ میری تڑپتی ممتا کو قرار آجائے "

" ... اچھا اوکے ٹھیک ہے آپ رونابند کریں میں پراس کرتی ہوں آپکی بات کراؤں گی "

... مول نے نازیہ بیگم کے آنسو صاف کرتے کہا تھا

★★★

فل وقت شام کے چھ بجے تھے اور مول کو آدھے گھنٹے میں دُراب سے ملنے کے لیے نکلنا تھا پر پل کلر کے لمبے

فراک میں ملبوس اسی کے ہم رنگ چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیے وائٹ کلر کا دوپٹہ گلے میں لیے بھورے ریشمی بالوں کو کھلا چھوڑے میک اپ کے نام صرف لبوں پہ نیچرل کلر کا گلوں لگاتے اسنے وائٹ کلر کی ہیل

پہنتے اپنا کلچ اور موبائل اٹھایا تھا اسنے دُراب کو گاڑی اپنے گھر سے کچھ فاصلے پہ کھڑی کرنے کا بولا تھا کیونکہ وہ

جانتی تھی اگر گارڈ نے دُراب کو اسکے ساتھ دیکھ لیا تو پھر وہ شہر یار منور کو بتا دے گا اور اس وقت کسی قسم کا کوئی

... تماشہ نہیں چاہتی تھی موبائل پہ دُراب کا میسج دیکھتے اسنے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے

★★★

" ... کیسی ہو "

... دُر اب نے مول کو گہری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا

" ... ٹھیک ہوں تم کیسے ہو "

" ... تمہیں دیکھ کے بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں "

... دُر اب نے مول کی جانب جھکتے کہا تھا کہ مول اسے گھورتے ہوئے مسکرائی تھی

" ... اچھا بتاؤ کچھ کھایا تم نے "

... مول نے سر کو نفی میں ہلایا تھا جیسی دُر اب گویا ہوا تھا

" ... چلو پھر اچھا سا ڈنر کرتے ہیں "

دُر اب نے مول کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے اسکا ہاتھ چومتے ہوئے کہا تھا جبکہ مول اسکی جسارت پہ شرم

... سے لال ہوتے اسکے کندھے پہ مکا جڑ گئی تھی

★★★

... نازی نے نجانے صوفے پہ بیٹھی کونسی سوچ میں گم تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی

" ... میم ڈنریڈی ہے آپ آجائیں بیگم صاحبہ آپکا ویٹ کر رہی ہیں "

... نازی نے میڈ کی بات سننے ایک نظر دیوار پہ لگی گھڑی پہ ڈالی تھی جواب آٹھ بج رہی تھی

" ... ٹھیک ہے تم جاؤ آرہی ہوں "

" ... جی بہتر "

میڈ نے کہتے کمرے سے باہر کی راہ لی تھی جبکہ نازی ایک گہرا سانس بھرتی اٹھی تھی اور واشروم کی جانب بڑھی

... تھی

★★★

" ... ارے نازی بیٹا آؤ آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی "

حلیمہ بیگم نازی کو سیڑھیاں اترتا دیکھ کر بولیں تھیں جبکہ نازی کا نام سننے اسفند کے لہجے کے تاثرات برقیے اور

... سرد ہوئے تھے

"... کہاں رہ گئی تھی بیٹا اور یہ کیا تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہوئیں ہیں"

"... حلیمہ بیگم نے فکر مندی سے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا جسکی ہیزل آنکھیں لال ہوئیں پڑی تھیں

"... دادی جان لگتا ہے الرجی ہو گئی ہے مجھے"

نازلی نے بہانہ گھڑا تھا جبکہ اسکے بات کرنے پہ اسفند نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو حلیمہ بیگم کی جانب دیکھ
... رہی تھی

"... بیٹا خیال رکھا کرو اپنا"
... حلیمہ بیگم نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا نازلی انھیں پہلی ہی نظر میں بہت اچھی لگی تھی

"... جی دادی جان آپ پریشان مت ہوں میں ٹھیک ہوں"

"... نازلی نے حلیمہ بیگم کی جانب دیکھتے با مشکل مسکراتے کہا تھا

"... اچھا چلو کھانا تو شروع کرو"

"... نازی بیٹی یہ کیا تم نے تھوڑے سے چاول کیوں لیے کیسے چڑیا کی طرح دانہ چگ رہی ہو اور لو نا"

... حلیمہ بیگم نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا

" ... جی دادی جان لیتی ہوں "

نازلی نے کہہ کر پلیٹ میں تھوڑے سے اور چاول نکالے تھے جبکہ اسفند تو وہاں ایسے بیٹھا تھا جیسے وہ وہاں موجود

... ہی ناہو

" ... کونسی سوچوں میں گم ہو بیٹا کوئی پریشانی ہے تو بتاؤ مجھے میرا بچہ "

... حلیمہ بیگم نے نازلی کو اب کی بار بغور نوٹ کیا تھا جو کھا کم رہی تھی اور پلیٹ میں چھچھ زیادہ چلا رہی تھی

" ... نہیں دادی ایسی کوئی بات نہیں دراصل مجھے سر میں درد ہے تو میں آرام کروں گی بس "

نازلی نے ایک نظر اسفند کی جانب دیکھا جو اب اپنی پلیٹ پہ جھکا پورے انہماک سے کھانا کھانے میں مصروف تھا

...

اچھا بیٹا ٹھیک ہے تم آرام کرو میں میڈ کے ہاتھوں نیم گرم دودھ بھیجواتی ہوں اسکو پی کے میڈیسن کھالینا "

..."

"... جی دادی جان ٹھیک ہے گڈ نائٹ"

نازی اب کی بار اٹھ کر انکے قریب آتی انکا ہاتھ پکڑ کر اسپر احترام سے بوسہ دیتے ہوئے بولی تھی اسکی عادت تھی ... رات کو سونے سے پہلے وہ ایسے ہی شہر یار اور شازیہ کو بھی مل کر سوتی تھی

"... گڈ نائٹ میرا بچہ سدا سہاگن رہو"

... حلیمہ بیگم نے مسکرا کر اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا تھا جبکہ نازی انکی اس بات پہ مسکرا بھی ناسکی تھی

اسنی بیٹا یہ کیا طریقہ ہے وہ بیوی ہے تمہاری اسکا خیال رکھنا تم پہ فرض ہے کیوں اسکی جانب سے لا تعلق ہو تم " ...!"
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... حلیمہ بیگم نازی کے جانے کے بعد اسفند سے گویا ہوئیں تھیں

"... دادی یہ آپ سے اب کس نے کہہ دیا کہ میں لا پر واہ ہوں لا تعلق ہوں اسکی جانب سے"

... اسفند نے کڑے تیور لیے پوچھا تھا

"... کسی نے کہا نہیں مجھے جو نظر آرہا ہے وہی کہہ رہی ہوں"

"... دادی جان وہ میری بیوی ضرور ہے لیکن چھوٹی بچی نہیں ہے جو اپنا خیال بھی خود نارکھ سکے "

... اسفند نے کوفت سے کہا تھا

بری بات اسنی بن ماں باپ کے بچی ہے بیوی ہے تمہاری اسکا خیال رکھنا تم پہ فرض ہے شاباش جاؤ تم بھی "

"... اپنے کمرے میں اسکے لیے دودھ اور تمہارے لیے بلیک کافی میں بھیجواتی ہوں

"... اوکے دادی جان جیسا آپ کا حکم "

... اسفند گہری سانس بھرتے ہوئے گویا ہوا اور پھر اٹھ کر اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF ★★★

نازلی نے کمرے میں آتے ہی جھٹکے سے اپنا دوپٹہ اتار کر زمین پہ پھینکا تھا کھسوں کی قید سے اپنے دودھیا پاؤں کو

آزاد کراتے اسنے بے دلی سے اپنے کانوں سے ایئر رنکز نکالتے ڈریسنگ پہ پٹنگ تھے اور واڈروب کو کھولتے پنک

کلر کی سیلیولیس نائی نکالی تھی اور اسے ساتھ لیتے واشروم میں بند ہوئی تھی اسفند جو اوپر آیا تھا نازلی کے دوپٹے

کوزمین پہ سلامی دیتے سر کو نفی میں ہلاتے اسکا دوپٹہ اٹھاتے بیڈ پہ رکھتے واڈروب میں جا کر اپنے لیے ڈھیلا سا

بلیک شرٹ اینڈ ٹراؤزر کا انتخاب کرتے وہ پلٹ کر کمرے میں آیا تھا جبھی نازلی واشروم سے باہر آئی تھی اسفند

نے ایک گہری نگاہ اسپر ڈالی تھی نازی نے اسکی پر تپش نگاہوں کو خود پر محسوس تو کر لیا لیکن اگنور کرتے ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی اسفند نے اسکا خود کو اگنور کرنا بغور نوٹ کیا تھا اور لب بھینچتے واشروم کا رخ کیا تھا نازی ... ڈریسنگ کے سامنے بیٹھتی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی جبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی " ... یس کم ان "

نازی نے بلند آواز میں کہا تھا جبھی میڈ ہاتھ میں ٹرے پکڑے داخل ہوئی تھی جس میں دودھ کا گلاس اور بلیک ... کافی موجود تھی

" ... میم یہ آپکا دودھ اور سر کی کافی "

" ... ٹھیک ہے رکھ دو یہاں "

میڈ نے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے ٹرے کو ٹیبل پہ رکھتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نازی اٹھتے ... ہوئے ٹرے کی جانب بڑھی تھی ایک نظر بلیک کافی کو دیکھا تو بے ساختہ ہی جھر جھری لی تھی

" ... جیسے خود کڑوا ہے ویسی ہی کڑوی کافی بھی پیتا ہے "

نازلی نے بڑبڑاتے ہوئے دودھ کا گلاس اٹھایا تھا اور اسے ایک ہی سانس میں پیتے بیڈ کی جانب بڑھی تھی بیک وقت اسفند واشر و م سے نکلاتھا گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتے ٹیبل پہ موجود کافی کا کپ اٹھایا تھا اسنے ایک نظر ... نازلی کو دیکھا جواب بیڈ پہ لیٹنے کے چکروں میں تھی

"... ٹھہرو"

... اسفند نے کمرے میں موجود معنی خیز خاموشی کو توڑا تھا

"... کیا ہے"

... نازلی نے تڑخ کے پوچھا تھا

"... آج سے میں بھی بیڈ پہ ہی سوؤں گا"

"... کیوں بیڈ پہ کیوں سوگے ایک ہفتے سے صوفے پہ سو رہے ہونا چپ چاپ وہی سو جاؤ"

... نازلی نے اسے دھمکی دیتے کہا تھا

فاریور کانسٹانٹ انفارمیشن یہ میرا گھر ہے میرا کمرہ ہے میں جہاں چاہوں وہی سوؤں گا روک سکتی ہو روک کر "

" ... دیکھاؤ

اسفند کہتے کافی کا کپ سائیڈ پہ رکھتے بیڈ پہ براجمان ہوا تھا جبکہ نازی نے اسے شرر باز نگاہوں سے گھورا تھا ایک اسے ایک شرارت سو جھی تھی لہذا وہ اسپر عمل پیرا ہونے کی خاطر واشروم کی جانب بڑھی اور وہاں سے پانی کی بالٹی بھرتے اسنے وہ پانی بیڈ روم میں لا کر اسفند کے اوپر پھینکا تھا کہ اسفند ہر بڑا کر اٹھا بیٹھا تھا اور ایک نظر خود کو گیلادیکھتے اسنے نیلی لال ہوتی آنکھوں سے نازی کی جانب دیکھا تھا جواب دلکشی سے ہنس رہی تھی اسکی کھنکٹی ہنسی ... چاروں اوور گوئی تھی

" ... جاہل لڑکی یہ کیا طریقہ ہے تم میں میسرز نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں "

... اسفند نے جھٹکے سے کھڑے ہو کر اسکی بازو کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے پوچھا تھا

ڈیر ہسبنڈ یہ سزا تھی میری بات نامانے کی اور ابھی تو ایسی کئی سزائیں باقی ہیں جو تم نے جھلینی ہیں سوتیار "

" ... کر لو خود کو

نازلی نے طنزیہ مسکراہٹ لیے کہا تھا جبھی اسفند نے طیش میں آتے شیشے کے ٹیبل پہ زوردار ہاتھ مارا تھا چھانک کی آواز سے شیشہ ٹوٹا تھا جبکہ کرچیاں جابجا بکھر گئی تھیں نازلی اسفند کی اس حرکت پہ ڈری تو نہیں تھی البتہ دو ... قدم پیچھے ہٹی تھی کمرہ ساؤنڈ پروف تھا یہی وجہ تھی کہ شیشے کی آواز باہر نہیں گئی تھی

تم کیا سمجھتی ہو چھٹانک بھر کی لڑکی مجھے میرے مقصد سے ہٹا کر میری توجہ کسی اور جانب مبذول کرا سکتی " ... ہے ہاں یا تم میری راہ میں کانٹے بچھاؤ گی اور میں شدید زخمی ہو کر تمہارے پاس چلا آؤں گا

... اسفند نے غراتے ہوئے کہا تھا جسکے نازلی کو اسکی دماغی حالت پہ شبہ ہوا تھا مت بھولو ڈیئر ہسبنڈ یہ چھٹانک بھر کی لڑکی تمہارا جینا بھی حرام کر سکتی ہے اور یہ بات بھی مت بھولو کہ " ... زخمی ہو کر بھی تم میرے پاس ہی آؤ گے

... نازلی نے اسفند کی جانب دیکھتے کہا تھا جو اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

"... لاؤ مرہم لگا دوں تمہارا ہاتھ کافی زخمی ہے"

نازلی نے اسفند کے زخمی ہاتھ کی جانب دیکھتے اسکو پکڑتے کہا تھا جبھی اسفند اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑتا گویا ہوا

... تھا

"... جو تکلیف کا باعث بنتے ہیں وہ کبھی مرہم نہیں بن سکتے"

... اسفند نے کہتے جانا چاہ تھا جبھی اپنا ہاتھ نازی کی گرفت میں پایا تھا

اسفند یار خان مجھے یہ بلا وجہ کے نخرے اور چونچلے پسند نہیں چپ چاپ یہاں بیٹھو ہو گے تم گینگسٹر لیکن "

"... یہاں اس گھر میں کمرے میں تم میرے شوہر ہو جو میں کہوں گی تمہیں ماننا ہو گا سمجھے

نازی نے اسفند کی جانب دیکھتے مضبوط لہجے میں کہا تھا جبکہ اسفند تو اسکی اتنی جرات پہ دنگ ہی رہ گیا تھا لیکن کسی

... خیال کے تحت خاموش ہوتا وہ صوفے پہ براجمان ہوا تھا

نازی سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتے اسکی جانب آئی تھی اور صوفے پہ اسکے ساتھ براجمان ہوتے اسکا

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اسکے ہاتھ پہ موجود خون کو کاٹن سے صاف کرتے زخم پہ پائیوڈین لگاتے احتیاط سے پٹی

کرنا شروع کی تھی جبکہ اسفند ہنوز اسکو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جو اپنے حسن سے لاپرواہ پورے انہماک سے

... پٹی کرنے میں مصروف تھی

"... لو ہو گئی اب احتیاط کرنا اور کوشش کرنا زخم کو پانی نا لگے"

"... اب درد نہیں ہو رہا"

... اسفند نے کھوے کھوے سے لہجے میں گہری نگاہوں سے نازلی کو دیکھتے کہا تھا

جیسے ہی نازلی اٹھنے لگی اسفند نے بے ساختہ ہی اسکی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا جس سے وہ سیدھا سپر آن گری

... تھی

"... بی یہ کیا طریقہ"

اس سے پہلے کہ نازلی اپنی بات مکمل کرتی اسفند اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے گلابی لبوں کو دیکھتے شدت سے ان

پر جھکا تھا کہ اسکی اس حرکت پہ نازلی کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں لیکن بیک وقت اسنے مزاحمت کرنا چاہی تھی جو اسفند کو ایک آنکھ نابھائی تھی جبھی وہ اسے نیچے کرتے خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا اور

اسکی مزاحمت کرتی کلائیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیتے صوفے سے پن کیا تھا جتنی شدت سے

نازلی مزاحمت کر رہی تھی اس سے دگنی شدت سے اسفند اسکی سانسوں کو پی رہا تھا کچھ لمحوں کے توقف کے بعد

وہ خود ہی پیچھے ہٹا تھا اور ایک گہری نظر نازلی کے لال ہوتے چہرے پر ڈالی تھی جو گہری گہری سانسیں لیتے اسکا

... ضبط آزار ہی تھی یکایک وہ اسپر جھکا تھا اور اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

"... تم مجھے اچھی لگتی ہو نازی نے جانے کیوں تم دیکھ کر میں اپنا مقصد بھول جاتا ہوں"

اسفند بہکے بہکے سے لہجے میں کہتے ایک بار پھر اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا اور نازیہ پہ تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے کل تک وہ اسے نفرت کا دعوے دار تھا اور آج وہ اسپر اپنی پسندیدگی ظاہر کر رہا تھا کچھ دیر تک اسفند یونہی خود کو سیراب کرتا چانک ہی ہوش میں لوٹا اسپر سے اٹھا تھا اور اپنے بالوں کو اپنی مٹھیوں ... میں بھینچتے وہ شدت سے چلایا تھا

... ایسا نہیں ہو سکتا یی یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں اپنے مقصد سے کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہوں ایسا نہیں ہو سکتا "

"

اسفند تیز آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکلا تھا جبکہ نازیہ اسکے پل پل بدلتے رویے سے حیران ہوتے کسی ... گہری سوچ میں مبتلا ہو چکی تھی

★★★

... مول تمہارے ڈیڈی نہیں مانیں گے اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے تو ہم کورٹ میرج کر لیتے ہیں "

"

دُراب ایسا نہیں ہو سکتا نازی کی وجہ سے پہلے ہی ممی پریشان ہیں اب اگر میں بھی ایسا کروں گی تو کیا عزت رہ " ... جائے گی انکی

... مول نے اسے رسائیت سے سمجھاتے کہا تھا جبکہ دُراب تمسخرانہ مسکرایا تھا

نازی اپنے گھر خوش ہے اسنے بتایا تمھیں اور وہ بھی اسی دُر کی وجہ سے گھر سے بھاگی ہے لیکن تمھاری " خوشیوں کا کیا مول میں نہیں چاہتا کہ ہم بھاگ کر شادی کریں لیکن تمھارے ڈیڈی نے کوئی راستہ بھی تو نہیں ... چھوڑنا

لیکن دُراب میں بھاگ کر شادی نہیں کرنا چاہتی ممی کیا سوچیں گی میرے بارے میں میں انکو یہ دکھ نہیں " ... دے سکتی

مول نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تھا جبکہ دُراب نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور پھر اپنی داڑھی پہ ہاتھ ... پھیرتے گویا ہوا

ٹھیک ہے مول تم ایک آخری بار اپنے ڈیڈی سے بات کر لو اس بارے میں اگر تو وہ راضی وہ جاتے ہیں تو " ... ٹھیک ہے ورنہ تمھیں ایک فیصلہ لینا پڑے گا

"... کیسا فیصلہ"

... مول نے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

"... تمہیں اپنے ڈیڈی کو یا مجھ کو ہم دونوں میں سے کسی ایک کو چننا ہو گا کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو گا"

... اپنی اور دُر اب کی باتیں سوچتے مول نے بے چینی سے پہلو بدلاتا تھا

نہیں مجھے ایک آخری دفعہ ڈیڈی سے بات کرنی ہو گی انہیں میری بات ماننی ہی ہو گی ورنہ دُر اب کی بات "

"... ماننے میں کوئی قباحت نہیں

مول نے سوچوں کے تانے بانے بٹھائے سائیڈ لیمپ آف کرتے اپنی آنکھیں بھی موند لیں تھیں اب بس

... اسے صبح کا انتظار تھا

★★★

مول کی آنکھ کھلی تو صبح کے دس بج چکے تھے آج ویسے بھی سنڈے تھا تو آفس سے آف تھا لہذا اس نے کسلمندی

سے اٹھتے چپل کو پاؤں میں اڑا سا تھا اور کالے ریشمی بالوں کا جوڑا بناتے اس نے واڈروپ سے لائٹ براؤن اینڈ

وائیٹ کلر کے ڈریس کا انتخاب کیا جو دیکھنے میں گھٹنوں تک آتی قمیض اور ساتھ ہی وائیٹ کیپری پر مشتمل تھی
پندرہ منٹ بعد وہ واشروم سے باہر آئی تھی گیلے بالوں کو ڈرائر سے خشک کرتے اسنے لبوں پہ نیچرل کلر کا
... گلوں پھیرتے سنہری آنکھوں میں کاجل ڈالا تھا پھر خود پر فیوم چھڑکتے وہ نیچے کی جانب بڑھی تھی

★★★

"... گڈ مارنگ گائز"

... مول نارمل لہجے میں کہتی ہوئی مسکرائی تھی جبکہ شازیہ اور شہریار دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے

"... گڈ مارنگ بیٹا"

شازیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ مول کرسی پہ بیٹھتے فریش جوس کا گلاس منہ سے لگاتی گویا ہوئی تھی

...

"... ڈیڈی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

... مول نے شہریار منور کو دیکھتے کہا تھا

"... مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

... شہر یار منور نے کہتے وہاں سے اٹھنا چاہ تھا لیکن اپنے ہاتھ کو مول کے ہاتھ میں پایا تھا

ڈیڈی آئیم سوری دیکھیے میں جانتی ہوں اس دن میں روڈ ہو گئی تھی بٹ ڈیڈی آپ جانتے ہیں ناڈراب کو لے

"... کر میں سیریس ہوں شادی کرنا چاہتی ہوں اس میں کیا برائی ہے آپ خود ہی بتائیے

مول نے ان کی طرف التجائی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جسکے شازیہ بیگم نے بھی مول کی ہاں میں ہاں ملائی
... تھی

کوئی برائی نہیں ہے لیکن اپنا سٹیٹس دیکھو اور اسکا میں شہر یار منور جسکا نام پوری دنیا جانتی ہے ایک معمولی سے
آفس بوائے کو اپنا داماد بنالوں ایسا تو میں ہر گز نہیں ہونے دوں گا میں آج ہی ان پر پوز لڑپہ نظر ثانی کروں گا جو
... تمہارے لیے میرے پاس بھیجے گئے ہیں

... شہر یار منور کے کہنے پہ مول کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا

"... تو ڈیڈی آپ کبھی راضی نہیں ہونگے ڈراب کے لیے میری خوشی کے لیے بھی نہیں

... مول اب کی بار ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی

"... کبھی نہیں میں تمہیں ایسی بے وقوفی ہر گز نہیں کرنے دوں گا

... شہر یار منور سردلجہ لیے بولے تھے

"... افسوس رہے گا مجھے ہمیشہ ایک خواہش کی تھی آپ سے وہ بھی پوری نا کر سکے آپ"

... مول نے آنکھیں میں نمی لیے کہا تھا جبکہ لہجہ سپاٹ تھا ہر احساس سے عاری

"... مول بیٹا کو میری بات تو سنو"

شازیہ بیگم مول کو آوازیں دیتی بولیں تھیں جبکہ مول کان پہ بنا کوئی بات دھرے اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

...
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"... کیا برائی ہے آخر اس میں کیوں بات مان کیوں نہیں لیتے اسکی"

... شازیہ بیگم نے اب کی بار تیز لہجے میں کہا تھا

"... میں تم سے بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں"

شہر یار منور بلند آواز میں غصے سے کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے جبکہ شازیہ بیگم فقط انکی پشت کو دیکھ کر رہ

... گئی تمہیں

★★★

مول کمرے میں اضطرابی کیفیت میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے میں مصروف تھی سنہری آنکھیں رونے کی وجہ سے گلابی ہو چکیں تھیں اسے کسی پل چین نہیں آ رہا تھا دُراب کے بنا وہ اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کجا کے کسی دوسرے شخص سے شادی یہ خیال ہی سوہانِ روح تھا فل وقت دوپہر کے تین بجے تھے بالا آخر بہت سوچنے کے بعد مول نے ایک فیصلے پہ پہنچ چکی تھی لیکن نہیں جانتی تھی کہ اسکا یہی ایک غلط فیصلہ اسکی ... زندگی اجیرن بنادے گا اسکی ہستی کو مٹادے گا مول دُراب کو کال کرتے خود صوفے پر براجمان ہوئی تھی دُراب تم ٹھیک کہتے تھے ڈیڈی کو مجھ سے پیار ہی نہیں میری خوشی انھیں عزیز ہی نہیں جی وہ مجھ سے " ... پوچھے بنا میری زندگی کا اتنا اہم فیصلہ لے رہے ہیں

... جسکے مول کے لہجے کی نمی کو محسوس کرتے نجانے کیوں دُراب بھی بے چین ہوا اٹھا تھا

" ... کیا ہوا مول تم ٹھیک ہونا کیا بات ہوئی کسی نے کچھ کہا ہے تم سے "

میں نے آج ڈیڈی سے پھر بات کی تھی بجائے کہ وہ میری خوشی میں خوش ہوتے انھوں نے کہا کہ وہ میرے "

" ... لیے آئے ہوئے تمام پر پوز لزیہ پھر سے نظر ثانی کریں گے اور جو انھیں بہتر لگے گا وہ فیصلہ لے لیں گے

"... واٹ"

دُراب کے کان یہ سنکر ہی سائیں سائیں کرنے لگے تھے کیسے وہ اسے کسی اور کا ہونے دے سکتا تھا بھلے وہ محبت کا نائک کر رہا تھا لیکن وہ اسکو خود کی ملکیت سمجھتا تھا وہ یہی چاہتا تھا کہ وہ صرف اور صرف اسکی دسترس میں آئے ... چاہے جو بھی ہو جائے وہ اس سے دور نا جائے

"... تو پھر کیا سوچا تم نے میرے سنائے ہوئے فیصلہ پر غور کیا"

... دُراب نے درمیان میں چھائی گہری خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا تھا
ہاں میں تیار ہوں مجھے تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں چاہیے میں نے صرف اور صرف تم سے محبت کی ہے
"... دُراب میں تمہارے بنا کسی اور کا تصور بھی نہیں کر سکتی"

... مول نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا تھا جبکہ دُراب کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا
"... ایک دفعہ پھر سوچ لو مول اتنا آسان نہیں یہ سب"

... دُراب نے کہا تھا

"... بہت سوچ لیا دُر اب عمل کرنے کا وقت ہے مجھے کسی کی پرواہ نہیں اب جبکہ تم میرے ساتھ ہو "

"... میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں میری جان "

... دُر اب نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا

★★★

مول نے موبائل پہ ٹائم دیکھا تو شام کے پانچ بج چکے تھے دُر اب کسی بھی وقت اسے لینے آسکتا تھا لہذا وہ ایک

گہرا سانس بھرتے اپنے کمرے سے نکلی تھی اور قدم شازیہ اور شہریار کے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھائے

تھے شہریار صاحب تو کسی بزنس پارٹی میں انوائٹڈ تھے جب کے شازیہ بیگم بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنی

... میڈیسن لیے آرام کرنے میں مصروف تھیں

مول نے کمرے کا دروازہ کھولا تو شازیہ بیگم ہنوز آنکھیں موندے آرام کر رہی تھیں اسنے انھیں ایک دودفعہ

... پکارا لیکن شاید وہ سوچکیں تھیں جی جی جواب نہ دیا تھا

می میں جانتی ہوں میرا یہ قدم آپ کو بہت تکلیف دے گا لیکن میں اپنی محبت کا گلا نہیں گھونٹ سکتی میں اپنی "

محبت کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی دُر اب کے بنا کسی اور مرد کا تصور بھی نہیں کیا آپکی بیٹی نے تو کسی اور سے شادی

کیسے کر لوں کاش ڈیڈی میری بات مان لیتے تو آج یہ سب ناہوتا جواب ہونے جا رہا ہے ہو سکے تو اپنی بیٹی کو

"... معاف کر دیجیے گا

مول شازیہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے انکے پاؤں کو چومتی ہوئی بولی تھی اور پھر اپنے آنسو کو صاف کیا تھا جیسی

اسے دُراب کا واٹس نوٹ موصول ہوا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اسے لینے آچکا ہے ایک آخری نگاہ شازیہ بیگم پہ

"... ڈالتی وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی

★★★

"... کیسی ہو"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

"... مول کے گاڑی میں بیٹھتے دُراب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن مول جو ابّا خاموش رہی تھی

"... مول کیا ہوا یار"

مول کے چہرہ نیچے جھکانے پہ دُراب نے فکر مندی سے کہا تھا جیسی مول کی سسکیوں کی آواز سننے دُراب بے

"... چین ہوا تھا

"... یہ مول کیا ہوا میری جان کیوں رو رہی ہو"

... دُر اب نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کہا تھا

دُر اب یہ سب ٹھیک نہیں ہو رہا میں چھپ کر شادی نہیں کرنا چاہتی می کا کیا ہو گا جب انھیں پتہ چلے گا کہ "

" ... ہم نے نکاح کر لیا وہ تو جیتے جی مر جائیں گی

" ... شش کچھ نہیں ہو گا مجھے پہ بھروسہ ہے نا "

... دُر اب نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا

" ... خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے تم "

تو بس پھر اپ سیٹ مت ہو رو نابلد کرو جب تک میں زندہ ہوں تمہارا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور رہی "

آنٹی کی بات تو ہم دونوں ملکر انھیں سمجھائیں گے بات کریں مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری بات سمجھیں گی ہماری

" ... خوشی میں خوش ہوں گی

دُر اب کی بات سننے مول کے بے چین دل کو قرار آیا تھا جی وہ اپنا سر ہاں میں ہلا گئی تھی اور دُر اب نے

... مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی

★★★

... مول کمرے میں بیٹھی ہوئی نجانے کونسی سوچوں میں گم تھی جیہی دُراب نے اسے پکارا تھا

"... مول"

... اسکے پکارنے پہ اسکی سوچوں کا محور ٹوٹا تھا

"... جی"

"... قاضی صاحب آنے والے ہونگے یہ ڈریس میں تمہارے لیے لایا ہوں تیار ہو جاؤ"

... دُراب نے محبت بھری نگاہوں سے اسے دو شاپنگ بیگز پکڑاتے ہوئے کہا تھا

"... دُراب اس میں کیا ہے"

مول نے دُراب سے بیگز لیتے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے کہا تھا جو وائٹ شلوار قمیض پہنے اوپر گولڈن کلر کی

... واسٹ پہنے پاؤں کو پشاوری چپل میں قید کیے انتہاء کا پرکشش لگ رہا تھا

"... خود ہی کھول کر دیکھ لو"

دُراب نے مول کے نزدیک ہوتے کہا تھا بیک وقت مول نے شاپنگ بیگز کھولے تھے ایک میں جیولری اور شوز موجود تھے جبکہ دوسرے شاپنگ بیگ میں وائیٹ اور گولڈن کلر کے پاؤں کو چھوتا فراک تھا جو دیکھنے میں ... انتہائی خوبصورت اور کافی قیمتی بھی لگ رہا تھا

" ... دُراب اس سب کی کیا ضرورت تھی اتنا قیمتی سامان خرید لیا تم نے "

مول نے فکر مندی سے کہا تھا جی دُراب اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا کہ مول کٹی ہوئی ... ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی

چار سال سے انتظار تھا مجھے اس دن کا اب جبکہ وہ دن آ ہی گیا ہے تو میں چاہتا ہوں تم میرے لیے سچو سنورو " جانتی ہوں یہ خوبصورت خواب ہم دونوں نے ملکر دیکھا ہے اب وقت آ گیا ہے اس خواب کے پورا ہونے کا ویسے بھی یہ چیزیں تم سے زیادہ میری محبت سے زیادہ قیمتی نہیں دُراب خان کے لیے صرف تم معنی رکھتی ہو ساری " ... دنیا ایک طرف اور تم ایک طرف

دُراب نے خمار آلود لہجے میں کہتے مول کی کان کی لو کو لبوں سے چھوا تھا کی مول کے پورے وجود میں سنسنی ... دوڑ گئی تھی جی وہ فوراً اسکے ہاتھوں کو اپنی کمر پر سے ہٹاتے ہوئے گویا ہوئی تھی

"... مم می میں تیار ہو جاتی ہوں"

مول کالال ہوتا چہرہ اور اسکا گریز دیکھتے ڈرا ب گہرا مسکرایا تھا اور ایک آخری گہری بے باک نگاہ مول کے وجود پہ ڈالتا کمرے سے باہر نکلتا تھا جبکہ مول نے اس کے باہر جاتے دل پہ ہاتھ رکھتے اپنی ڈھرنوں کو معمول پہ لانے کی ... ناکام سی کوشش کی تھی

★★★

مول نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالی تھی وائیٹ گولڈن کلر کے فراک میں ملبوس پاؤں میں وائیٹ کلر کا کھسہ پہنے وہ آسمان سے اتری ہوئی کوئی اپسرا ہی معلوم ہو رہی تھی جیولری میں اس نے چھوٹی سی بندیا لگائے ریشمی بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جس کے اطراف میں دو لٹیں نکال کر آگے ڈالی ہوئیں تھیں جبکہ کانوں میں بھاری جھمکے اور گلے میں گلوبند پہنے ناک میں نتھلی ڈالے میک اپ میں آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے سے بوجھل ہوتی پلکیں اور لال ہونٹوں کو مزید لال کیے وہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگاسکتی تھی اسکی سنہری آنکھوں میں ویرانی چھائی تھی اس نے کبھی ایسے نہیں سوچا تھا کہ وہ بھی گھر سے بھاگ کر شادی کرے گی وہ تو چاہتی تھی کہ یہ سب اس کے والدین کی مرضی سے ہو وہ اپنے گھر سے عزت سے رخصت ہونا چاہتی تھی

لیکن جب شہریار منور نے ضد باندھ لی تو اسے مجبوراً یہ انتہائی قدم اٹھانا ہی پڑا تھا وہ دُراب کو کیسے چھوڑ دیتی جس نے ہر موڑ پہ اسکا ساتھ دیا تھا انکا ساتھ چار سال سے تھا اپنی محبت کا گلا کیسے گھونٹ دیتی کیسے اتنی لا تعلق اور بے حس بن جاتی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے اسکی محبت ہی تباہ کر کے رکھ دینے والی تھی وہ شیشے کے سامنے کھڑی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جیسی دُراب کمرے میں داخل ہوا تھا اور اسے دیکھتے مبہوت ہی رہ گیا تھا دل میں جیسے ہلچل مچی تھی کہ اپنی ہی محبت کو روندھنے جا رہا تھا لیکن جب اسے یاد آیا کہ وہ کس کی بیٹی ہے تبھی اسنے ... اپنے دل کو بھاڑ میں بھیجتے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے

"... قاضی صاحب آگئے ہیں"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... دُراب نے مول کے چہرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا کہ مول کی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا تھا

"... چلیں"

مول نے سرکواشات میں ہلا کر قدم باہر کی جانب بڑھانا چاہے تھے جیسی اپنی کلائی کو دُراب کی گرفت میں پایا

... تھا

"... تم نے چوڑیاں نہیں پہنی"

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.novelsmafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... مومل کی خالی کلائیاں دیکھ کر پوچھا تھا

"... ہاں بس ٹھیک ہے دُر اب میں تیار تو ہوں وہ ضروری تو نہیں ہے نا"

ضروری کیوں نہیں ہے اب تم مومل دُر اب خان بننے جا رہی ہو تمہاری کلائیاں اب میں سونی نادیکھوں سمجھی "

..."

دُراب نے گھورتے ہوئے کہتے ڈرینگ پہ پڑی چوڑیاں اٹھاتے مول کی دونوں کلائیوں میں پہناتے اسکی
دونوں کلائیاں چوم لیں تھیں کہ مول نے گھبرا کر بے ساختہ ہی لال ہوتے چہرے کے ساتھ پلکوں کی چلمن
... گرائی تھی

" ... چلو چلیں "

دُراب نے مسکرا کر مول کا ہاتھ پکڑا تھا اور

... اسے ساتھ لیے کمرے سے باہر نکلا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF ★★★

مول شہریار منور ولد شہریار منور آپکا نکاح دُراب خان ولد یارق خان کے ساتھ باعوض سکھ رائج وقت حق "
... مہر طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قاضی کی آواز نے مول کو تمام تر سوچوں سے آزاد کیا تھا کہ مول نے ایک نظر دُراب کی جانب دیکھا جس نے
... اسے آنکھوں کے ذریعے تسلی دیتے ہاں کہنے کا اشارہ کیا تھا

" ... قبول ہے "

تین دفعہ یہی فقرہ دہراتے وہ خود کو اس ستمگر کے حوالے کر گئی تھی جس نے اسکی روح کے بچے اڈھیر دینے ... تھے

مول کے تین دفعہ ہاں کہتے قاضی صاحب اور دُر اب کے چند دوستوں نے اسے مبارک باد دی تھی اور دُر اب جو نہی انکے چھوڑ کر واپس آیا تھا مول کو ہنوز وہی صوفے پہ بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے پایا تھا تو گہرا ... مسکراتے اسکی جانب بڑھا تھا

" ... نکاح مبارک میری جان "

مول کے پاس بیٹھتے اسکو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیتے کنپٹی کو چومتے کہا تھا کہ مول نے سرخ بھیگی پلکیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا کہ دُر اب اسکی آنکھوں میں چھائی نمی کو دیکھتے پریشان ہوا تھا دل تھا کہ اس دشمن جاں کی تکلیف پہ تڑپ اٹھا تھا ایک پل کو یہ خیال بھی آیا کہ جو کچھ کیا اسکے باپ نے کیا اس میں اس معصوم کا کیا قصور ... لیکن اگلے ہی پل نفرت اس سوچ پر حاوی ہوئی تھی

" ... مول سٹاپ کر اینگ یار تم مجھ سے شادی کر کے پچھتا رہی ہو اب جانتا ہوں میں "

دُراب نے سرد لہجے میں کہتے وہاں سے اٹھنا چاہا تھا کہ مول نے اسکی بازو کو جکڑتے اسکے گریباں کو پکڑ لیا اور ... گویا ہوئی

کیا تمہیں لگ رہا ہے کہ میں تم سے شادی کر کے پچھتا رہی ہوں یہ آنسو تمہاری وجہ سے نہیں ہیں بلکہ یہ مُمی " اور ڈیڈی کی وجہ سے ہیں ہر لڑکی کو اس موقع پہ اپنے والدین کی ضرورت ہوتی ہے مجھے بھی ہے لیکن تم تو مجھ سے بدگمان ہی ہو گئے ... "

مول نے سسکیاں لیتے کہا تھا جبکہ دُراب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے نزدیک کرتے اپنے سخت لفظوں کا ... مدا کیا تھا

اچھا سوری جان دیکھو تم جانتی ہونا میں تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا اور یار آج تو ہمارا " ... نکاح ہوا ہے کیسے اتنے سپیشل مومنٹس سپائل کر سکتی ہو تم ہاں

... دُراب نے منہ بسورتے کہا تھا جبکہ مول اسکی شکایت پہ نم آنکھوں سمیت مسکرائی تھی

" ... اچھا دیکھو اب میں نہیں روؤں گی لیکن دُراب تم سے بات کرنی ہے میں نے "

" ... ہاں بولو نا جان اب تمام عمر تمہاری ہی تو سننی ہے میں نے "

دُراب اسکے بدن سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو سے مدہوش ہوتا اسکے گال پہ اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تھا کہ
... اسکی اس حرکت پہ مول کی پلکیں لرزی تھیں

میں چاہتی ہوں کہ ہم کل صبح دونوں جا کر ممی ڈیڈی کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتادیں انکاری ایکشن "

... کیسا ہو گا آئی دونٹ کئیر بٹ میں اب اس راز کو راز نہیں رکھنا چاہتی

" ... جیسا تم کہو جان "

دُراب بھی تو یہی چاہتا تھا کہ شہر یار منور کا سر شرم سے جھک جائے وہ کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہ رہے
... دوسروں کی عزتیں پامال کرنے والا شخص اسی رویے کا حق دار تھا

" ... کیا سوچ رہی ہو "

... مول کو ایک بار پھر سے سوچوں میں ڈوبے دیکھ کر دُراب نے پوچھا تھا

... یہی کہ فائنلی آج ہم ایک ہو گئے اب میں تمہارے نام سے جانی جاؤنگی یہ احساس ہی کتنا تسلی بخش ہے "

"

مول نے مسکراتے کہا تھا جبھی دُراب نے جھٹکے سے اسے اپنی گود میں اٹھاتے قدم اپنے کمرے کی جانب ... بڑھائے تھے کہ مول اسکی اس حرکت پہ گھبراتی دونوں بانہیں اسکے گرد حائل کرتی گویا ہوئی تھی

" ... ک ک کیا کرنے والے ہو تم دُراب "

" ... وہی جو تم سوچ رہی ہو اور جسکا انتظار مجھے برسوں سے تھا "

دُراب نے مول کو بیڈ پہ بیٹھاتے خمار آلود لہجے میں کہتے اسکے پاؤں سے کھسے نکالے تھے کہ مول اسکا لمس

... اپنے پاؤں پر محسوس کرجی جان سے کانپی تھی

" ... یہ رہی تمہاری منہ دیکھائی "

... دُراب نے اپنی کرتے کی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیانکالی تھی جس میں سونے کی ایک نازک سی انگوٹھی تھی

" ... بہت خوبصورت ہے "

... مول نے انگوٹھی کو چھوتے کہا تھا

" ... تم سے کم "

... دُر اب نے آنکھوں میں سرخی لیے کہا تھا کہ مول مسکرائی تھی

"... پہنادوں"

دُر اب کے پوچھنے پہ مول نے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا جسکو وہ تھامتا انگوٹھی پہنا کر چوم گیا تھا کہ مول شرمیلی سی ہنسی ہنستے بیڈ سے اترتے کمرے سے ملحقہ بنے ٹیریس کی جانب چلی آئی تھی بارش ہونے کا امکان تھا لہذا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں دُر اب بھی بے چین سا ہوتا اسکے قریب چلا آیا تھا اور جھٹکے سے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپایا تھا کہ مول کی سانسیں تھمی تھیں اسکی گردن سے چہرہ نکالتے اسنے اسکارخ اپنی جانب موڑا تھا اور اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی تھی اور ایک بار پھر سے اسے بانہوں میں اٹھائے وہ کمرے میں آیا تھا اور اسے بیڈ پہ بیٹھاتے اپنا کرتا اتارا تھا کہ اسے شرٹ لیس دیکھتے مول کا چہرہ لال قندھاری ہوا تھا جھٹکے سے بیڈ پہ نیم دراز ہوتے وہ اسے خود پر گرا گیا تھا کہ مول نے اسکی آنکھوں میں چھائی خماری کو دیکھتے اپنا حلق تر کیا تھا اسکے لبوں کو چھوتی نتھلی اسے ایک آنکھ نابھائی تھی جو اسکی جگہ اسکے لبوں کو چھو رہی تھی جبھی وہ اسے اتار سائیڈ پہ رکھتا شدت سے اسکے لبوں پر جھکا تھا کہ مول نے سختی سے آنکھیں میچتے اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ جمائے تھے اسکے لمس کی شدت محسوس کرتے مول کی جان ہوا

ہوئی تھی جبکہ وہ تو اسپر جھکا اپنے پیچھے چار سالوں کی پیاس بجھا رہا تھا لیکن جب اسے محسوس ہوا کہ مول کو سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے تب وہ پیچھے ہٹا تھا اور ایک گہری نظر اس کے قیامت برپا کرتے سراپے پہ ڈالی تھی اس کے دوپٹے کو جھٹکے سے اتار کر زمین پہ پھینکتے اس نے اس کے بالوں کا بنا جوڑا کھولتے اس کی بالوں کو چوما تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کی جیولری اتارتے اس نے ایک گہری نگاہ اسپر ڈالی تھی جواب لال چہرہ لیے ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی اس کو یوں کانپتے دیکھ وہ گہرا مسکرایا تھا اور ایک نظر اس کے لال ہونٹوں کو دیکھا تھا اور یہی پراسکا ایمان ڈگمگایا تھا ایک بار پھر پوری شدت سے جھکتے وہ اس کی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا کہ اس کی سانسوں سے کھلیواڑ کرتے وہ مول کے لبوں کو اپنی شدت سے زخمی کر چکا تھا اس کی گردن پہ جھکتے اس نے اس کی شہ رگ پہ اپنے دانت گاڑھے تھے کہ ... مول درد کے مارے سسکی تھی

"... کیا ہوا جان"

"... دُراب نے مول کے چہرے کی جانب دیکھتے کہا جواب سرخ ہو رہا تھا

"... مم می مجھے پیاس لگی ہے دُراب"

مول نے دُر اب کی قربت کے زیرِ اثر ہکلاتے کہا تھا کہ دُر اب نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے اسکے سامنے کیا تھا مول نے کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھماتے دو گھونٹ ہی اپنے اتارے تھے کہ دُر اب ... کی بے باک لودیتی نظروں سے خائف ہوتی وہ خود میں سمٹ رہی تھی

" ... ی ی یہ لوت تمہیں بھی پیاس لگی ہو گی نا "

" ... میری جان مجھے تمہاری پیاس ہے جو اتنی آسانی سے نہیں بجھے گی "

دُر اب نے کہتے ہوئے گلاس اسکے ہاتھ سے تھام کر سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے جھٹکے سے اسے بیڈ پہ گراتے خود اسپر سایہ فلن ہوا تھا کہ مول کا تو حال کچھ ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں ایک ہی جھٹکے میں اسکی فراک کی ڈوریاں کھولتے وہ اسکی پشت پہ اپنا سلگتا شدت بھرالمس چھوڑنے لگا تھا کہ مول حیا کے مارے سرخ ہوتی اپنا چہرہ اپنے ہی ہاتھوں میں چھپا گئی تھی اس سے پہلے کہ دُر اب اسکی شرٹ اسکے کندھوں سے سرکاتا مول نے اسکے ہاتھوں ... پہ ہاتھ رکھتے کمزور سی مزاحمت کی تھی

" ... دُر اب نا نہیں پلیز مت کرو "

" ... آج تو تمہاری روح میں اترنے سے تم بھی نہیں روک سکتی مجھے "

دُراب مسکرا کر کہتے پوری شدت سے اسکے وجود پر قابض ہوا تھا کہ مول لبوں کو دانتوں تلے دباتے اسکی پشت میں اپنے ناخن گاڑھتی نڈھال ہو کر اپنا آپ اسکے سپرد کر گئی تھی کہ دُراب اسکی رضامندی پہ سرشار ہوتا اسکے ... پور پور کو اپنے لمس سے مہکنے لگا تھا

★★★

سورج کی چھن چھن آتی روشنی جب اس کے چہرے پہ پڑی تب جا کے مول نے مندی مندی آنکھیں کھولیں ایک نظر کمرے پر ڈالی تو نظر خود بخود اس ستمگر کی جانب اٹھی جو چہرے پہ پوری شان و شوکت لیے ہنوز سویا ہوا تھا ایک محبت بھری نظر دُراب کے چہرے پہ ڈالتے اسنے پیار سے اسکی بڑھی ہوئی بئیر ڈکو چھوا تھا گریزی رات کے لمحے کسی فلم کی مانند اسکے ذہن پہ چلنے لگے کہ مول کا چہرہ حیا کے مارے سرخ ہوا تھا ایک نظر خود پر ڈالی تو ڈھیروں شرم نے آن گھیرا کیونکہ وہ فل وقت دُراب کی وائیٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی جو اسکے گھٹنوں تک آتی تھی سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے ٹائم دیکھا تو دس بج چکے تھے جبھی اسنے فوراً سے اپنے لمبے کالے ریشمی بالوں کا رف سا جوڑا بناتے پاؤں بیڈ سے اتارے تھے اور واڈروب کی جانب بڑھی تھی اسنے یہی سوچا تھا ابھی دُراب کے کوئی کپڑے پہن لے گی اور پھر کچھ آن لائن ڈریسز خرید لے گی اسی اثنا میں اسنے واڈروب کا دروازہ کھولا تھا لیکن اس میں پہلے سے ہی پانچ لیڈی ڈریسز ہینگ ہوئے وے تھے پہلے پہل تو وہ حیران ہوئی لیکن

پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی کہ دُر اب نے یہ ڈریسز اسکی کے لیے ہی ہونگے کالے رنگ کے شلوار قمیض کا ... انتخاب کرتے اسنے اپنا رخ و اثر و م کی جانب کیا تھا

★★★

وہ شاور لے کر نکلی تو گیلے بالوں کو تو لیے کی مدد سے رگڑتے ہوئے شیشے کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی جبھی نظر سوئے ہوئے دُر اب پہ پڑی تھی گزری رات کے مناظر کسی فلم کی مانند اسکے دماغ میں چلنے لگے تھے جبھی چہرے پہ ایک شرمیلی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی جانب بڑھی تھی اور بیڈ ... کے نزدیک جا کھڑی ہوئی تھی

" ... دُر اب اٹھو نادیکھ دن کے گیارہ بج رہے ہیں "

دُر اب نے مندی مندی آنکھیں کھولتے ایک نظر مول پہ ڈالی تھی جو کالے رنگ کے سمپل سے شلوار قمیض میں ملبوس گیلے بالوں سمیت اسکے ہوش اڑا چکی تھی جبھی اسکی کلائی کو پکڑ کر جھٹکا دیتے وہ اسے اپنی جانب کھینچ ... گیا تھا

" ... دد دُر اب کیا ہو گیا ہے پتچ چھوڑیں "

... دُراب کی لودیتی نگاہوں کو محسوس کر کے مول لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی

... " اوہوں اتنی جلدی نہیں ابھی میرا دل نہیں بھرا تم سے "

دُراب نے آنکھوں میں نمار لیے کہا تھا اور مول کی گردن پہ جھکتے جا بجا اپنے سگتا لمس چھوڑنے لگا تھا جی

... مول نے اپنے دونوں ہاتھ سے اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتے پیچھے کیا تھا

دُراب پلیراب بس کریں اٹھ جائیں نادیکھیں ناٹام کیا ہو گیا ہے اور ویسے بھی ڈیڈی میرے لیے پریشان "

"... ہونگے انکو انفارم بھی تو کرنا ہے

شہریار منور کا ذکر سنکر دُراب خان کا حلق کڑوا ہوا تھا جبکہ آنکھوں میں موجود خمار بھک سے اڑا تھا جی وہ مول

... کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے اٹھا تھا اور اپنی شرٹ پہنے لگا تھا

... " چلو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں "

کیا دُراب آپ جانتے ہیں ناکل رات ہی ہم نے نکاح کیا ہے اور آپ نے کہا بھی تھا کہ نکاح کے بعد جہاں آپ "

... " رہیں گے وہی میں رہوں گی

... " جھوٹ بولا تھا میں نے "

... دُر اب نے مول کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا تھا

... "کک کی کیا مطلب دُر اب کی کیسا جھوٹ"

... "یہی کہ یہ نکاح میں نے صرف ایک مقصد کے تحت کیا ہے اور اب وہ مقصد پورا ہو چکا"

... "ک کی کیا مقصد"

... مول نے فق ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا

... "مجھے تم سے کوئی محبت نہیں ہے تم سے محبت محض دکھاوا تھی"

... "نن نی نن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ایسا کیسے ہو سکتا ہے دُر اب تم ایسا کیسے کر سکتے ہو"

... مول دُر اب کو گریبان سے پکڑے چلائی تھی

... "ایسا کیوں نہیں ہو سکتا ایسا ہو سکتا ہے اور ایسا ہو چکا ہے"

... دُر اب نے ایک ہی جست میں مول کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑایا تھا

پپی پل پلینز نہیں دُراب یہ ایسا مذاق مت کرو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی ادھر دیکھو تمہیں تو مجھ سے "

"... محبت تھی نادیکھو میں تمہاری مول ہوں کہہ دو یہ سب جھوٹ ہے

... مول دُراب کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے گویا ہوئی تھی

یہ مذاق نہیں ہے مول شہریار منور یہ سب سچ ہے جتنا جلدی اس بات کو سمجھ لو اتنا ہی تمہارے حق میں "

... " بہتر ہے

کیوں کیوں کیا ایسا میرے ساتھ ہاں کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا لٹا میں نے تو تم سے محبت کی اور بے تحاشہ کی "

... " لیکن تم نے کیوں میرے جذبات کے ساتھ کھیلاؤ کیا جواب دو مجھے دُراب خان

مول بہتی آنکھوں سمیت پوری شدت سے چلائی تھی کہ دُراب لب بھینچے اسکی ایک ایک حرکات و سکنات کا

... جائزہ لے رہا تھا جواب ایک ایک کر کے ڈریسنگ سے تمام چیزیں نیچے گرا چکی تھی

... " کیوں کیا میرے ساتھ ایسا دُراب کیوں کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں "

... مول اپنے بالوں کو ہاتھوں میں پکڑے چلائی تھی جی دُراب اسکی جانب بڑھا تھا

... " میری بات سنو مول "

... اس سے پہلے کہ دُر اب مول کو چھوٹا مول زخمی شیرنی کی مانند غرائی تھی

... " ہاتھ مت لگاؤ مجھے دُر اب خان تم مجھ پر سے اپنے تمام حق کھو چکے ہو مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو "

... " بکو اس بند کرو مول خبردار جو آئندہ اپنی زباں سے طلاق کا لفظ ادا کیا تو "

دُر اب حلق کے بل چیخا تھا جیسی مول نے ٹیبل پہ پڑی فروٹ باسکٹ میں موجود چھری اٹھاتے اپنے گلے پر رکھ لی تھی

... " دُر اب خان مجھے ابھی کے ابھی طلاق دو ورنہ میں قسم کھاتی ہوں اسی چھری سے اپنا گلا کاٹ لوں گی "

... مول ہزانی ہوتی چینی تھی

... " مول سٹاپ اٹ یہ کیا بچکانہ حرکت ہے نیچے کرو اسے "

... " طلاق دیتے ہو یا پھر گلا کاٹو اپنا "

... " میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والا سمجھی تمہیں مجھ سے رہائی تو صرف موت ہی کی صورت میں ملے گی "

... " تو پھر میں خوشی خوشی موت کو گلے لگا لوں گی "

مول نے زخمی نگاہوں سے دُراب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر اپنا گلا کاٹ لیا تھا کہ دُراب حواس باختہ ... ہوتے اسکی جانب بڑھا تھا

مول آنکھیں کھولو مول میری جان آنکھیں کھولو تم ایسا نہیں کر سکتی یہ کیا کر دیا تم نے تم مجھے ایسے چھوڑ کر " ... نہیں جاسکتی

دُراب مول کا سر اپنی گود میں لیے زمین پہ بیٹھا تھا مول کا خون اسکی سفید شرٹ کو لال کر گیا تھا لیکن دُراب ... کے دل میں مول کے چھوڑ جانے کا خوف پنچے گاڑھے بیٹھا تھا

★★★
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

فل وقت دن کا ایک ہوا تھا جب میڈ نازلی کو لنچ پر بلانے آئی تھی دروازے پہ ہوتی دستک نے نازلی کو اپنی جانب ... متوجہ کیا تھا

" ... آجائیں "

... نازلی نے مختصر کہا تھا

" ... میم آپکو نیگم صاحبہ لنچ پہ بلارہی ہیں "

" ... کیا تمہارے سر بھی وہی موجود ہیں "

" ... جی میم سر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے واپس آئے ہیں "

" ... اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتی ہوں "

" ... جی بہتر میم "

میڈ نے سر کو اثبات میں ہلاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ نازی نے پاؤں زمین پہ رکھتے اپنا رخ وائٹروم

کی جانب کیا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو ٹاول سے اپنا منہ صاف کرتے اسنے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے ایک سرسری نگاہ خود پر ڈالی تھی بے بی پنک کلر کے شارٹ فرائ کے ساتھ اسکے ہم کھلا پلازو

پہنے سہمیری بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے میک سے پاک صاف چہرہ لیے وہ اس سادہ سے حلیے میں بھی دل

دھڑکا دینے تک کا حسن اپنے پاس محفوظ رکھتی تھی بیڈ پہ پڑا پنک کلر کا ہی دوپٹہ اٹھاتے اسکو گلے میں ڈالتے اسنے

" ... بیڈ کے پاس پڑی اپنے چپل پاؤں میں اڑسی تھی اور قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے

" ... نازی بیٹا تم آگئی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی "

" ... جی دادی جان بس میں فریش ہو رہی تھی اسلیے دیر ہو گئی "

" ... اچھا آؤ کھانا کھاؤ میں نے دیکھا تھا تم نے صبح بھی ٹھیک سے ناشتہ نہیں کیا تھا "

حلیمہ بیگم نازلی کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھتی ہوئیں بولیں تھیں بیک وقت اسفند نے نگاہیں اٹھائے ... اس دشمنِ جاں کی جانب دیکھا تو اس اندازہ لگانا مشکل ہو گیا کہ وہ سادگی میں حسین لگتی ہے یا پھر بنی سنوری ... جی دادی جان لیتی ہوں "

" ... نازلی نے پاستہ کو پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا

ارے یہ کیا نازی بیٹا تمہاری کلائیوں کیوں سونی ہیں ناسونے کی چوڑیاں ناہی کنگن کچھ بھی تو نہیں پہنا ہوا تم نے " ... " NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

حلیمہ بیگم نے نازلی کی دودھیا کلائیوں کو دیکھتے کہا تھا جو خالی تھیں اسفند کی نگاہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی کلائیوں پہ پڑی تھی لیکن اسکی کلائیوں کو دیکھتے وہ مبہوت ہی تو رہ گیا تھا یہ لڑکی کوئی ساحرہ تھی جو کسی بھی طرح اسکو ... اپنے جال میں پھانسنے کا ارادہ رکھتی تھی

" ... دادی جان مجھے جیولری پہننے کا اتنا شوق نہیں ہے "

" ... نازلی نے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

دیکھو بیٹا پہلے کی بات اور تھی اب تمہاری شادی ہو چکی ہے کچھ تو ایسا پہنا کرو میری جان جس سے لگے کہ تم "

" ... شادی شدہ ہو

" ... حلیمہ بیگم کے کہنے پہ نازی ہلکا سا مسکرائی تھی

" ... اچھا چھوڑو ابھی تو تم کھانا کھاؤ کھانے کے بعد میرے کمرے میں آنا مجھے تم سے بات کرنی ہے "

" ... جی دادی جان "

" ... نازی مسکرا کر بولی تھی

" ... دادی ماں اپنے روم میں جا رہا ہوں میرے لیے ایک کپ چائے بھیجو ادھیجیے گا "

" ... اسفند نے کہتے ہوئے ایک گہری نظر نازی پہ ڈالی تھی جو اپنی پلیٹ پہ جھکی ہوئی تھی

" ... ٹھیک ہے بیٹا میں بھیجواتی ہوں "

★★★

" ... جی دادی جان آپ نے بلایا تھا مجھے "

... نازلی نے حلیمہ بیگم کے کمرے میں آتے کہا تھا جو تسبیح ہاتھ میں پکڑے زیر لب کچھ دہرا رہی تھیں

"... ہاں آؤ یہاں میرے پاس بیٹھو"

"... جی دادی جان"

"... اپنے ہاتھ آگے کرو"

نازلی نے بنا کچھ پوچھے ہاتھ آگے کیے تھے جبھی حلیمہ بیگم نے بیڈ پہ پڑا چھوٹا سا صندوق اٹھاتے اسکو کھول کر اس

... میں سے بیش قیمتی چار سونے کے کنگن نکالے تھے اور نازلی کی دونوں کلائیوں میں پہنا دیے تھے

"... دادی جان میں اتنی ہیوی جیولری نہیں پہن سکتی ہوں"

... نازلی نے فکر مندی سے اپنی دونوں کلائیوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جانتی ہوں نازلی یہ کنگن میں نے اپنے اسفند کی دلہن کے لیے بہت شوق سے بنوائے تھے میں چاہتی ہوں تم "

"... انھیں پہن کر رکھو یہ ہمارے خاندانی کنگن ہیں انکی حفاظت اب تمہارے ذمے کرو گی نا

... حلیمہ بیگم نے بہت امید سے پوچھا تھا کہ نازلی ناچاہتے ہوئے بھی سرکوشا بات میں ہلا گئی تھی

"... جیتی رہو میری بچی اللہ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دے آمین"

"... حلیمہ بیگم نے مسکرا کر نازی کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا تھا

نازی بیٹا میں نے ملازمہ سے چائے بنانے کا کہا تھا اسفند کے لیے جاؤ دیکھو اگر وہ بنا چکی ہے تو اسے چائے دے"

"... آؤ"

"... لیکن دادی ماں کیسے"

"... ارے بیٹا تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو وہ کوئی غیر تھوڑی ہے شوہر ہے تمہارا جاؤ شاباش"

"... حلیمہ بیگم کے کہنے پہ نازی سرکواثبات میں ہلاتی کچن کی جانب بڑھی تھی

★★★

"... ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں"

دُراب نے ڈاکٹر کو ایمر جینسی سے باہر آتے دیکھ کر پوچھا تھا جبکہ اسکی لال ہوتی آنکھیں اسکے بے تحاشا ضبط کا پتہ

"... دے رہی تھیں

" ہم نے انھیں بچا تو لیا ہے لیکن انکی کنڈیشن ابھی بھی سٹیبل نہیں ہے دراصل انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے " ... اور یہ سب سٹریس لینے کی وجہ سے ہوا ہے اگلے بارہ گھنٹے انتہائی اہم ہیں سو آپ دعا کیجیے

ڈاکٹر ڈراب کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ ڈراب نے سر کو نفی میں ہلاتے ہاتھ کا ایک زوردار مکابنا کے دیوار میں دے مارا تھا اسکا دل خود کو ختم کر لینے کو چاہ تھا کیسے وہ ایک معصوم کو اتنی تکلیف دے گیا تھا وہ تو اس سے محبت کا دعویٰ دار تھا پھر کیسے اپنی ہی محبت کو پامال کرتے اسی کی روح کے نیچے اڑھیرتے وہ اسے اندھی کھائی میں دھکیل گیا تھا ڈراب نے یہ سب سوچتے سختی سے اپنی آنکھوں کو میچا تھا دل کا درد حد اسے سوا تھا بس اسے کسی طرح مول کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا وہ اسے تمام سچائی بتا کر اسکے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گا وہ دونوں اپنی ایک الگ دنیا بنائیں گے لیکن یہ سب اسکی خام خیالی تھی ابھی تو محبت کی دھجیاں اڑی تھیں ابھی تو محبت ریزہ ریزہ ہو کر بکھری تھی لیکن یہی محبت جب نفرت بن کر خود کو سنہالے گی تو ... جنوں کی کونسی حد پار کرے گی اسکا اندازہ لگانا انتہائی کھٹن تھا

★★★

نازلی چائے کے کپ کو ٹرے میں رکھتے کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ اسفند کو کمرے میں صوفے پہ نیم دراز دیکھ کر اسکے قریب چلی آئی تھی اسفند جو سگریٹ کے گہرے کش لیتا خود کو سلگارتھا نازک سے وجود کو دیکھ کر ... ٹھہراتھا اور سگریٹ کو زمین پہ پھینکتے اسے پاؤں تلے مسلاتھا

"... چائے"

... نازلی نے ٹیبل پہ چائے کو رکھتے جانا چاہتا تھا لیکن اسفند کی پکار پہ رکی تھی

"... ٹھہرو"
... قدم با قدم چلتے اسکی جانب بڑھاتا تھا
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

"... کیا میں نے تم سے کہا کہ مجھے چائے دینے آؤ"

اسفند نیلی لال ہوتی آنکھوں سمیت غرایا تھا کہ نازلی نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا جسکا چہرہ غصے کی زیادتی ... کے سبب لال ہو رہا تھا

"... جواب دو ڈیم اٹ کیا میں نے تم سے کہا کہ مجھے چائے دینے آؤ"

... اب کی بار نازی اسفند کی دھاڑ پہ کانپ کر رہ گئی تھی

"... ن ن ن ن نہیں"

لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے نازی نے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھانے چاہے تھے لیکن بیک وقت اسفند نے اسکو

... بازو سے جکڑتے اپنے قریب کیا تھا کہ نازی اسکی سخت گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی

تو کیوں آئی یہاں چائے دینے اپنا یہ منحوس چہرہ لے کر کیوں بار بار میرے سامنے آ جاتی ہو تمہارے یہ "

معصوم چہرہ مجھے میرا ماضی نہیں بھولنے دیتا ہے سمجھ آرہی ہے تو کیوں آ جاتی ہو ہر بار مجھے تڑپانے مجھے سلگانے
"... جواب دو مجھے"

اسفند اتنی بلند آواز میں دھاڑا کہ نازی کو لگا جیسے اسکے جسم سے جان نکل گئی ہو اسفند نہیں جانتا تھا کہ نازی کو

... استہما پر اہلم ہے جبھی وہ اسکی بگڑتی حالت کو سمجھ ناپایا تھا

"... مم می مجھے دادی"

نازلی نے آہستہ ابتر ہوتی سانسوں سمیت کہا تھا کہ اسفند جو اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا فون پہ ہوتی بیل کی جانب متوجہ ہوا تھا فوراً اسے اسکی بازو کو چھوڑتے فون اٹھاتا کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ نازلی آنسوؤں سے ... تر ہوتے چہرے کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی

" ... ان ان انسیر "

نازلی سانسوں کے لیے تڑپتی ہوئی گویا ہوئی تھی یکا یک اسے اپنے جسم بے جاں ہوتا محسوس ہوا تھا اور پھر اسکا رخ ... ٹھنڈا ہوتا وجود ایک جانب لڑھک گیا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS! ★★ ★

میڈ جو کے اسفند کے ڈرائے کلین ہوئے کپڑے واڈروپ میں سیٹ کرنے نازلی اور اسفند کے مشترکہ کمرے میں آئی تھی نازلی کو یوں بے سدھ پڑا دیکھ یکدم ہی اسکی فضا میں چیخ گونجی تھی اور ہاتھ میں پکڑے کپڑے زمین ... بوس ہوئے تھے

" ... میم اٹھیں کیا ہو گیا ہے آپکو "

میڈ نے نازلی کے چہرے کو تھپتھپاتے کہا تھا جو زرد پڑ رہا تھا اور اسکو ہوش میں نا آتا دیکھ کر وہ فوراً سے نیچے کی

... جانب بڑھی تھی

" ... بیگم صاحبہ وہ نازلی میم "

" ... کیا ہو گیا ہے بھی ایسے ہانپ کیوں رہی ہو "

... حلیمہ بیگم نے میڈ کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر پوچھا تھا

بیگم صاحبہ نازلی میم بے ہوش ہو گئی ہیں میں نے چیک کیا ہے انکا سانس بہت مدھم چل رہا ہے اور جسم بھی " " ... ٹھنڈا پڑا ہے " " 

" ... کیا کیا ہوا ہے نازلی کو اسفند کہاں ہے "

بیگم صاحبہ سرگھر پہ نہیں ہیں اور میں سر کے کپڑے رکھنے گئی تھی انکے کمرے میں جو ڈرائے کلین ہو کے "

" ... آئے تھے تو دیکھا کہ نازلی میم بے ہوش پڑی تھیں

" ... اچھا ٹھیک ہے مجھے اوپر لے چلو اور ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی نکلواؤ "

... جسکے ملازمہ سرکواثبات میں ہلاتی حلیمہ بیگم کو تھامتی اوپر کی جانب بڑھی تھی

★★★

"... یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا اسے اپنے امان میں رکھنا"

حلیمہ بعد بیگم نے نم ہوتی آنکھوں سمیت نازلی کے لیے دعا مانگتے ہوئے کہا تھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے ایمر جنسی

... میں تھی

"... مس نازلی کے ساتھ کون ہے"

... ڈاکٹر نے باہر آتے پوچھا تھا کہ حلیمہ بیگم کرسی سے اٹھتی انکی جانب بڑھی تھیں

"... جی ڈاکٹر میں ہوں"

"... آپ پیشینٹ کی کیا لگتی ہیں"

"... دادی ہوں اسکی"

دیکھیے اگر آج آپ کو ہاسپٹل آنے میں دس منٹ بھی دیر ہو جاتی نا تو پیشینٹ کی جان بھی جاسکتی تھی مجھے سمجھ "

نہیں آتا پیشینٹ اتنی خطرناک بیماری سے لڑ رہی ہیں اور انکے گھر والے ہی ان کی طرف سے اتنے لاپرواہ ہیں

...

"... کیا مطلب ڈاکٹر میں سمجھی نہیں"

در اصل پیشینٹ کو دمہ کا مرض لاحق ہے اور اس کنڈیشن میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے آپ "

"... نے پیشینہ کے ساتھ کوئی ایسی بات نہیں کرنی ہوتی جس سے وہ پینک ہو جائے

"... ڈاکٹر اب کیسی ہے میری بچی"

... حلیمہ بیگم نے نم آنکھوں سمیت پوچھا تھا

اب وہ کچھ بہتر ہیں کچھ ہی دیر میں آپ انھیں کے جاسکتے ہیں گھر لیکن میں پھر سے یہی کہوں گا کہ آپ کو احتیاط "

کی اشد ضرورت ہے پیشینہ کافی ویک ہیں کوشش کریں کہ انھیں ہر قسم کے سٹریس اور پریشانی سے دور

"... رکھیں میں نے انکی میڈیسن لکھ دی ہیں وہ باقاعدگی سے وقت پر انھیں دے دیجیے گا

"... جی ڈاکٹر ٹھیک ہے کیا میں اس سے مل لوں "

... حلیمہ بیگم نے پوچھا تھا

"... جی مل سکتی ہیں"

"... بہت شکریہ"

... حلیمہ بیگم تشکر بھرے لہجے میں کہتی روم کی جانب بڑھیں تھیں

★★★

... اسفند جو گھر میں آتے ہی حلیمہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا تھا انکو کمرے میں موجود ناپا کر باہر نکلا تھا

"... دادی جان کہاں ہیں"

... کچن سے گزرتی میڈ سے پوچھا تھا

"... سردر اصل نازی میم بے ہوش ہو گئی تھیں انھیں ہاسپٹل لے کر گئی ہیں بیگم صاحبہ"

"... ک ک کی ک کیا ہوا نازی کو ک کون سے ہاسپٹل میں ہے"

... اسفند نے حواس باختہ ہوتے پوچھا تھا

میڈ کے بتاتے ہی وہ اندھا دھند پورچ کی جانب بھاگا تھا جسکے دل میں اس دشمن جاں کے چھوڑ جانے کا ڈر کسی ... سانپ کی طرح کندھلی مارے بیٹھا تھا

★★★

اسفند بھاگتا ہوا اسپتال میں داخل ہوا تھا جہاں اسے حلیمہ بیگم ہاسپٹل کے کوریڈور میں چکر کاٹی ہوئیں دیکھائی ... دی تھیں

"... دادی نن ن ن ن ن ن کیسی ہے کیا ہوا ہے اسے"

... اسفند نے لال ہوتی آنکھوں سمیت پوچھا تھا

"... تمہیں نہیں معلوم جو مجھ سے پوچھ رہے ہو"

... حلیمہ بیگم نے شرر باز نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

"... مجھے سچ میں کچھ معلوم نہیں دادی"

... اسفند نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا تھا

دمہ کے مرض میں مبتلا ہے وہ اسفندی معصوم سی بچی ہے نجانے کونسا غم اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے جو وہ " کسی سے بانٹتی بھی نہیں ہے جانتے ہو ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ اگر دس منٹ لیٹ ہو جاتے نا تو مر جاتی وہ اسفند ... " مر جاتی

حلیمہ بیگم نے افسردہ لہجے اپنائے کہا تھا جبکہ اسفند کی آنکھوں کا رنگ اتنا لال ہوا تھا مانو لہو ٹپک پڑے گا آنکھوں ... سے اسے خود پہ جی بھر کے تاؤ آیا تھا وہ کیسے ایک معصوم کو اپنی تکلیف کا اپنے بدلہ کا نشانہ بنا گیا تھا

... اس سے پہلے کہ اسفند حلیمہ بیگم سے کچھ کہتا نرس نے آتے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا

" ... مس نازی کے ڈسچارج کا ٹائم ہو گیا ہے آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں " NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... جی ٹھیک ہے "

... اسفند کے کہنے پہ نرس سر کو اثبات میں ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

" ... میں کچھ پیپر ورک کمپلیٹ کر لوں پھر گھر چلتے ہیں "

... اسفند نے نظریں چراتے کہتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے

★★★

دُراب کے پاؤں ہاسپٹل کے کوریڈور میں چل چل کے شل ہو گئے تھے لیکن مول کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا وہ سچ میں اپنے کیے پہ شرمندہ تھا یہ سچ تھا کہ اسے شہریار منور سے بہت نفرت تھی لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ اپنے کیے پہ شرمندہ تھا اس نے فیصلہ لے لیا تھا اب کی بار مول کو تمام سچائی سے آگاہ کر دے گا ابھی وہ انھی ... سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا جبھی نرس نے آکر اسے زندگی کی نوید سنائی تھی

" ... آپکی وائف کو ہوش آ گیا ہے ہم انھیں نارمل روم میں شفٹ کر رہے ہیں آپ ان سے مل سکتے ہیں "

کچھ توقف کے بعد دُراب روم میں داخل ہوا تھا مول چت لیٹی خالی نگاہوں سے چھت کو گھور رہی تھی اسکے گلے پہ بندھی پٹی دیکھتے اس کا دل کٹا تھا خود کے دھوکے پہ جی بھر کے تاؤ آیا تھا نجانے کیسے اتنا سنگدل بن گیا تھا وہ ...

" ... اب کیسا فیل کر رہی ہو "

... دُراب نے مول کو دیکھتے پوچھا تھا جوٹس سے مس نا ہوئی تھی

" ... مول پلیمز جواب دونا ایسے اجنبیوں والا بی ہیو تو مت کرونا "

... دُراب کے کہنے پہ مول ہتھے سے اکھڑ گئی تھی

تم کون ہو ہاں ہو کون تم دُر اب خان تمنے مجھے سمجھ کیا لیا ہے مجھے لاوارث ہوں میں یا پھر پاگل ہوں جسکو کچھ "

" ... دیکھائی نہیں دیتا سنائی نہیں دیتا ہم بولو

... مول جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی تھی

مول لسن ٹومی میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن تم تو جانتی ہو نا محبت کرتا ہوں میں تم سے نہیں رہ "

... سکتا تمہارے بنا سے میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو پلیز ہم اپنی ایک الگ دنیا بسائیں گے

"

... دُر اب نے محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا کہ مول طنزیہ مسکرائی تھی

محبت اور تم جانتے ہو دُر اب تم جیسے لوگ محبت نہیں صرف ٹائم پاس ہی کر سکتے ہیں جیسے کل رات تمنے مجھ "

سے اپنی ہوس مٹائی مجھے ایک نا کردہ گناہ کی سزا دی کیا قصور تھا میرا یہی کہ تم چاہ اور ٹوٹ کے چاہ کو نسا بدلہ لیا

" ... تمنے مجھ سے ہاں

... مول غراتے ہوئے بولی تھی

مول میری جان میں جانتا ہوں تم مجھ پہ غصہ ہو یہ سب وقتی غصہ ہے بعد میں سب ٹھیک ہو جائے گا تمہیں "

پتہ ہے نامحبت کرتا ہوں میں تم سے بہت زیادہ چاہتا ہوں تمہیں اور میں بتاتا ہوں نام سب سچ اصل میں اس کا ذمہ دار تمہارا وہ گھٹیا باپ ہے جو اپنے گھر میں بیٹیاں ہونے کے باوجود دوسروں کی بہن بیٹیوں پہ نظر رکھتا ہے ... "

... اس سے پہلے کہ دُر اب مزید کچھ کہتا مول کا ہاتھ اٹھا اور دُر اب کے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا

بکو اس بند کرو اپنی گھٹیا انسان یہ سب جھوٹ ہے تم پھر سے جھوٹ بول رہے ہو اور محبت جیسا لفظ تم جیسے " شخص کے منہ سے زیب نہیں دیتا اور کیا کہا کہ یہ وقتی غصہ ہے تو سن لو دُر اب خان یہ وقتی غصہ قطعی نہیں ہے

... " یہ غصہ اب کبھی نہیں اترے گا سمجھے تم تم کیا مجھے چھوڑو گے میں خود تم سے خلع لوں گی

مول نے کاٹ دار لہجے میں بہتے آنسوؤں سمیت کہا تھا کہ دُر اب کا میٹر مول کی آخری بات پہ گھوم گیا تھا جی

... وہ جھٹکے سے اسکے نزدیک ہوتا اسکو دونوں بازوؤں سے جھنجھوڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا تھا

... تمہیں مجھ سے رہائی صرف میری موت ہی کی صورت میں مل سکتی ہے مول دُر اب خان "

دُراب نے چبا چبا کر لال انگارہ ہوتی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ مول جس نے دُراب کا یہ روپ پہلی مرتبہ دیکھا حد درجہ خوفزدہ ہوئی تھی کہ اسکے لٹھے کی مانند سفید پڑتا چہرہ دیکھ

کر دُراب نے فوراً سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود کے قریب کھینچتے اپنے سینے میں بھینچتے ریلیکس کرنا چاہا تھا کہ مول جھٹکے سے ہاتھ پر لگے کنولے کو اتارتی اسے خود سے دور دھکیلتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی سائیڈ ٹیبل پہ پڑی چھری اٹھائی تھی کہ دُراب نے خواہ اسے باختم ہوتے اسکی جانب دیکھا تھا جواب سنہری لال ہوتی آنکھوں کے ... ساتھ چھری کو اپنی کلائی پہ رکھے ہوئے تھی

مول یہ کیا بچپنا ہے کیا کر رہی ہو تم چھری پھینکو اور یہ دیکھو تمہارے ہاتھ سے کتنا خون بہہ رہا ہے کتنا درد " ... ہو رہا ہوگا تمہیں

یہ درد کچھ بھی نہیں ہے دُراب خان جو درد میرے دل میں ہو رہا ہے جو تمہاری بد دولت ہی ملا ہے اسکے لیے " کیا کہو گے ہاں پر تم کیوں کچھ کہو گے تمہارے پاس کہنے کو بچا ہی کیا ہے جانتے ہو جب جسم کا کوئی حصہ ناکارہ ہو جائے نا تو اسے کاٹ کر پھینک دینا چاہیے ٹھیک ویسے ہی اب میں اس درد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گی تم سے ہر ... رشتہ ہر ناٹھ ختم کر کے

مول نے روتے ہوئے کلائی پہ ہنوز چھری رکھے ہوئے کہا تھا جبکہ دُر اب نے ضبط بھری نگاہوں سے اسے کی ... جانب دیکھتے اسکے قریب آنا چاہا تھا جہی مول گویا ہوئی تھی

" ... میرے قریب مت آنا دُر اب خان ورنہ اب کی بار سچ میں اپنی جان لے لوں گی "

... مول نے کلائی پہ چھری کا دباؤ بڑھاتے کہا تھا کہ دُر اب نے لال ہوتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا

" ... اوکے اوکے بی ریلیکس جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا میں نہیں ہا تھا لگا رہا پلیرا سے پھینک دو "

جبکہ مول نے سر کوفی میں ہلاتے قدم دروازے کی جانب بڑھائے تھے اور چھری کو زمین پہ پھینکتے روم سے باہر کی جانب بھاگی تھی جبکہ اسکے بھاگنے پہ دُر اب اسکے پیچھے ہی بھاگا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا مول

ہاسپٹل سے نکلنے سامنے سے آتی ٹیکسی کو رکتے دیکھ اس میں بیٹھی تھی اور اسے چلنے کا کہتی ضبط سے آنکھیں میچ

گئی تھی جبکہ دُر اب کئی ثانیہ وہی کھڑا اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا تھا اور اسے معلوم ہی نا ہوا کہ کب کچھ آنسو

... اسکی پلکوں کی باڈ توڑ کر بہہ نکلے تھے

★★★

رات کے نو بجے تھے جبکہ اسفندیار بھی تک بلا وجہ بلا مقصد اسلام آباد کی سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا اسے رہ رہ کر خود پہ غصہ آ رہا تھا نجانے کیسے اور کیوں وہ نازی کو ایسے گناہ کی سزا دے گیا کہ جو اسنے کیا ہی نہیں تھا اگر وہ مرجاتی تو شاید زندہ وہ بھی نارہ پاتا اسے خود اس بات کا احساس ناہوا کہ اسے کیا ہوتا جا رہا تھا کیوں وہ اس کے لیے بے چین رہنے لگا تھا سینے میں موجود دل کیوں اسکی تکلیف پہ تڑپ اٹھتا تھا اور اس کے نام پہ دھڑکنے لگتا تھا جبکہ اسنے تو خود سے عہد کیا تھا کہ وہ کبھی کسی سے محبت نہیں کرے گا کیونکہ محبت کمزور بنا دیتی ہے اور نفرت مضبوط ایسا اسفندیار کا سوچنا تھا اسفندیار خان مافیا کالیڈر جس کے نام سے سبھی تھر تھر کانپتے تھے جس پہ ایک دنیا مرتی تھی کل کی آئی ہوئی لڑکی کی خاطر بے چین رہنے لگا تھا اسے دیکھتا تو تڑپتے دل کو قرار آتا لیکن وہ کل کی آئی ہوئی لڑکی تو نہیں تھی اسفندیار خان کی پسند تھی اسکی محبت تھی تو کیسے معمولی سی لڑکی ہو جاتی وہ تو خاص تھی بے حد ... خاص

... اسفندیار کی سوچوں کا ارتکاز موبائل پہ آتی موبائل رنگ ٹون نے توڑا تھا

" ... جی دادی جان میں آ رہا ہوں "

... حلیمہ بیگم کی کال سنکر اسنے گاڑی کو گھر کے راستے پہ ڈالا تھا

★★★

"... جی دادی جان آپنے بلایا تھا خیریت"

"... بیٹا تم اتنی رات گئے کیوں گھر سے باہر رہتے ہو اب تو شادی ہو گئی ہے تمہاری اب تو اپنی عادتیں بدل لو"

"

"... کیوں دادی جان آپکو میرا باہر رہنا اچھا نہیں لگتا"

"... اسفند نے انکی گود میں سر رکھتے کہا تھا جبکہ حلیمہ بیگم مسکرا کر اسکے سر میں ہاتھ چلانے لگیں تھیں

ایسی بات نہیں ہے کہ اچھا نہیں لگتا بس اب تو میری بہو کو بھی ٹائم دیا کرنا وہ بے چاری دن سے بیمار پڑی ہے"

اور تجھے فکر ہی نہیں اسکی آج تو اسکی حالت دیکھ کر میں ڈر ہی گئی تھی بیچاری کیسے ایک ہی دن میں مر جھاسی گئی

"... ہے اسے تیری محبت اور توجہ کی ضرورت ہے بیٹا وہ بہت معصوم ہے اسکا خیال رکھا کر

"... جی دادی جان ٹھیک ہے کوئی اور حکم"

"... اسفند نے مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ حلیمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا تھا

★★★

... اسفند جو اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا میڈ کو نیچے جاتا دیکھ بے ساختہ ہی پوچھ بیٹھا

"... تمہاری میم نے کچھ کھایا تھا میڈ یسن لی"

"... جی سر میں انکے لیے سپیشل میتھلی ڈنر ریڈی کیا تھا اور میڈ یسن بھی دے دی تھی"

گڈ اچھا سنو آج سے نازلی کی ساری ذمہ داری تمہاری ہے اسکا ناشتہ اسکا لچ ڈنر ایچ اینڈ ایوری تھنگ تم نے ہی

"... سنبھالنا ہے میں کوئی شکایت ناسنوں

"... جی سر آپ بے فکر ہو جائیں میں میم کا بہت خیال رکھوں گی"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

"... ہممم گڈ"

اسفند کہہ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا جو نہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا کمرے کو اندھیرے میں ڈوبے پایا تھا

کمرے کا لاک لگاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا تھا جیسی نگاہ صوفے پہ پڑی تھی جہاں وہ نازک سا وجود سکڑ کر سویا ہوا

تھا اسکی اس حرکت پہ وہ سر کو نفی میں ہلا گیا تھا پھر فوراً سے آگے بڑھتے اسکو اپنی بانہوں میں اٹھاتے وہ بیڈ کی

جانب بڑھا تھا اور اسے بیڈ پہ احتیاط سے لیٹاتے اسپر کمفٹر دیتے وہ وہی بیڈ کے کنارے پہ بیٹھا تھا اور ایک نظر

اسکے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی تھی بے ساختہ ہی اسکی سنہری زلفوں کو ہاتھ میں تھامتے وہ انکو چوم گیا تھا نظر

زلفوں سے ہوتی اسکی ہیزل بند آنکھوں پہ پڑی تھی جو سو جھی ہونے کے ساتھ فل وقت بند تھیں یقیناً وہ روتی رہی ہوگی یہ خیال آتے ہی وہ خود کی حرکت پہ شرمندہ ہوا تھا اور پھر آگے بڑھتے اسکی آنکھوں کو چومتے اسکا رخ اسکی چھوٹی سی سرخ ناک پہ تھا جسکو چومتے اسنے ایک نظر اسکے گلابی لبوں کو دیکھا تھا جنکو دیکھتے اسکی پیاس میں اضافہ ہوا تھا دیوانگی سے اسکے لبوں کو دیکھتے وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسنے خود کو بہکنے سے روکنا چاہا تھا لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا وہ اسکے قریب بیٹھا تھا اور اسکے من موہن ... چہرے کو دیکھتے گویا ہوا تھا

تم مجھے اپنا دیوانہ بنا رہی ہو لٹل ون جسکے میں دیوانہ بننا نہیں چاہتا کیونکہ اگر میں دیوانہ بن گیا تو میری دیوانگی " سہنا تم سے مشکل ہو جائے گا تم میرے دشمن کی بیٹی ہو اور دشمن سے صرف دشمنی کی جاسکتی ہے محبت نہیں ... "

آخری جملے کو سرد لہجے میں کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کمرے سے ملحقہ بنے ٹیریس کی جانب بڑھتے سگریٹ ... سلگاتے کسی گہری سوچ میں غرق ہو چکا تھا

★★★

نازلی کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پہ پایا تھا اسنے کسلمندی سے اٹھتے حیرانگی سے یہاں وہاں دیکھا تھا رات تو وہ صوفے پہ سوئی تھی تو بیڈ پہ کیسے آئی وہ ابھی سوچوں کے محور میں ڈوبی ہوئی تھی جبھی واشروم کا دروازہ کھلا تھا اور اسفند شرٹ لیس گیلے بال تو لیے سے رگڑتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

" رات کو تم مجھے بیڈ پہ لائے تھے۔۔۔ "

نازلی نے بیڈ سے پاؤں اتارتے اسفند کے قریب آتے پوچھا تھا کہ اسفند نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جو بلیو کلر کی نائٹی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

" ہاں میں ہی لایا تھا کیونکہ تم صوفے پہ ان کمفٹر ایبل تھی۔۔۔ "

اسفند نے نازلی کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" میرے خیال سے جو لوگ آپکے دشمن ہوں انکے آرام کا خیال نہیں کرنا چاہیے نا۔۔۔ "

نازلی مضبوط لہجے میں اسفند کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی جسکے پل بھر میں نیلی آنکھوں لال ہوئیں تھیں بیک وقت نازلی کی کلائی کو جھٹکا دیتے اسفند اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.novelsmafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

"تم میری بیوی ہو جب چاہوں جیسے چاہوں ہاتھ لگاؤں پاس آسکتا ہوں۔۔۔"

اسفند نے سلگتے لہجے میں کہا تھا جسکے جواباً نازیہ غرائی تھی۔۔۔

بیوی ضرور ہوں لیکن تمہاری زر خرید غلام نہیں جسکے ساتھ تم جیسا چاہو گے ویسا سلوک کرو گے اور اس دن "

کیا کہا تھا تم نے کہ اچھی لگتی ہوں اچھا مذاق کر لیتے ہو لیکن اپنی اوقات مت بھولو اسفند یا رخاں اوقات میں رہ کر

الفاظوں کا چناؤ کرو جانتے ہو نا جب آگ آگ سے ٹکراتی ہے تو سانسیں تک چھین لیتی ہے اور میں وہ آگ ہوں

"جوا اگر تم سے ٹکرائی نا تو تمہارے وجود کو خاکستر کر دے گی۔۔۔"

نازی نے مضبوط لہجے میں اسفند کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا کہ اسفند کو اسکی اتنی ہٹ دھرمی اسکا سلگتا رویہ ایک آنکھ نابھایا تھا جیسی وہ اسکی کلائی کو کمر پہ موڑ کر مزید خود کے نزدیک کر گیا تھا۔۔۔

" ابھی اسفند یار خان کے اتنے برے دن نہیں آئے کہ اسے تم جیسی لڑکی سے محبت ہو جائے۔۔۔ "

اسفند کا کہنا تھا کہ نازی تھے سے اکھڑ گئی تھی۔۔۔

" واٹ ڈویو مین بائے تم جیسی لڑکی۔۔۔ "

نازی بگڑے تیوروں سمیت اسفند کے سینے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
تم جیسی بے حیا لڑکی جسکو عزت نامی لفظ کا مطلب تک نہیں پتہ جو چھوٹے کپڑے پہن کر غیر مردوں کے

" سامنے ناچ کر خود پہ فخر محسوس کرتی ہو۔۔۔ "

اسفند نے چپا چپا کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا یہ جانے بنا کہ وہ نازی کے عزت نفس کی اسکے نسوانی پنڈار کی بری طرح سے دھجیاں اڑا چکا تھا۔۔۔

" جسٹ شٹ اپ ڈونٹ کر اس یور لیمنٹس اسفند یار خان۔۔۔ "

" Just Shut Up Dont Cross Your Limits Asfand Yar Khan

کیونکہ اگر نازیہ شہریار منور نے اپنی حد پار کی نا تو وہ پھر بے حد ہو گا جسکو تم جیسا کمزور نفس کا انسان برداشت " نہیں کر پائے گا جو عورت کو اپنے تلے کچل کر اسکی عزت کو اپنے پاؤں تلے کچل کر خود کے مرد ہونے پہ فخر

" محسوس کرتا ہے۔۔۔

" نازیہ۔۔۔

اسفند چلایا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا دروازے پہ ہوتی دستک نے انھیں اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

" یس کم ان۔۔۔

اسفند کے کہنے پہ میڈاندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

سر آپکو اور میم کو بیگم صاحبہ نیچے ناشتہ پہ بلارہی ہیں انھیں آپ دونوں سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

"

" ٹھیک ہے آرہے ہیں۔۔۔

اسفند کے کہنے پہ میڈسر کو اثبات میں ہلاتی نیچے کی جانب بڑھی تھی جسکے نازی بناسفند کی جانب دیکھے واڈروب کی جانب بڑھی اور اپنا ڈریس سلیکٹ کرتے واشروم میں جا بند ہوئی تھی اور اسفند نے شر باز نگاہوں سے واشروم کے دروازے کو گھورتے بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے

♡♡♡

کل مول جب وہ اپنے گھر پہنچی تو سامنے ہی شازیہ بیگم سے اسکی مڈ بھیڑ ہوئی تھی اسکویوں بکھرا ہوا دیکھ کر انکا دل کٹا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس سے کوئی سوال پوچھتی مول نے وہی پہ اپنے حواس کھو دیے تھے ڈاکٹر ز کے مطابق اسکوپینک اٹیک آیا تھا شہریار صاحب تو اسکی شکل دیکھنے کے راوا دار نہیں تھے لیکن شازیہ بیگم کے کافی سمجھانے پہ انکے دل میں مول کے لیے کچھ گنجائش پیدا ہوئی تھی۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو اپنے بیڈ روم میں پایا تھا اسکا سر بھاری بھاری سا ہو رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی کلک کی آواز سے اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور شازیہ بیگم اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔۔

"مول بیٹا تم اٹھ گئی۔۔۔"

شازیہ بیگم بے تابی سے اسکی جانب بڑھیں تھیں کہ مول اٹھتے بے ساختہ ہی انکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔

مئی ڈیڈی ٹھیک کہتے تھے وہ جھوٹا تھا مئی وہ جھوٹا تھا اسکا پیار اسکا خلوص سب جھوٹ تھا وہ تو بدلہ رہا تھا اپنا مجھ سے جھوٹی محبت جتلا کے مجھے میرے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کر کے مئی آپکی بیٹی ٹوٹ گئی ہے میرا وجود ریزہ " ریزہ ہو گیا ہے مئی میں کیسے اپنے بکھرے وجود کو سمیٹوں گی مئی کیسے اسے بھلاؤں گی مئی کیسے۔۔۔

بس میرا بچہ روتے نہیں ہے کوئی بات نہیں غلطی ہر انسان سے ہو جاتی ہے تم سے بھی ہو گئی لیکن چلو اس بات کا شکر ادا کرو کہ دیر سے ہی سہی لیکن اسکی اصلیت تم پہ کھل تو گئی نا پریشان مت ہو میری بچی تمہاری ماں " ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔

شازیہ بیگم کے نرم لہجے کو دیکھتے مول کو کچھ ڈھارس ملی تھی۔۔۔

" آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نامی۔۔۔ "

" نہیں میری جان میں کیوں اپنی بیٹی سے ناراض ہونے لگی۔۔۔ "

" اچھا چلو یہاں آ کے بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ بھیجواتی ہوں وہ کر لو پھر تم نے میڈیسن بھی لینی ہے۔۔۔ "

" مئی لیکن ڈیڈی۔۔۔ "

" بیٹا تم پہلے سکون فریش ہو کر ناشتہ کر کے میڈیسن لو پھر ڈیڈی سے بھی مل لینا۔۔۔ "

شازیہ بیگم کے کہنے پہ مول نے اپنے آنسو صاف کرتے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

♡♡♡

" اسنی بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ "

حلیمہ بیگم چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھتی ہوئی بولیں تھیں۔۔۔

جی دادی جان کہیے۔۔۔ " **NOVELS MAFIA**
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

اسفند نے ایک نظر اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ڈالی جو دس کا ہندسہ عبور کر چکی تھی۔۔۔

بیٹا دراصل میں آج حویلی چلی جاؤنگی تو میں چاہتی ہوں کہ نازی کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں تم بھی اپنا کام نیٹا "

" کر حویلی ہی آجانا۔۔۔ "

" دادی جان کونسی حویلی۔۔۔ "

نازلی نے نا سمجھی سے اسفند کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" بیٹا ہماری خان حویلی جو پشاور میں ہے وہی ہمارا اصل گھر ہے تمہیں بھی ہمارے ساتھ وہی چلنا ہو گا۔۔۔ "

" لیکن دادی جان میں وہاں کیسے جاسکتی ہوں میری پڑھائی ابھی باقی ہے۔۔۔ "

نازلی نے چہرے پہ فکر مندی کے تاثرات سجائے کہا تھا۔۔۔

بیٹا تم پڑھائی کی فکر مت کرو وہاں پہ بھی کالج اور یونیورسٹیز موجود ہیں تم آگے پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتی ہو "

--- "
 بالکل پڑھ سکتی ہے دادی لیکن آن لائن گھر پہ رہ کر یا کسی آن لائن فی میل ٹیوٹر کے ذریعے۔۔۔ "

اسفند نے سر دوسپاٹ لہجہ لیے کہا تھا جبکہ نازلی کا دماغ اسکی بات سنکر بھک سے اڑا تھا اس سے پہلے کہ نازلی کچھ

بولتی اسفند چیر سے اٹھتے گویا ہوا تھا۔۔۔

او کے دادی جان میں آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں حویلی میں جب بھی آیا آپکو انفارم کر دوں گا آپ ٹینشن "

" مت لیجیے گا اور اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔

اسفند حلیمہ بیگم کا ماتھا چومتے بولا تھا اور نازی کو مکمل انور کیے اسنے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نازی اسکے اس رویے پہ بچہ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

" نازی بیٹا تم اچھے سے تیار ہو جاو پھر ہمیں حویلی کے لیے بھی نکلنا ہے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ نازی نے جواباً با مشکل مسکرا کر اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

اسفند کو آفس گئے گھنٹہ بیت چکا تھا اور نازی گھنٹے سے اسی سوچ میں گم تھی کہ وہ اس حویلی کیسے جائے گی وہاں کے ماحول میں کیسے خود کو ایڈجسٹ کرے گی اسے تو ان راویات کا دور دور تک کوئی علم نہیں آخر کار کافی دیر سوچنے کے بعد اسنے اسفند کو لینڈ لائن پہ کال ملائی تھی جو فوراً سے کاٹ دی گئی تھی جبکہ نازی نے پھر سے کال ملائی تھی اب کی بار بھی کال کاٹ دی گئی تھی لیکن ایک دفعہ پھر سے ڈھیٹ بنتے نازی نے ٹرائے کیا اسفند جو کسی اہم میٹنگ میں بزی تھی مسلسل فون بجاتا دیکھ اپنے کلائنٹس سے معذرت کرتا میٹنگ روم سے باہر آیا تھا اور کال پک کی تھی۔۔۔

" کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کال کیوں پک نہیں کر رہے تھے میری۔۔۔ "

نازلی مقابل کے فون اٹھانے پہ سیدھا برس ہی پڑی تھی۔۔۔

جاہل لڑکی کیا تم میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے یا پھر تم سب کچھ جاننے کے باوجود بے وقوف ہونے کا "

" نالک کرتی ہو جانتی بھی ہو کتنی اہم میٹنگ میں بڑی تھامیں۔۔۔

اسفند کے لہجے کی تپش کو محسوس کرتے نازلی دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

مجھے تم جیسے شخص کو کال کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے اور ابھی کال اسلیپ کی ہے تاکہ میں تمہیں بتا سکوں "

" کہ میں حویلی نہیں جا رہی تو کیا تم دادی جان کو کال کر کے بتا دو گے یا میں خود بول دوں۔۔۔

خبردار اگر تم نے اپنا منہ کھولا ہو تو ورنہ جس طریقے سے میں بند کرونگا یقیناً جانو تمہیں پسند نہیں آئے گا اور "

" تم چپ چاپ دادی جان کے ساتھ حویلی بھی جاو گی۔۔۔

" میں نہیں جانے والی کہیں بھی سمجھے تم۔۔۔ "

" ٹھیک ہے پھر تیار رہنا کچھ ہی دیر میں تمہارے باپ کے مرنے کی اطلاع مل جائے گی تمہیں۔۔۔ "

" اسفند۔۔۔ "

نازلی اسکی بات سننے تڑپ اٹھی تھی جبکہ آنکھوں میں مارے بے بسی کے نمی در آئی تھی۔۔۔

یقیناً تم ایسا ہر گز نہیں چاہو گی اپنے باپ کی سلامتی چاہتی ہو نا تو چپ چاپ ریڈی ہو کر دادی جان کے ساتھ " حویلی جاواڑ ڈیٹ کلیر۔۔۔

جبکہ نازلی نے جھٹکے سے کال کٹ کرتے فون کو بیڈ پہ اچھالا تھا اور خود صوفے پہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا نجانے اسکی زندگی میں اور کتنے امتحان باقی ہیں نازلی ٹپ ٹپ بہتے آنسوؤں کے درمیاں فقط یہی سوچ سکی تھی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS! ♥♥♥

کافی دیر یونہی رو لینے کے بعد وہ اٹھی تھی اور اپنے قدم واڈروب کی جانب بڑھائے تھے وہاں سے اپنے لیے ریڈ کلر کے گھیرے دار فراک اور چوری پاجامے کا انتخاب کرتے جس پر کافی ہیوی ہوا تھا ساتھ لیتے واشروم میں بند ہوئی تھی پندرہ منٹ بعد وہ گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرتے اسنے سنہری لمبے بالوں کو یونہی کھلا چھوڑا تھا ہیزل روئی روئی آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کرتے گلابی لبوں کو لال رنگ سے رنگا تھا کانوں میں ڈائمنڈ کے چھوٹے سے وائیٹ ایرنگز پہنتے اسنے خود پہ

پرفیوم سپرے کرتے بیڈ سے اٹھا کر گلے میں ڈوپٹہ ڈالتے پاؤں میں ریڈ ہائی، سیلز پہنتے خود پہ ایک طائرانہ نگاہ ڈالی تھی اور پھر گہری سانس بھرتے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

" دادی جان میں تیار ہوں چلیے۔۔۔ "

نازی حلیمہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنی چادر کو ٹھیک کر رہی تھیں پلٹی تھیں اور ایک نظر نازی کا سر تا پاؤں جائزہ لیتے واڈروب کی جانب بڑھی تھیں اور وہاں سے جیولری کا ایک سیٹ لیتی نازی کی جانب آئیں تھیں۔۔۔

" یہ لو بیٹا اسے پہن لو۔۔۔ "

" مگر دادی جانب میں نے پہلے سے ٹاپس پہنے تو ہوئے ہیں اب اس سسکی کیا ضرورت ہے۔۔۔ "

نازی نے ایک نظر ہیروں کے سیٹ کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا جو دکھنے میں کافی ہیوی تھا۔۔۔

دیکھو بیٹا اب تمہاری شادی ہو چکی ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھو اب تم خان خاندان کی بہو ہو اور شادی کے بعد " پہلی بار حویلی جا رہی ہو اسلیے تم یہ پہننا پڑے گا اور ویسے بھی حویلی میں تمہیں ایسے ہی بن سنور کر رہنا ہو گا " کیونکہ یہی ہمارے خاندان کی روایات ہیں۔۔۔

حلیمہ بیگم کے کہنے پہ نازی نے اپنے لب بھیج لیے تھے نجانے اب آگے حویلی جا کر اسے کیا کیا کرنا ہو گا تمام سوچوں کو بالائے طاق رکھتے اسنے ناچاہتے ہوئے بھی وہ سیٹ پہن لیا تھا۔۔۔

" چلیں جان دادی۔۔۔ " نازی نے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جو مسکرا کر بیڈ کی جانب بڑھی تھیں اور وہاں سے وائٹ کلر کی سمپل سی چادر اٹھاتے اسکی جانب آئی تھیں۔۔۔

" بیٹا اپنا ڈوپٹہ سر پہ لو اور اس چادر کو پھیلا کر اپنے شانوں پہ ڈالو۔۔۔ " حلیمہ بیگم کے کہنے پہ بامشکل مسکراتے نازی نے ڈوپٹہ کو سر پہ لیا تھا اور چادر کو شانوں پہ پھیلا لیا تھا۔۔۔

" ماشا اللہ اللہ پاک بری نظروں سے بچائے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے نازی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" چلو اب چلیں۔۔۔ "

حلیمہ بیگم کے کہتے ہی نازلی نے گہر اسانس بھر کر حلیمہ بیگم کا ہاتھ تھاما تھا اور ملازم کو آواز دے کر سامان اٹھوا کر گاڑی میں رکھنے کو بولا تھا۔۔۔

♡♡♡

نازلی اور حلیمہ بیگم حویلی پہنچ چکے تھے خان حویلی سینکڑوں میلوں پہ مشتمل خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھی حویلی کے ساتھ ہی ایک خوبصورت باغیچہ موجود تھا جس میں ہر قسم کے پھول موجود تھے باغیچے کے کچھ ہی دور نہایت ہی پانی کی نہر موجود تھی اور نہر کے ساتھ ہی لکڑی کا ایک کاٹیج بنا تھا نازلی اس سب کو دیکھتے مسمرائز ہوئی تھی گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی تھی سامنے ہی وسیع و عریض لان کو دیکھتے نازلی حیراں ہوئی تھی یہ حویلی اتنی بڑی تھی کہ اسے یہی لگا تھا کہ وہ کہیں گم ہی نا ہو جائے۔۔۔

" کن سوچوں میں گم ہونا زی بیٹا چلو اترو اب ہم حویلی پہنچ چکے ہیں۔۔۔ "

حلیمہ بیگم کی بات سنتے نازیہ ہوش میں آئی تھی اور سر کو اثبات میں ہلا کر گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی جبھی ملازم نے مودبانہ انداز میں گاڑی کا دروازہ کھولا تھا نازیہ نے باہر نکلتے حلیمہ بیگم کو بھی ساتھ لیا تھا اور قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

"اسلام و علیکم نانی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔"

گل اوز خوشدلی سے بولی تھی جبکہ نازیہ نے نظریں اسپر مرکوز کیں تھیں جو رائل بلیو کلر کے ڈریس میں دودھیا رنگت لیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔"

"جی نانی جان میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔"

گل اوز نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ اسکی سبز آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

"گل اوز بیٹا اس سے ملو یہ ہے نازیہ ہماری بہو اور ہمارے اسفی کی دلہن۔۔۔"

حلیمہ بیگم کی کہی گئی بات سنتے یکدم ہی شکر فی لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی سبز آنکھیں ویران ہوئیں

تھیں جبکہ دودھیا چہرہ فق ہوا تھا۔۔۔

اور نازی بیٹا یہ ہے ہماری نواسی گل اوز خان بچپن سے ہمارے ساتھ ہے اسکے والدین اب اس دنیا میں نہیں " ہیں۔۔۔

اسلام وعلیم۔۔۔ "

نازی نے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا تھا۔۔۔

" وعلیم اسلام۔۔۔ "

سرد لہجے میں کہتے بناتھا ملائے گل اوز نے منظر سے ہٹنا چاہتا لیکن حلیمہ بیگم کی پکار پہ ٹھہری تھی۔۔۔

" گل اوز بیٹا آپ نازی بیٹے کو اسکا کمرہ دکھادیں وہ تھک گئی ہوں گی کچھ آرام کر لیں۔۔۔ "

" جی ٹھیک ہے نانی جان آؤ۔۔۔ "

گل اوز نے چہرے پہ سرد تاثرات لیے کہا تھا جسکے نازی اسکے پیچھے ہولی تھی۔۔۔

" گل بانو تم مجھے میرے کمرے تک چھوڑ دو۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے پاس کھڑی ملازمہ کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"آویگم صاحبہ ہم تمکو تمہارے کمرے تک چھوڑ دیتا ہے۔۔۔"

گل بانو نے پٹھانوں والے لہجے میں کہتے حلیمہ بیگم کو تھمتے قدم انکے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

"یہ رہا تمہارا کمرہ۔۔۔"

گل اوز نے اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھتے کہا تھا کہاں اسنے اس کمرے میں رہنے کے سنے سجائے تھے کمرے کے مالک کے دل میں رہنے کی ٹھانی تھی اور آج اچانک ایسے پل بھر میں اسکے خواب چکنا چور ہوئے تھے دل بری طرح ٹوٹا تھا جسکی کرچیاں بھی وہ خود سے سمیٹ ناپا رہی تھی ایک نفرت بھری نگاہ نازلی کی پشت پہ ڈالتے قدم کمرے سے باہر بڑھائے تھے۔۔۔

نازلی نے کمرے کے وسط میں کھڑے ہوتے کمرے کا جائزہ لیا تھا وائیٹ اور سکائے بلیو کلر کے پینٹ سے تیار شدہ یہ کمرہ انتہائی کشادہ تھا گلاس والے لگے ہونے کی وجہ سے لان کا منظر اور نہر یہاں سے صاف دیکھائی دیتے تھے کاسٹرز کا کلر میروں تھا کمرے میں جہازی سائز بیڈ سے کچھ ہی دور ایک خوبصورت سا ڈریسنگ ٹیبل تھا اور ڈریسنگ کے ساتھ ہی واڈروپ کا دروازہ تھا اور واڈروپ کے ساتھ واشروم کا دروازہ تھا بیڈ کی دوسری جانب دو

سیٹر صوفہ پڑا تھا جسکے ساتھ ہی ٹیبل تھا اور صوفے کے ساتھ ہی کاوچ موجود تھا سامنے ہی بیڈ کے اوپر اس کے کھڑوس گینگسٹر کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔

" اس تصویر میں بھی اسنے سگریٹ کو نہیں چھوڑا۔۔۔ "

نازلی نے تاسف سے سوچا تھا یکدم ہی اسکی نظر اپنے اوپر کی ہوئی چادر پہ پڑی تھی ہیزل آنکھیں غصے کی زیادتی کے باعث لال ہوئیں تھیں جہی اسنے پوری قوت سے چادر اتار کر بیڈ پہ پھینکی تھی ڈوپٹے کو سر سے اتار کر بے ترتیبی سے کاوچ پہ پھینکتے نازلی صوفے پہ گرنے کے سے انداز میں صوفے پہ بیٹھی تھی کچھ آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے نجانے اور کیا کیا کرنا تھا اسے وہ اس سبکے لیے تو نہیں بنی تھی وہ تو ایک آزاد پنچھی کی طرح تھی جو جب چاہے اڑ جائے لیکن آج اس حویلی کی اونچی لمبی دیواروں کو دیکھ کر اسے یہی لگا تھا کہ وہ تو کبھی انھیں عبور نہیں کر سکے گی وہ قید میں نہیں رہ سکتی تھی اسے آزاد رہنا پسند تھا نجانے اسکے ماں باپ اسکی بہن اسکے پیچھے سے کیسے ہونگے اس کے پاس تو فون بھی نہیں تھا کہ وہ ان سے انکی خیریت ہی معلوم کر لیتی وہ ابھی انھی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جہی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔۔

" آجائیں۔۔۔ "

نازلی نے فوراً سے بہتے آنسوؤں کو رگڑا تھا۔۔۔

"بی بی جی تمکو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے ہم اس واسطے آیا ہے۔۔۔"

گل بانو نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

نازلی نے نارمل لہجے میں کہا تھا جبکہ گل بانو نے اب کی بار نازلی کے سنہرے لمبے بالوں کی جانب دیکھا تھا جو پشت

پہ بکھرے تھے۔۔۔

"اوماڑا تمہارا بال کتنا خوبصورت ہے ماشاء اللہ آؤ بیٹھو یہاں اب تمہارے بال بنا دیتا ہے۔۔۔"

گل بانو نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا جواب بیڈ پہ جا بیٹھی تھی۔۔۔

"نہیں ایسے ہی ٹھیک ہیں تمہارا شکریہ۔۔۔"

نازلی نے رسائی سے انکار کیا تھا۔۔۔

دیکھو بی بی جی تمہارا بال بہت خوبصورت ہے انکا خیال نہیں رکھو گی تو بے جان ہو جائیں آجاؤ میں مالش "

" کر کے تمہارا بال بنادیتا ہے۔۔۔

اب کی بار گل بانو کے اصرار پہ نازی کو اٹھنا ہی پڑا تھا جبکہ گل بانو کی تو نازی پر سے نظر ہی ناہٹ رہی تھی نازی

اسے پہلی ہی نظر میں بہت معصوم اور حسین لگی تھی۔۔۔

" بی بی جی کیا تم پٹھان ہے۔۔۔ "

گل بانو نے نازی کے بالوں میں برش پھیرتے کہا تھا۔۔۔

" نہیں۔۔۔ "

نازی نے مختصر کہا تھا۔۔۔

" بی بی جی تمہارا بال بہت خوبصورت ہیں ماشاء اللہ تم کیا استعمال کرتا ہے انکے لیے۔۔۔ "

" کچھ خاص نہیں بس قدرتی ہیں یہ اور میری ممی ہر ہفتے میرے سر کی مالش کیا کرتی تھیں۔۔۔ "

شازیہ بیگم کا ذکر کرتے نازی کی آنکھیں بے ساختہ ہی نم ہوئیں تھیں۔۔۔

" لو بی بی جی ہو گیا اب تم جا کر کپڑے بدل لو ہم تمہارے واسطے کھانا لاتا ہے۔۔۔ "

" نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ "

بی بی جی بیگم صاحبہ نے ہمکو سختی سے تاکید کی ہے کہ تمہارے کھانے پینے اور آرام و سکون کا خیال رکھوں "

گل بانو نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ نازی نے سرکواشبات میں ہلایا تھا اس سے پہلے کہ گل بانو وہاں سے نکلتی نازی کی

پکار پہ ٹھہری تھی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" سنو۔۔۔ "

" جی بی بی جی۔۔۔ "

" تمہارا نام کیا ہے۔۔۔ "

" گل بانو۔۔۔ "

" ٹھیک ہے جاؤ تم۔۔۔ "

نازلی کے کہنے پہ گل بانو نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

نازلی نے واڈروب کھولتے اسپر نظر ڈالی تھی جہی وہ حیراں ہوئی تھی کیونکہ وہاں اسے زیادہ تر لمبے فرائس اور پٹھانوں جیسے ہی لباس دکھے تھے اسے اور نظر جب سائیڈ ڈرامیں رکھی جیولری پہ پڑی تو گویا سکا سر چکر اس گیا کیونکہ وہاں بھاری چوکر زر قون اور بھاری ہار اور جھمکے موجود تھے کیا اب یہ سب اسے پہننا ہوگا سوچتے ہی نازلی نے سر کو نفی میں ہلایا تھا اور پھر واڈروب کو بند کرتے فوراً اسے اپنے بیگ کی جانب بڑھی تھی بیڈ پہ سارے کپڑوں کو بکھیرتے اسنے وہاں سے اپنے لیے بلیک کلر کے سادہ سے شارٹ فرائس اور اسکی ہم رنگ کیپری کا انتخاب کیا تھا اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھی تھی پندرہ منٹ بعد وہ فریش فریش سی باہر آئی تھی جبکہ گل بانو ٹرے تھامے اسی کے کمرے کی جانب چلی آرہی تھی۔۔۔

"لو بی بی جی ہم تمہارے واسطے کھانا لے آیا ہے اور بھی کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔۔"

گل بانو نے ٹرے کو ٹیبل پہ رکھتے جانا چاہا تھا جہی نظر بیڈ پہ بکھرے اسکے کپڑوں پہ پڑی تھی۔۔۔

"بی بی جی تم آرام سے کھانا کھاؤ تب تک ہم تمہارا کپڑا الماری میں سیٹ کر دیتا ہے۔۔۔"

" نہیں گل بانو اسکی ضرورت نہیں میں کر لوں گی۔۔۔ "

ارے کیوں ضرورت نہیں ہے یہ کام کرنے کے لیے ہم ہے نا تم آرام سے کھانا کھاؤ ویسے بھی تم خان
خاندان کی بہو ہو ہمارے خان کی بیوی ہو تم پہ تو ہمارا جان بھی قربان تمہارا خیال رکھنا تمہارا ہر کام پورے دل
" اور خوشی سے کرنا ہم پر فرض ہے۔۔۔ "

گل بانو نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ نازی بھی مسکرا کر کھانے کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

♡♡♡

" لوبی بی جی تمہارا کپڑا بھی سیٹ کر دیا ہے کچھ اور چاہیے تو بتاؤ۔۔۔ "

بہت شکریہ گل بانو بس یہ کھانے کی ٹرے اٹھالو میں نے کھالیا ہے اور میرے لیے ایک کپ کافی لے آنا
"۔۔۔

نازی نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ گل بانو نے ایک نظر کھانے پہ ڈالی جو جوں کاتوں ٹرے میں موجود تھا۔۔۔

" بی بی جی تم نے کھایا کیا ہے سارا کھانا تو یو نہیں پڑا ہے۔۔۔ "

" گل بانو مجھے جتنی بھوک تھی میں نے کھالیا اب تم جاؤ۔۔۔ "

نازی نے چہرے پہ مسکراہٹ لیے کہا تھا جسکے گل بانو سر کو اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر کی جانب بڑھی تھی

♡♡♡

"اسلام و علیکم دادی جان کیسی ہیں آپ حویلی پہنچ گئے۔۔۔"

"وعلیکم اسلام بیٹا ٹھیک ہوں اور حویلی بھی پہنچ گئے تم کیسے ہو اور کب آرہے ہو۔۔۔"

"دادی جان میں حویلی کے لیے کل صبح نکلوں گا آپ بتائیے کھانا کھالیا اپنے اور میڈیسن لی اپنی۔۔۔"

"ہاں بیٹا کھالیا ہے دوا بھی لے لی ہے۔۔۔"

"اسنی تم نے ایک دفعہ بھی نازی کا نہیں پوچھا کہ وہ کیسی ہے حالانکہ بیوی ہے وہ تمہاری۔۔۔"

"ٹھیک ہی ہوگی دادی جان وہ اسے کیا ہونا ہے۔۔۔"

اسفند نے نارمل لہجہ لیے کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک نہیں ہے وہ اسفی جب سے آئی ہے کمرے سے باہر نہیں نکلی وہ اور تو اور اسنے کھانا بھی نہیں کھایا ٹھیک " سے نجانے بچی کو کیا پریشانی ہے جو اسے سکوں نہیں لینے دے رہی۔۔۔

جبکہ اسفند اسکے کھانا کھانے پہ متفکر ہوا تھا۔۔۔

"تمہاری بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔۔"

حلیمہ بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں کیوں کے اسکے پاس موبائل نہیں ہے۔۔۔۔"

کیا مطلب ہے اسفی تم اسے لے کر اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو بیوی ہے وہ تمہاری حق ہے اسکا تم پہ اپنے

"فرائض سے بھاگ رہے ہو تم۔۔۔"

دادی جان کونسا فرض پورا نہیں کیا میں نے اور ویسے بھی آپ جانتی ہیں ناکہ ہماری حویلی میں عورتوں کے

"پاس موبائل رکھنے کی اجازت نہیں۔۔۔"

"اچھا تو پھر گل اوز کے پاس کیسے موبائل ہے اس سے بھی لونا۔۔۔"

" دادی جان گل اوز میری بیوی نہیں ہے نازی میری بیوی ہے اسپر تو روک ٹوک کر سکتا ہوں نا۔۔۔ "

کر سکتے ہو لیکن اس بات کا کوئی سر پیر ہی نہیں تم جانتے ہو فون آجکل کی بنیادی ضرورت ہے میں نہیں "

جانتی کل تم حویلی آنے سے پہلے میری بہو کے لیے موبائل لے کر آو گے اور ابھی ملازمہ کے ہاتھ میں موبائل

" نازی کو بھیجوا رہی ہوں بات کرو۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے حکمیہ لہجے میں کہا تھا اور گل بانو کو بلاتے اسے فون تھمایا تھا جبکہ دوسری جانب اسفند دانت پیس کر

رہ گیا تھا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

نازی جو بیڈ پہ لیٹی کسی گہری سوچ میں گم تھی دروازے پہ ہوتی دستک پہ چونکی تھی اور پھر گویا ہوئی تھی۔۔۔

" آجائیں۔۔۔ "

گل بانو کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

" بی بی جی خان کا فون ہے تمہارے واسطے۔۔۔ "

گل بانو نے شرما کر نازی کی جانب فون بڑھایا تھا کہ نازی نے حیراں ہوتے پہلے گل بانو کے لال ہوتے چہرے کی جانب دیکھا تھا اور فون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" لو نافرمان بی بی جی ہمارا خان اپنی خانی کے انتظار میں ہے۔۔۔ "

گل بانو نے شرما کر فون نازی کو پکڑا یا تھا اور خود کمرے کا دروازہ بند کرتے کمرے سے باہر نکلی تھی جبکہ نازی گل بانو کے شرمانے پہ سرنفی میں ہلاتے مسکرائی تھی۔۔۔

" ہیلو۔۔۔ " 
نازی کی آواز سنتے اسفند کے سلگتے دل میں جیسے ٹھنڈک سی پڑی تھی وہ خود نہیں سمجھ پارہا تھا کہ اسے کیا ہو رہا

ہے۔۔۔

" کیسی ہو۔۔۔ "

" ٹھیک۔۔۔ "

مختصر کہا تھا۔۔۔

" کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے۔۔۔ "

اسفند نے اب کی دفعہ سخت لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

" جتنی بھوک تھی کھالیا۔۔۔ "

" آئندہ میں یہ ناسنوں کہ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔ "

" کیوں۔۔۔ "

" کیونکہ ایسے رزق ضائع ہو جاتا ہے اور ویسے بھی میں حرام کا نہیں کھاتا سو مجھے قدر ہے رزق کی۔۔۔ "

نازی جسکے دل میں نجانے کیسے یہ خیال آیا تھا کہ اس سے پوچھے گی تو وہ یہی کہے گا کہ وہ اسکی صحت کو لے کر اسکو

لے کر بہت پوزیسو ہے اس کے جواب پہ روہانسی سی ہو گئی تھی اسے تو اسکا رتی بھر بھی خیال نہیں تھا لیکن وہ

کس پتھر دل سے امید لگا بیٹھی تھی۔۔۔

" سنو۔۔۔ "

نازی کے کہتے ہی اسفند کا رواں رواں جیسے اسکی بات سننے کو بے تاب ہوا تھا۔۔۔

" بولو۔۔۔ "

" واپس کب آوگے۔۔۔ "

نازلی کے پوچھنے پہ اسفند کا دل بے تحاشہ دھڑکا تھا نجانے کیسا احساس تھا جو اسکے دل و دماغ میں جنم لے رہا تھا

" کیوں۔۔۔ "

اسفند نے پوچھا تھا۔۔۔
" کیونکہ میں نے یہاں اپنا ایڈمیشن کروانا ہے۔۔۔ "

نازلی کی بات سنتے اسفند نے اپنی پچھلی گردن رب کی تھی اور پھر گویا ہوا تھا۔۔۔

" میں آن لائن ایڈمیشن کرادونگا کہیں آنے جانے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔۔ "

اسفند یار خان میں تمہیں بتادوں کہ میں گھر پہ بیٹھ کر بالکل نہیں پڑھنے والی ناہی میں تمہاری کسی دقیانوسی "

" بات پہ عمل کروں گی سمجھے تم۔۔۔ "

" تمہاری اتنی جرات کہ تم اسفندیار خان کی بات کی نفی کروہاں۔۔۔ "

جی بالکل میرے اندر اتنی جرات ہے کہ میں دھڑلے سے تمہاری بات کی نفی کر سکتی ہوں کیونکہ میں نازی "

" شہر یار منور ہوں۔۔۔ "

" لگتا ہے تم بھول گئی ہو تم نازی اسفندیار خان ہو یاد کروانا پڑے گا تمہیں۔۔۔ "

مجھے یاد ہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں لیکن شاید یہ بات تم خود بھول چکے ہو تبھی مجھے اتنے ہلکے میں لے لیا "

" ہے۔۔۔ "

نازی نے غصیلے لہجے میں کہا تھا جبھی اسفندیار نے غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔

" پڑھائی تو تم گھر رہ کر ہی کرو گی دیکھتا ہوں کیسے باہر جاتی ہو تم۔۔۔ "

اسفندیار نے دانت پیستے کہا تھا۔۔۔

" بھاڑ میں جاو۔۔۔ "

جبکہ نازی نے کہتے کال ہی کاٹ ڈالی تھی اور تیزی سے گل بانو کو آواز دی تھی۔۔۔

"جی بی بی جی تم نے بلایا تم نے۔۔۔"

"ہاں یہ لو فون ہو گئی بات۔۔۔"

نازی نے لال آنکھیں لیے کہا تھا جیکے گل بانو نے ہڑ بڑا کر نازی کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا اور پھر فون لیے
چپ چاپ کمرے سے نکلی تھی جیکے دوسری جانب اسفند جلے پیر کی بلی کی مانند تڑپ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں تو میں صبح آکر بتاتا ہوں لٹل ون کہ اسفند یا رخاں کی کال کاٹنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔"

اسفند نے فون کو گھورتے ہوئے کہا تھا جیسے وہی نازی ہو اور پھر سگریٹ سلگاتے کمرے سے ماحقہ بنے ٹیریس
پہ آکھڑا ہوا تھا۔۔۔

♡♡♡

سورج کی چھن چھن آتی کرنوں سے نازی کی آنکھ کھلی تھی جی وہ کسلمندی سے بیڈ پہ اٹھ کر بیٹھی تھی ایک نظر
وال کلاک پر ڈالی جو آٹھ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی کچھ دیر وہ یو نہی گم صم سی بیٹھی رہی پھر بیڈ سے اٹھتے واڈروب
کی جانب بڑھی تھی وہاں سے اپنے لیے گرے اور پنک کمر کی پرنٹڈ قمیض اور ٹراؤزر نکالتے وہ واشروم میں بند
ہوئی تھی بیس منٹ بعد وہ واشروم سے باہر نکلی تھی کمرے سے نیچے تک آتے گیلے سنہری بالوں سے ٹپکتی پانی کی

چھوٹی چھوٹی بوندیں ایک الگ ساد لکش نظارہ پیش کر رہی تھیں اسفند جو کے ابھی ابھی سیدھا حلیمہ بیگم سے ملکر اپنے کمرے میں آ رہا تھا کمرے کا دروازہ کھولتے ٹھٹھک کر رکھا تھا اسفند کی گہری نگاہیں نازی کی پشت کا بے باکی سے طواف کرنے میں مصروف تھیں پشت گیلی ہونے کے سبب واضح طور پہ دیکھائی دے رہی تھیں جسکو دیکھ کر اسفند کی آنکھوں میں خماری کی سی سرخی در آئی تھی جبھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھنے لگا تھا نازی کسی کے قدموں کی آہٹ سنکر پلٹی تھی جبھی اسفند کو اپنے سامنے دیکھتے گھبرائی تھی اسکو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ جھٹکے سے ڈرینگ سے لگی تھی بیک وقت اسفند اسکے ارد گرد ہاتھ رکھتے وہ اسپر جھکا تھا کہ نازی اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا کے رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ آپ کب آئے۔۔۔"

نازی کے اتنا گھبرا جانے پہ اسفند گہرا مسکرایا تھا۔۔۔

"میرے قریب پہ اتنا گھبرا کیوں رہی ہو تم لٹل ون۔۔۔"

"نن نی نہیں تو مم میں تو نہیں گھبرا رہی۔۔۔"

"واقعی میں۔۔۔"

اسفند نے آبرو اچکا کر اسکی جانب دیکھتے کہا تھا کہ نازی نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

" ابھی پتہ چل جائے گا۔۔۔ "

اسفند نے گہری مسکراتی نگاہوں سے بغور اسکے گلابی ہونٹوں کو فوکس کرتے کہا تھا اور یکدم ہی اسکے کان کے

قریب جھکا تھا کہ نازی جس نے آنکھیں سختی سے میچی ہوئیں تھیں اب کی بار پٹ سے کھول گئی تھی۔۔۔

" تم سے تو جھوٹ بھی نہیں بولا جاتا ٹل ون۔۔۔ "

اسفند نے مسکرا کر اسکی کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے کہا تھا کہ نازی کا چہرہ پیل بھر میں سرخ اناری ہوا تھا اسکے سرخ ہوتے چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے اسفند کچھ فاصلہ بنائے کھڑا ہوا تھا اور اپنی پاکٹ سے فون نکالتے اسکی

جانب بڑھایا تھا۔۔۔

" یہ کیا ہے۔۔۔ "

نازی نے حیرانگی سے فون کو دیکھتے استفسار کیا تھا۔۔۔

" تمہیں کیا نظر آرہا ہے کیا ہے یہ۔۔۔ "

اسفند کو نازی کی ذہنی حالت پہ شبہ ہوا تھا۔۔

"موبائل ہے۔۔"

نازی نے لب کچلتے کہا تھا۔۔

"یہ لو۔۔"

اسفند نے موبائل نازی کی جانب بڑھاتے کہا تھا جی نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"لیکن یہ آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں۔۔"

نازی کی بات سنتے اسفند کا دل چاہا کہ اپنا ماتھا ہی پیٹ لے۔۔

"ظاہری سی بات ہے تمہارا ہے تو تمہیں ہی دوں گا۔۔"

اسفند نے نازی کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔

"لیکن مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔"

نازلی نے منہ بسورتے کہا تھا کہ اسفند اسکی حرکت پہ تلملا کے رہ گیا تھا جبھی اسکا چھوٹا سانا زک ہاتھ تھامتے
موبائل اسکی ہتھیلی پہ رکھا تھا۔۔۔

میں نے تمسے پوچھا نہیں ہے کہ تمہیں اسکی ضرورت ہے یا نہیں یہ تمہارا موبائل ہے لہذا تمہیں اسے رکھنا "
ہی ہوگا اور ہاں اس میں سم ڈال دی ہے میں نے اور اپنا نمبر بھی سیو کر دیا ہے میرے نمبر کے علاوہ اس موبائل
" میں کسی اور کا نمبر رکھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

اسفند نے نازلی کو دیکھتے ہوئے کہا جوز مین کو گھور رہی تھی۔۔۔
تم پہ بھروسہ کر کے موبائل دے رہا ہوں اگر یہ بھروسہ ٹوٹ گیا تو سزا ملے گی تمہیں سزائے موت۔۔۔ "
"

اسفند کی بات سنتے نازلی نے جھٹکے سے جھکے ہوئے سر کو اوپر اٹھایا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسفند واڈروب
سے اپنے لیے بلیک شلوار قمیض لیے واشروم میں گھسا تھا جبکہ نازلی نے گہرا سانس بھرتے ایک نظر موبائل پہ
ڈالی تھی اور پھر بے دلی سے اسے ڈریسنگ پہ رکھتے اسنے اپنے گیلے بالوں کو سلجھایا تھا بالوں کو سلجھاتے اسنے
ہیزل آنکھوں میں کا جل ڈالا تھا اور ڈریسنگ پہ پڑے سونے کے کنگن پہنتے اسنے جیولری باکس سے سب سے

چھوٹے وائٹ کلر کے جھمکوں کا انتخاب کرتے انھیں پہنا تھا اور پھر لبوں پہ نیچرل کلر کا گلوں لگاتے اسنے بیڈ سے اٹھاتے ڈوپٹہ اوڑھتے پاؤں میں کپڑوں کے ہم رنگ جوتی پہنتے وہ کمرے سے باہر کی جانب بڑھنے لگی تھی جیسی اسفند کی بھاری گھمبیر آواز پہ ٹھہری تھی۔۔۔

" رکوا کھٹے چلیں گے۔۔۔ "

اسفند کی بات سننے نازی دانت پیستے ناچاہتے ہوئے بھی پلٹتے وہی ٹھہری تھی ایک نظر اس ستمگر کو دیکھتے دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا بلیک کلر کے شلوار قمیض میں وہ بہت دلکش لگ رہا تھا بلیک کلر کی ہی شال کندھوں پہ ڈالے پاؤں میں پشاور کی چپل پہنے نیلی آنکھوں سمیت دودھیارنگت لیے بڑھی ہوئی بیئر ڈیس میں وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت کرنے کا ہنر اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا۔۔۔

خود پہ پر فیوم سپرے کرتے اسنے نگاہیں نازی کی سمت کیں تھیں جو پورے انہماک سے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

" چلیں۔۔۔ "

اسکی آواز پہ وہ ہوش میں آتی وہ آگے بڑھنے لگی تھی جبکہ دل ہی دل میں خود کو سوگالیوں سے بھی نوازا تھا کہ کیا ضرورت تھی اسے ایسے گھورنے کی جبکہ اسفند چاہ کر بھی لبوں کنارے اٹھتی ہوئی مسکراہٹ کو چھپانا پایا تھا۔۔۔

♡♡♡

" ماشاء اللہ پاک ہر بری نظر سے بچائے آمین ثم آمین۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نازی اور اسفند کو ایک ساتھ سیڑھیاں اترتا دیکھ کر بولیں تھیں کہ انکے پاس کھڑی گل اوز کے دل پہ چھڑیاں سی چلی تھیں جبکہ سبز آنکھوں میں گہری نمی اتر آئی تھی۔۔۔

" اسلام وعلیکم دادی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔ "

نازی مسکرا کر حلیمہ بیگم کے ہاتھ چومتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام الحمد للہ بیٹا میں ٹھیک ہوں تمہاری طبعیت کیسی ہے رات بتایا تھا گل بانو نے کہ تم نے ٹھیک سے "

" کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔

" جی دادی جان اب بہتر ہوں۔۔۔ "

" ارے بیٹا تم وہاں کہاں بیٹھنے لگی ہو اسفند کے ساتھ آکر بیٹھو آج سے یہ جگہ تمہاری ہے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نازلی کو دیکھ کر بولیں تھیں اور گل اوز جو اسفند کے پاس بیٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی نازلی کو اسفند کے پاس بیٹھا ہوا کر دیکھ کر جل بھن اٹھی تھی ناچاہتے ہوئے بھی وہ حلیمہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پہ براجمان ہوئی تھی

نازلی نے ایک نظر ٹیبل پہ سبجے ناشتے کو دیکھا تو حیراں رہ گئی اتنا ہیوی ناشتہ تو اسنے زندگی بھر نہیں کیا تھا دیسی گھی میں بنے پرائٹھے بھنا ہوا گوشت چائے اچار انڈوں کا سالن اور مختلف قسم کے پکوان ٹیبل پہ موجود تھے یکایک اسکی نظر ٹیبل پہ پڑے بریڈ بٹر اور اورنج جو س کی طرف پڑی تو اسنے شکر ادا کیا کیونکہ وہ یہی سب کھانے کی عادی تھی اسنے آگے بڑھ پلیٹ سے بریڈ کا پیس اٹھایا تھا۔۔۔

♡♡♡

سمجھتی کیا ہے وہ کل کی آئی لڑکی خود کو میرے اسفند کے دل و دماغ پہ اس حویلی پہ قبضہ جمالے گی اسے مجھ سے دور کر دے گی میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی میں گل اوز خان قسم کھاتی ہوں میں نازلی کو اس حویلی میں چین سے نہیں رہنے دوں گی بہت جلد اسکو اس حویلی سے نکال باہر کروں گی اسفند یا خان میرا تھا اور

"اتنا قیامت میرا ہی رہے گا۔۔۔"

گل اوزن نے آنچ دیتے لہجے میں کہتے قدم اپنے کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے جبکہ نازلی لان کے بیک سائیڈ پہ بنے پول میں پاؤں لٹکا کے بیٹھی ہوئی کسی گہری سوچ میں غرق تھی جبھی اسفند اسکے ساتھ آن کھڑا ہوا تھا شرٹ لیس ہونے کے سبب اسکے سسکس پیک واضح طور پہ دیکھائی دے رہے تھے ہاتھ میں پکڑے ٹاول کو وہ پیچھے موجود کرسی پہ بے ترتیبی سے پھینکتا اسکے ساتھ آن بیٹھا تھا۔۔۔

"جو چیز ممکن نا ہو اسکے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔"

اسفند کی آواز سنکر نازلی نے جھٹکے سے رخ موڑا تھا وہ اپنی سوچوں میں اسقدر ڈوبی ہوئی تھی کہ اسکی آہٹ کو محسوس نا کر سکی تھی اسکو شرٹ لیس دیکھتے نازلی کا چہرہ لال ہوا تھا لیکن جلد ہی خود کی کیفیت پہ قابو پاتے وہ گویا ہوئی تھی۔۔۔

"آپکو کیا پتہ کہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔"

نازلی کے یوں کہنے اسفند مبہم سا مسکرایا تھا۔۔۔

" لٹل ون میں ہی تو وہ شخص ہوں جو تمہاری سوچ تک کو پڑھ لیتا ہے۔۔۔ "

اسفند کے لہجے کی گھمبیر تا محسوس کرنا زلی کا دل بری طرح دھڑکا تھا وہ کیسے اتنی گہرائی میں جاسکتا تھا سوچ تو وہ لوگ پڑھتے ہیں جو محبت کرتے ہیں اور ان دونوں کے بیچ تو ایسا کوئی جذبہ موجود نہیں تھا۔۔۔

" اچھا تو میں کیا سوچ رہی تھی۔۔۔ "

نازلی نے اب کی بار سنجیدہ لہجہ اپنائے کہا تھا۔۔۔

یہی کہ نجانے تم اس حویلی کی دیواریں عبور کر سکو گی کہ نہیں مجھ سے چھٹکارا حاصل کر پاو گی کہ نہیں۔۔۔ "

اسفند نے گہرے لہجے میں کہتے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا کہ نازلی بے چین سی ہوتی پہلو بدل کر رہ گئی تھی تو واقعی ہی وہ اسکے دل کی بات جان گیا تھا۔۔۔

" ہاں تو کوشش کرنے میں کیا حرج ہے ہو سکتا ہے اس بار اس قید سے آزادی مل ہی جائے۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کی جانب دیکھتے کہا تھا جس کے چہرے کے تاثرات بل بھر میں بدلے تھے نیلی آنکھیں لال ہوئیں تھیں۔۔۔

"تم کوشش کر کے بھی دیکھ لو تو بھی اس حویلی کی دیواروں کو عبور نہیں کر سکو گی ناہی مجھ سے چھٹکارا مل سکے گا "

" تمہیں یہ جہنم تم نے اپنے لیے خود چنی ہے جس میں اب تمہیں تا عمر جلنا ہے لٹل ون۔۔۔

اسفند نے نازلی کے نزدیک جھکتے کہا تھا کہ اسکی لال ہوتی نیلی نگاہوں سے نازلی کی ہیزل آنکھیں سہم سی گئی

تھیں جبھی وہ سرعت سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

اسفند اپنی جگہ سے اٹھتے سیدھا پول میں چھلانگ لگا گیا تھا کہ خود پر پانی کے چھنٹتے پڑتے دیکھ نازلی نے خفگی سے

اسفند کی جانب دیکھا تھا جواب کندھے اچکا کر مسکراتا ہوا پانی کی گہرائی میں اترا تھا نازلی جواب وہاں سے بیزار

ہو کر اٹھ کر جانے ہی لگی تھی اسفند کی پکار پہ ٹھہری تھی۔۔۔

" لٹل ون وہ ٹاول تو پاس کر دو۔۔۔ "

" یہ لٹل ون کیا ہوتا ہے نازلی نام ہے میرا سمجھے آپ۔۔۔ "

نازلی غصے سے سرخ ہوتی چھوٹی سی ناک کے ساتھ بولتے ہوئے اسفند کو بے حد کیوٹ لگی تھی۔۔۔

" اوکے مس نازلی کیا آپ مجھے ٹاول پاس کر دیں گی۔۔۔ "

اسفند کے کہنے پہ نازی منہ بسور کر ٹاول کو کرسی سے اٹھاتے اسفند کی جانب بڑھی تھی اور جھک کر اسفند کو ٹاول پکڑا ناچاہ تھا کہ اسفند کی نیلی آنکھوں میں ناچتی ہوئی شرارت دیکھ ناپائی تھی جہی اسکے کھینچنے پہ سیدھا پول میں جا گری تھی۔۔۔

باب بچاوب بچا کوئی ہے مم مجھے تیرا نہیں آتا اسفند۔۔۔

پہلے پہل اسفند کو لگا کہ نازی مزاق کر رہی ہے لیکن اسکا اکھڑتا سانس دیکھ وہ فوراً اسے کھینچتا اپنے سینے میں بھیج گیا تھا اسکا جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا ایک نظر اسفند نازی کے کپکپاتے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھتے بنا کچھ سوچے انپر شدت سے جھکا تھا کہ نازی جو پہلے ہی سانس لینے کے چکر میں نڈھال ہوئی پڑی تھی اپنے ہونٹوں پہ اسفند کی شدت بھری گرفت محسوس کرتے سختی سے ہاتھ اسکے کندھوں پہ رکھ گئی تھی کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اسفند پیچھے ہٹا تھا اور ایک گہری نگاہ نازی کے توبہ شکن سراپے پہ ڈالی تھی دل میں جذبات جیسے انگڑالی لے کر بیدار ہوئے تھے اپنی ملکیت کا احساس سرچڑھ کر بول رہا تھا جہی نازی کو اپنی گود میں لیتے وہ پول سے باہر آیا تھا اور قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے کہ نازی جو اسکی پہلی افتاد پہ ہی سنبھل ناپائی تھی اب اسکی اس بے

باک حرکت پہ آنکھیں میچتی خود کو گرنے کے ڈر سے بچانے کی خاطر سختی سے اسکی گردن کے گرد اپنی بازو
حائل کر گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

مول نے ایک سر سری نگاہ خود پہ ڈالی تھی وائیٹ کلر کی شرٹ پہ بلیو کلر کی جینز پہنے اور بلیک کلر کی ہی جیکٹ
زیب تن کیے کالے ریشمی بالوں کو پونی ٹیل میں قید سنہری آنکھوں پہ آئی لائٹ لگائے جبکہ سرخ لبوں کو مزید
سرخ کیے بلیک کلر کی ہائی ہیلز پہنے وہ کسی کے بھی چاروں شانے چت کرنے کا ہنر اپنے پاس محفوظ رکھتی تھی
اس ایک ہفتے میں اسنے خود کو پہلے سے کئی زیادہ مضبوط بنا لیا تھا شہر یار منور سے معافی مانگ لینے کے وہ کچھ
پرسکون ہوئی تھی اسنے شہر یار منور کو یہ اختیار سونپ دیا تھا کہ جہاں وہ چاہیں اسکی شادی کر دیں دراصل دراب
کے دھوکے نے اسے بری طرح سے توڑ کے رکھ دیا تھا وہ لاکھ چاہنے کے باوجود اسکو بھلا نہیں پائی تھی نا ہی اسکی
یادوں کو کھرچ کر اپنے دل و دماغ سے نکال پائی تھی اب اسکی زندگی صرف آفس تک محدود ہو کر رہ گئی تھی
ایک نظر اپنی کلائی پہ بندھی ہوئی گھڑی پہ ڈالتے اسنے اپنا بیگ سن گلاس اور موبائل اٹھایا تھا موبائل اسنے
چینج کرتے سم بھی نئی لے لی تھی وہ دراب سے کسی قسم کا کوئی رابطہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

♡♡♡

وہ آفس پہنچی تو حسب معمول سبھی اپنے کام میں مشغول تھے اسکو آتے دیکھ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

" ویکم بیک میم ہاؤ آر یو ناو۔۔۔ "

" Welcom Back Mam How Are You Now --- "

" آئیئم فائن ناو تھینک یو گاگز۔۔۔ "

" I'm Fine Now Thank You Guyys --- "

مول نے مسکرا کر کہا تھا اور پھر اپنے سامنے کھڑی نمرہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔
" مس نمرہ آج کاشیڈول لے کر میرے کمرے میں آئیں۔۔۔ "

" اوکے میم۔۔۔ "

نمرہ نے تابعداری سے سر کو ہاں میں ہلاتے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡

" مے آئی کم ان میم۔۔۔ "

"یس۔۔۔"

مول مصروف سی ٹیبل پہ جھکی لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میم وہ آپ سے سرنوریز ملنے آئیں ہیں۔۔۔"

نمرہ کی بات سنتے مول گویا ہوئی۔۔۔

"اتنی جلدی ان سے تو ٹھیک ایک گھنٹے کے بعد کی میٹنگ فلڈ تھی نامس نمرہ۔۔۔"

"جی میم لیکن وہ آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے آپ بھیج دیں گے انھیں اور میرے روم میں دو کپ کافی بھیجوا دیجیے گا۔۔۔"

مول نے لیپ ٹاپ کو بند کرتے کہا تھا۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔"

نمرہ سر کو ہاں میں ہلا کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ مول گہرا سانس بھر کر یہی سوچنے میں مشغول ہو چکی

تھی کہ نجانے نوریز کو اس سے کونسی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

♡♡♡

نازلی کو ہنوز یونہی گود میں اٹھائے اسفند کمرے میں داخل ہوا تھا اور جھٹکے سے اسے بیڈ پہ ڈالتے خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا کہ نازلی ڈر سے آنکھیں میچ گئی تھی گلابی لب اسکی شدت کے سبب لال ہوئے پڑے تھے اسفند کی بے تاب خمار زدہ نگاہیں نازلی کے بیوٹی بون کے تل پہ موجود تھیں جو شرٹ کندھے سے ڈھلکنے کے باعث واضح طور پہ نظر آ رہا تھا اس سے پہلے کہ اسفند اسکے تل پہ جھک کر اسپر اپنی شدت لوٹا تا نازلی کے لفظوں پہ رکا تھا اور یکدم ہی اسکی نیلی آنکھوں میں خون کی سی سرخی اتری تھی۔۔۔

اسفند یار خان کیا تم اتنے کمزور نفس کے مالک ہو کہ اپنے ہی دشمن کے حسن کو دیکھ تم بہک گئے یا اپنی عادت " سے اسقدر مجبور ہو کہ چاہتے ہوئے بھی اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے۔۔۔

نازلی نے بہتی آنسوؤں سمیت لال آنکھیں لیے کہا تھا۔۔۔

تم کل کی آئی ہوئی مجھ پر یعنی اسفند یار خان کے کردار پہ بات کرے گی، ہمم اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری اور " رہی بات خود پہ قابو رکھنے کی تو وہ واقعی ہی میں خود پہ نہیں رکھ سکتا جب تمہارے اس تل کو دیکھتا ہوں جو

چاہ کے بھی میری شدتوں کو جھیل نہیں سکتا ناہی تم میں اتنی سکت ہے کہ میری جنوں خیزیوں کو خود کے نازک وجود پہ برداشت کر سکو اور رہی بات تمہارے قریب آ کے تم پہ اپنا حق جتانے کی تو مت بھولو میری مالکیت ہو تم قانونی شرعی بیوی ہو میری مجھے تمہارے قریب آنے سے یہ دنیا تو کیا تم خود بھی نہیں روک سکتی لٹل ون

اسفند چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے تمسخرانہ لب و لہجے اپنائے بولا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ نازی پہ جھکتا یکدم ہی ایک خیال کے تحت رکا تھا۔۔۔

اور اگر تم ایسا سمجھ رہی ہو کہ میں تمہارے قریب اسلیے آتا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے تو ایسے وہم پالنا چھوڑ دو "

" کیونکہ تم سے محبت کرنے سے لاکھ گنا بہتر ہے کہ میں کسی کو ٹھے والی سے دل لگا لوں۔۔۔

اسفند نے بے حسی کی حدیں پار کرتے ہوئے کہا تھا کہ نازی بہتے آنسو سمیت زخمی ناگن کی طرح پھنکاری تھی

مجھے ایسے وہم پالنے کا کوئی شوق نہیں ہے ناہی میں میں چاہتی ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو تم مجھ سے "

محبت کرو اس سے لاکھ گنا بہتر ہے کہ کوئی سڑک چھاپ ہی مجھ سے محبت کر لے کم از کم میری عزت تو کرے گا

دن رات تمہاری طرح میری ذات کی دھجیاں تو نہیں اڑائے گا اسکے پرچے تو نہیں اڑائے گا اور جانتے ہو میں یہ بھی کبھی نہیں چاہوں گی کہ مجھے بھی تم جیسے شخص سے محبت ہو کیونکہ تم کبھی نازیہ شہریار منور کی چوائس نہیں ہو سکتے میرے دل کی مسند صرف وہی ایک مرد پوری شان و شوکت سے راج کرے گا جو مجھے عزت دینا جانتا " ہونا کے تمہاری طرح میری ذات کو اپنی سو کا لڈ نفرت کا نشانہ بنائے۔۔۔

نازی نے ایک ہی بار میں تمام حساب برابر کرتے کہا تھا یہ جانے بنا کہ مقابل کے جنوں کو وہ ہوا دے چکی تھی اپنے کہے الفاظوں سے اسکی انا پہ کاری وار کر گئی تھی جبھی اسفند بنا کچھ کہے جھٹکے سے اسکے تل پہ پوری شدت سے جھکا تھا اور اتنی شدت سے جھکا تھا کہ نازی کو یہی لگا تھا جیسے اسکے جسم سے جان نکل گئی ہو اس سے پہلے کہ نازی چلاتی اسفند مضبوطی سے اپنا سیدھا ہاتھ اسکے لبوں پہ رکھتا اسے مزید ذہنی اذیت سے دوچار کر گیا تھا نازی بہتے آنسوؤں سمیت بے بسی سے اسفند کے شدت بھرے اور جنونی لمس کو برداشت کر رہی تھی جہاں جہاں اسفند نے اپنا لمس چھوڑا تھا وہاں وہاں اسکی جنونیت کے نشان واضح تھے لیکن تل بیوٹی بون پہ موجود تل سے باقاعدہ خون رس رہا تھا اسکی سفید و شفاف گردن اسفند کو بری طرح اپنی جانب مائل کر رہی تھی اسفند کچھ توقف کے بعد پیچھے ہٹا تھا اور اسکے لبوں سے ہاتھ ہٹاتے ایک نظر اسکی سو جھی ہوئی بند آنکھوں کو دیکھا تھا نظر آنکھوں سے ہوتی گلابی کپکپاتے لبوں پہ گئی تھی وہ بے خودی میں اسکے بے داغ حسن کو دیکھے گیا تھا کیا تھی وہ

کوئی اپسرا کوئی جادو گر نی یا کوئی حور جو دن بہ دن اسکے حواسوں پہ سوار ہوتی جا رہی تھی نظر جب اسکے آنسوؤں پہ پڑی تو بے ساختہ ہی پتھر دل بے چین ہوا اٹھا تھا نجانے اس لڑکی کے آنسو وہ کیوں نہیں دیکھ سکتا تھا نازی نے ہیزل بند آنکھوں کو کھولتے اسکی نیلی آنکھوں میں براہ راست دیکھا تھا ہیزل آنکھوں میں چھپے درد کو تکلیف کو شکوے کو دیکھتے وہ بے ساختہ ہی نگاہیں چراگیا اور کچھ لمحوں کے توقف کے بعد نازی کے اوپر سے ہٹا تھا اس سے پہلے کہ وہ نازی کو مخاطب کرتا نازی اسکے سائیڈ پہ ہوتے ہی بیڈ سے اٹھی تھی اور بنا اسکی جانب دیکھے واڈروب سے اپنے کپڑے لیتی دھاڑ سے دروازہ بند کرتی واشروم میں بند ہوئی تھی اسکے اسطرح کے رویے پہ اسفند لب بھیج گیا تھا وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن جب جب اپنے ماں باپ کی موت یاد آتی وہ بدلے کی آگ میں اندھا ہو جاتا اسکا روم روم سلگنے لگتا اسے بس کسی طرح شہر یار منور کی کمزوریاں ڈھونڈ کر اس سے اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ لینا تھا اور اسکی پہلی کمزوری کو تو وہ ڈھونڈ کر اپنا بنا ہی چکا تھا۔۔۔

♡♡♡

"نوریز آپکو مجھ سے کیا بات کرنی تھی۔۔۔"

مول نے سامنے بیٹھے نوریز کو دیکھتے کہا تھا جو مسلسل اسی کی جانب گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مس مول کیا آپ میرے ساتھ کافی پینا پسند کریں گی باہر کسی کیفے میں۔۔۔"

"لیکن نوریز میٹنگ۔۔۔"

"مول آدھے گھنٹے میں واپس آجائیں گے دراصل جو بات میں نے کرنی ہے وہ یہاں نہیں ہو سکتی سو پلیز۔۔۔"

"

مول نے ایک نظر نوریز کی جانب دیکھا جو امید بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

مول نے نوریز کی جانب دیکھتے کہا تھا کہ مول کے ہاں کہتے ہی نوریز کے چہرے پہ دلکش مسکراہٹ نے احاطہ

کر لیا تھا۔۔۔

♡♡♡

"جی اب کہیے نوریز ایسی کونسی ضروری بات ہے جو ہمیں یہاں آنا پڑا۔۔۔"

مول نے کافی کاسپ لیتے ہوئے نوریز کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

دیکھیے مول میں گھوما پھر اکربات کرنے کا عادی نہیں ہوں میں آپکو پسند کرتا ہوں آپسے شادی کرنا چاہتا " " ہوں ان فیکٹ صرف پسند ہی نہیں محبت ہو گئی ہے آپسے۔۔۔

نوریز کی بات سنتے مول جھٹکوں کی زد میں تھی اسنے اس طرح سے سوچا بھی نہیں تھا نوریز کی بات سنتے تو وہ کئی ثانیہ غیر مرئی نقطے کو گھورتی رہ گئی تھی لیکن نوریز کی پکار پہ ہوش میں لوٹی تھی۔۔۔

" مول آپ نے جواب نہیں دیا۔۔۔ "

" مئی نوریز میں کیا کہوں ان فیکٹ یہ سب میرے لیے کافی شاکنگ ہے۔۔۔ "

مول آپ بے شک جتنا چاہیں ٹائم لے لیں لیکن مجھے جواب ہاں میں چاہیے کیونکہ میں جان چکا ہوں نوریز " " شاہ مول شہریار منور کے بنا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

نوریز نے بے ساختہ ہی مول کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ دور موجود دراب کی بھوری آنکھیں پل بھر میں لال ہوئیں تھیں لب بھیجے سرخ آنکھوں سمیت وہ ضبط کی انتہا پہ تھا۔۔۔

" نوریز میرے خیال سے اب ہمیں چلنا چاہیے اس ٹاپک پہ بعد میں بات کریں گے۔۔۔ "

مول نے نوریز کی جانب دیکھتے التجائی لب ولجہ اپنائے کہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مول جیسے آپ کمفٹر ایبل ہوں لیکن پلیز فیصلہ میرے حق میں ہونا چاہیے کیوں کے آپ کو "

" کھونے کا حوصلہ نور یز شاہ میں نہیں ہے۔۔۔

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ مول کو گھبرانے پہ مجبور کر گیا تھا۔۔۔

" چلیں۔۔۔ "

مول نے فوراً سے اٹھتے کہا تھا جبکہ نور یز نے سر کو ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔

♡♡♡

مول کو آفس چھوڑنے کے بعد نور یز کو اسکے اپنے آفس سے ارجنٹ کال آگئی تھی جبھی وہ اسکو ڈراپ کرنے

کے بعد واپس چلا گیا تھا جبکہ مول آفس میں تمام کام نپٹا کر اب لیفٹ کی جانب بڑھی تھی وہ نور یز کی باتوں کو سوچتے شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھی وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ نور یز ایسی بات کرے گا آگے کیا زندگی میں مشکلات کم تھیں جو اوپر سے آج نور یز نے بھی اپنا فیصلہ اسے سنا دیا تھا یہی سوچتے اسنے لیفٹ کا بٹن دبایا تھا اس سے پہلے کہ لیفٹ کا دروازہ بند ہوتا جھٹکے سے اپنا ہاتھ درمیان میں رکھتے اسنے لیفٹ کو روکا تھا اور خود اندر داخل ہوا تھا کہ مول حواس باختہ سی اسے دیکھے گئی دراب جھٹکے سے مول کو دیوار سے پن کرتے اسپر جھکا تھا۔۔۔

" کون تھا وہ شخص اسکی ہمت کیسے ہوئی تمہیں چھونے کی۔۔۔ "

" کک کک کون کسی کی بات کر رہے ہو۔۔۔ "

" وہی جسکے ساتھ تم کیفے میں بیٹھی مزے سے کافی انجوائے کر رہی تھی۔۔۔ "

" دوست تھا میرا اور تم ہوتے کون ہو مجھ سے اس ٹون میں بات کرنے والے ہاں۔۔۔ "

مول نے دراب کے سینے پہ ہاتھ مارتے کہا تھا جی دراب نے اسکا وہی ہاتھ پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
میں شوہر ہوں تمہارا ہر قسم کے سوال جواب کرنے کا حق ہے میرے پاس اور جہاں تک مجھے یاد ہے تمہارا "

" ایسا کوئی میل فرینڈ نہیں ہے جو اتنا بے تکلف ہو کر تم سے بات کرتا ہے سو مجھے سچ بتاؤ۔۔۔ "

دراب لال ہوتی آنکھوں سمیت غرایا تھا۔۔۔

" سچ سننا چاہتے ہو نا تو سنو پر پوز کیا ہے اسنے مجھے سن لیا سچ مل گیا سکون اب چھوڑو مجھے۔۔۔ "

مول مزاحمت کرتے ہوئے بولی تھی کہ دراب نے اگل پل ہی اسکا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے نزدیک کھینچا تھا اور اسکے چہرے پہ پر تپش سانسیں چھوڑتے ہوئے گویا ہوا تھا کہ مول اسکی اتنی نزدیکی پہ شرم سے لال پیلی ہو رہی تھی۔۔۔

تم صرف میری ہو مول دراب خان تم صرف میری ہو میں نے تمسے پہلے بھی کہا تھا اور آج پھر سے دہرا رہا " ہوں میرے اور تمہارے درمیان کسی تیسرے کی گنجائش باقی نہیں ہے اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کا سوچا بھی تو میں قسم کھاتا ہوں اسے جان سے مار دو نگا تم نے ابھی صرف میری محبت دیکھی ہے میرے پاگل پن میرے جنوں میری ضد سے تو اب تک تمہارا واسطہ ہی نہیں پڑا میری محبت کو محبت ہی رہنے دوا سے جنوں میں " نابد لو کیونکہ اگر یہ جنوں میں بدل گئی تو قیامت آجائے گی۔۔۔

دراب کے لہجے کی پختگی اور آنکھوں میں ہلکورے لیتے جنوں کو دیکھتے مول کے گلے کی گلی ابھر کر معدوم ہوئی تھی اس ان بھوری آنکھوں سے اس پل خوف محسوس ہوا تھا بے ساختہ ہی خشک ہوتے لال ہونٹوں پہ زباں پھیر کر انھیں تر کرنا چاہا تھا کہ دراب سے اسکی یہ حرکت مخفی نارہ سکی تھی جی وہ آنکھوں میں خمار لیے اسکے لال ہونٹوں کو کسی دیوانے کی طرح دیکھنے لگا تھا اس سے پہلے کہ مول اسے روکتی وہ پوری شدت سے اسکی

سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ مول یکدم ہی اسکے کالر کو مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی دراب کے لمس میں آہستہ آہستہ نرمی آتی جا رہی تھی وہ کسی پیاسے کی مانند خود کو سیراب کر رہا تھا جب مول کو لگا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی تب اسنے دراب کے سینے پہ دباو ڈالتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن دراب کو اسکی مزاحمت اسوقت پسند نہیں آئی تھی جیسی وہ اسکی دونوں ہاتھوں کو اسکی پشت سے لگانا ایک دفعہ پھر سے مدہوش ہوا تھا مول کی آنکھوں سے اسکی شدت برداشت نا کرتے ہوئے اب آنسو بہنے لگے تھے دراب کو مول کے آنسو جب اپنے چہرے پہ گرتے ہوئے محسوس ہوئے تب جا کے وہ پیچھے ہٹا تھا اور ایک گہری نگاہ مول کے وجود پہ ڈالی تھی جو گہری گہری سانسیں بھرتی بری طرح اسے اپنی جانب مائل کر رہی تھی ایک دفعہ پھر سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنی اوور کھینچ گیا تھا کہ مول بھرپور مزاحمت کرتے اسکے سینے پہ ہاتھ مارتے اس سے اپنا آپ چھڑانے لگی تھی جبکہ دراب اسکی کسی بھی مزاحمت کو خاطر میں نا لاتے ہوئے اسکی گردن پہ جھکتے خود کو سیراب کرنے لگا تھا اس ایک ہفتے میں وہ اسکے لیے کتنا ترپا تھا وہ لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتا تھا اسکی تنہائی اسکو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا سکون اسے صرف مول کی قربت ہی میں ملتا تھا وہ اسے ترپانا چاہتا تھا اپنے ہجر میں رلانا چاہتا تھا لیکن ایسا کر نہیں پارہا تھا الٹا خود اسکے لیے ترپ رہا تھا مول

کو مزاحمت نہ کرتے دیکھ کر وہ اسے چھوڑتے پیچھے ہٹا تھا اور گہری نگاہوں سے سر تا پاؤں اسکا جائزہ لینے لگا تھا جیسی
مول بہتے آنسوؤں سمیت زخمی شیرنی بنی دراب کا گریبان پکڑے چلا اٹھی تھی۔۔۔

تم نے مجھے طوائف سمجھا ہوا ہے ہاں جب دل چاہ قریب آگئے جب دل چاہا دھتکار دیا چاہتے کیا ہو آخر جان "

" کیوں نہیں چھوڑ دیتے لیکن تم کیوں ایسا کرو گے ایسا کر لیا تو اپنی ہوس کہاں سے مٹاؤ گے۔۔۔

" سٹاپ اٹ مول اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ "

دراب غرایا تھا۔۔۔

کیوں کیوں نابولوں سچ بولا ہے تو برداشت نہیں ہوا تم سے جانتے ہو سوچ رہی ہوں نوریز کا پرپوزل ایکسپٹ "

کر ہی لوں ایٹ لیسٹ وہ تمہاری طرح دھوکے باز تو نہیں ہے ناجو وہ باہر سے دکھتا ہے وہی وہ اندر سے بھی ہے

" اور تم ایک دو غلے انار پرست انسان ہو جو صرف خود کے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔

مول نے دراب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر درشتگی سے کہا تھا۔۔۔

تم میری بیوی ہو میں دیکھتا ہوں کیسے تم اس دو ٹکے کے انسان کو ہاں کرتی ہو جان لے لو نگا میں تمہاری مگر "

" تمہارا نام تاقیامت میرے نام کے ساتھ ہی جڑا رہے گا۔۔۔

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

دراپ نے چیختے ہوئے کہا تھا جبکہ مول تمسخرانہ لب ولہجہ اپنائے گویا ہوئی تھی۔۔۔

تم روکو گے مجھے ہاں تم مجھے یعنی مول شہریار منور کورو کو گے ہو کون تم اوقات کیا ہے تمہاری ویسے بھی "

ڈیڈی نے ٹھیک ہی کہا تھا تیس چالیس ہزار کی نوکری کرنے والا بندہ مجھے دے ہی کیا سکتا ہے میری کوئی خواہش

توپوری کرنے کی سکت نہیں تم میں اور دم تم اس نام نہاد محبت کے بھرے ہو جسکو خود تم نے اپنی نفرت کی

" بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔

" مول۔۔۔

دراب کا ہاتھ فضا میں اٹھا تھا اس سے پہلے کہ وہ مول کے چہرے پہ نشان چھوڑتا مول نے بیچ میں ہی دراب کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور گویا ہوئی تھی۔۔۔

دراب خان تم مجھ پر سے اپنا تمام حقوق کھو چکے ہو رہی بات اس نام نہاد رشتے کی تو وہ بھی بہت جلد ختم " ہو جائے گا کہہ دیا ہے میں نے ڈیڈی کو جو چاہیں فیصلہ لے لیں طلاق کے سپر ز تمہیں جلد ہی مل جائیں گے " سمجھے تم۔۔۔

کریخت لہجے میں کہہ کر درشتگی سے اس کا ہاتھ جھٹکتے مول نے لیفٹ کا بٹن پریس کیا تھا کچھ ہی سیکنڈز میں لیفٹ گراؤنڈ فلور پہ آر کی تھی اور مول بنادراب کی جانب دیکھے فوراً آفس سے باہر نکل گئی تھی جبکہ دراب مرے مرے قدموں سے باہر نکلا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ مول اس قدر پتھر دل بن گئی ہے یہ جاننے کے باوجود بھی کہ اسے پتھر دل دراب نے خود ہی بنایا ہے۔۔۔

♡♡♡

دادی جان کیا میں اندر آ سکتی ہوں۔۔۔؟ "

نازلی نے حلیمہ بیگم کے کمرے کے دروازے پہ کھڑے ہوتے پوچھا تھا کہ حلیمہ بیگم جو ابھی نماز ادا کر کے فارغ ہوئیں تھیں اسکو اپنے کمرے میں دیکھ بے ساختہ ہی مسکرائیں تھیں۔۔۔

" ہاں بیٹا اندر آ جا و باہر کیوں کھڑی ہو۔۔۔ "

نازلی مسکرا کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

" دادی جان مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ "

نازلی انکے قریب ہی بیڈ پہ بیٹھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

نازلی: " ہاں بیٹا بولو میں سن رہی ہوں۔۔۔ "

دادی جان میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں اپنی سٹڈی کنسنیور کھنا چاہتی ہوں اور آپ نے بھی مجھے کہا تھا کہ " پشاور میں لاتعداد یونیورسٹیاں ہیں تو میں چاہتی ہوں اپنا ایڈمیشن کرا لوں کیونکہ میں گھر رہ رہ کر بور ہو گئی ہوں " اور ایڈمیشن کی آخری تاریخ بھی قریب آرہی ہے۔۔۔

ہاں بیٹا ضرور تم ایڈمیشن لو میں ساتھ ہوں تمہارے تم اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتی ہو تو اس میں کوئی قباحت " نہیں ہے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم مسکرا کر بولیں تھیں۔۔۔

دادی جان ایک مسئلہ ہے آپکا پوتا کبھی نہیں مانے گا اس سبکے لیے انھوں نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اگر میں " پڑھنا چاہتی ہوں تو آن لائن ایڈمیشن کروا کے گھر بیٹھ کر ہی پڑھ سکتی ہوں ورنہ وہ مجھے پڑھنے کی اجازت ہی " نہیں دیں گے۔۔۔

نازلی نے پریشان کن لہجے میں آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا۔۔۔

بیٹا تم اس کی فکر مت کرو تم بس جا کے تیار ہو جاو جیسے ہی اسفی آفس سے واپس آتا ہے تو تمہیں لے کر جائے " گا میں بات کر لوں گی۔۔۔

حلیمہ بیگم نے نازلی کا چہرہ تھپتھپاتے کہا تھا کہ نازلی نم آنکھوں سمیت انکے ہاتھ پکڑ کر چوم لیے تھے۔۔۔

"تھینک یو سو مچ دادی جان تھینکس آلاٹ۔۔۔"

نازلی نے کہتے ہوئے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

نازلی اپنے کمرے میں قدم رکھتے ہی واڈروب کی جانب بڑھی تھی وہاں سے اپنے لیے اورنج اور وائٹ کلر کے شارٹ گھیرے دارفراک کو نکالتے اسی کے ہم رنگ وائٹ کیپری کو چوز کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کپڑے لیتی واشروم میں بند ہوتی بے ساختہ ہی اسکی نظر اپنے ہاتھوں میں موجود سونے کے کنگن پہ پڑی تھی جنکو وہ اتار کر ڈریسنگ پہ رکھتی کپڑے اور ٹاول لیے واشروم میں جا گھس تھی بیک وقت گل اوز جو وہاں سے گزر رہی تھی نازلی کو واشروم میں جاتا دیکھ اسکے کمرے میں گئی تھی جہاں اسے ڈریسنگ کے سامنے ہی وہی سونے کے کنگن نظر آئے تھے جن پہ وہ اپنا حق سمجھتی تھی جانتی تھی کہ حلیمہ بیگم نے یہ خاندانی کنگن اپنے پوتے کی بیوی کے لیے رکھے تھے ایک نظر اسے واشروم کے دروازے پہ ڈالی جہاں سے اسے پانی کے گرنے کی آواز آئی تھی سمجھ گئی تھی نازلی شاہور لے رہی ہے جیہی ہونٹوں پہ ایک مکرو مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا اور کنگن اٹھا کر اسنے جلدی سے واڈروب کھولتے فرسٹ ڈرامیں کنگن چھپا دیئے تھے ماتھے پہ چھائے پسینے کو صاف کرتے وہ بار بار مر کر پیچھے دیکھ رہی تھی مبادا نازلی باہر ہی نا آجائے کنگن کو اچھے چھپاتے اسنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ نازلی جو شاہور لے کر ابھی ابھی باہر نکلی تھی گل اوز کے لہراتے دوپٹے کو دیکھتے حیراں ہوئی تھی پہلے پہل تو اسنے یہ سوچا کہ گل اوز اسوقت اسکے کمرے میں کرنے کیا آئی تھی لیکن جلد ہی اس سوچ کو جھٹکتے اسنے اپنا رخ ڈریسنگ کی جانب کیا تھا ڈرائیر سے گیلے بالوں کو خشک کرتے اسنے کا جل اٹھایا تھا گہری ہیزل آنکھوں میں

کاجل کی لکیر ڈالتے اسنے لبوں پہ اور خ کلر کی ہی لپ اسٹک پھیر لی تھی کانوں میں جیولری باکس سے چھوٹے سے ایرنگز نکال کر پہنتے اسنے کھسے میں دودھیا پیروں کو مقید کرتے ایک سرسری نگاہ خود پہ ڈالی تھی اور پھر ڈریسنگ پہ پڑی پرفیوم اٹھا کر خود پہ سپرے کرتے اسنے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا موبائل اٹھایا تھا اور ایک نظر وال کلاک پہ ڈالی تھی جو گیارہ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی اس سب میں اسکے دماغ سے کنگن بلکل نکل گئے تھے وہ اپنے ایڈمیشن کو لے کر اتنی ایکسائیڈ تھی کہ اس پہ وہ دھیان ہی نادے پائی تھی وہ اسی اثنا میں کھڑی اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں سے ٹہل رہی تھی جیھی اسے اسفند کمرے میں آتا ہوا دیکھائی دیا جو اسی کی جانب بڑھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتی اسفند نے جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود سے قریب کیا تھا کہ وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا کے رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں تو اپنے شوہر کو اپنی مٹھی میں کرنے کے تمام گڑسکھ رکھے ہیں لٹل ون۔۔۔"

اسفند نے نازی کو گہری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا اور اسپر جھکتے اسکی شہ رگ پہ اپنے سلگتے لب رکھے تھے کہ نازی بے تحاشہ دھڑکتے دل کو بامشکل سنبھالتے لال ہوتے چہرے کے ساتھ گویا ہوئی تھی۔۔۔

جی نہیں مجھے آپ جیسے انسان کو قابو میں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ناہی خواہش ہے میرے تیار ہونے کی "

" وجہ کچھ اور ہے۔۔۔

" اور کیا وہ وجہ آپ مجھے بتانا پسند کریں گی۔۔۔ "

اسفند نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔

میں نے دادی سے بات کر لی ہے کالج میں ایڈمیشن کی انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے اور انہوں نے ہی "

مجھے تیار ہونے کا کہا ہے کیونکہ آج ایڈمیشن کی لاسٹ ڈیٹ ہے اور ابھی آپ مجھے لے کر جائیں گے فارم سبٹ کرانے کے لیے۔۔۔

نازی کے کہنے پہ اسفند سپاٹ لہجہ لیے اسکی کمر پہ دباو بڑھاتے گویا ہوا۔۔۔

میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ تم آن لائن پڑھو گی پھر یہ کیا نالک ہے دادی سے ہمد ریاں بٹور کے کیا ملتا ہے "

" تمہیں۔۔۔

اسفند نے لال چہرہ لیے کہا تھا کہ نازی نے جھٹکے سے اپنی کمر کو اسکی گرفت سے آزاد کرایا تھا لیکن بجائے دور ہٹنے کے وہ اسکے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

فاریور کا سنڈانفار میشن مائے ڈیئر گینگسٹر ہی ہمدردی کی مجھے نہیں آپکو ضرورت پڑنے والی ہے کیونکہ اگر " آپ مجھے ایڈ میشن کے لیے نہیں لے کے گئے تو کوئی بات نہیں میں خود چلی جاتی ہوں ڈرائیور کے ساتھ دادی " کو بھی بتا دوں گی اور آپ تو جانتے ہیں جس طرح میں انھیں بتاؤں گی پھر آپ کی ہی شامت آئے گی۔۔۔

نازلی نے ایک اداسے اپنے سنہری بالوں کو جھٹکتے کہا تھا کہ اسفند اسکی ایکٹنگ پہ عیش عیش کراٹھا تھا جبھی نازلی چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ اسفند کی سرد سپاٹ آواز پہ رکی تھی۔۔۔

" رکو میں فریش ہو جاؤں پھر چلتے ہیں ایڈ میشن کے لیے۔۔۔ " دانت پیس کر کہتے اسفند سر کو نفی میں ہلاتے واڈرو ب سے اپنا ڈریس لیتے واشروم میں جا بند ہوا تھا کہ نازلی خود کو داد دیتے ہوئے مسکرا کر صوفے پہ بیٹھتی موبائل پہ گیم کھیلنے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

" بات سنو۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا جو کارڈرائیو کرنے میں مصروف تھا اسکے مخاطب کرنے پہ گویا ہوا

" بولو۔۔۔ "

" میرا ایڈمیشن تو ہو گیا لیکن میرا یونیفارم اور بکس کون لے گا۔۔۔ "

" بکس کی تم فکر مت کرو مجھے بکس کے نام لکھ دینا جو تمہیں چاہیے میں ڈرائیور سے کہہ کر منگوادونگا۔۔۔ "

" ٹھیک ہے لیکن یونیفارم اسکا کیا بنے گا۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" ظاہر سی بات ہے وہ بھی میں لا کر دوں گا۔۔۔ "

اسفند نے نظریں سڑک پہ جمائے کہا تھا۔۔۔

" لیکن آپکو تو میرا سا رُز ہی نہیں پتہ۔۔۔ "

نازلی نے بے ساختگی میں کہہ ڈالا تھا لیکن بعد ازاں پچھتائی تھی جبکہ اسکے لال ہوتے چہرے کو دیکھتے اسفند مہم

سا مسکرایا تھا۔۔۔

" وہ بھی مل جائے گا۔۔۔ "

"کیسے۔۔۔"

نازلی نے جھٹ سے کہا تھا لیکن بعد میں ایک بار پھر سے پچھتائی تھی جبکہ اسفند اب کی بار مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا کہ نازلی کی پلکیں لرز اٹھی تھیں کہ اسفند اس کی لرزتی پلکیں لال ہوتے چہرے کو کپکپاتے گلابی لبوں کو بے خودی سے دیکھے گیا تھا۔۔۔

"رات کو سائز لے لیں گے نا۔۔۔"

اسفند نے نیلی آنکھوں میں خمار لیے کہا تھا کہ نازلی نے ہونق بنے سوال داغا کہ اسفند کا یہی دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے اچھے خاصے رو مینس کا بیرہ غرق کرنا کوئی اس سے سیکھے۔۔۔

کس کا سائز۔۔۔؟"

"تمہارا سائز۔۔۔"

اسفند کے کہنے پہ نازلی کے کانوں سے بھی دھواں نکلنے لگا تھا جیسی وہ اپنا رخ موڑتے ہوئے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"لٹل ون یہ جو تم بکس اور یونیفارم منگوا رہی ہو نا اسپرٹیکس لگے گا۔۔۔"

اسفند نے نازلی کو گہری نگاہوں سے تکتے کہا تھا۔۔۔

"کیسا ٹیکس۔۔۔"

نازلی نے آبرو اچکاتے کہا تھا۔۔۔

"وہ میں تمہیں وقت آنے پہ ہی بتاؤں گا۔۔۔"

اسفند نے گھمبیر لہجے میں کہتے بامشکل اسکے قیامت خیز سراپے سے نگاہیں ہٹاتے کہا تھا کہ نازلی جو صدا کی بے وقوف تھی اس بار بھی اسفند کو نا سمجھی سے دیکھتی ہوئی کندھے اچکا کر باہر کے منظر کو دیکھنے میں مگن ہو چکی تھی اگر اسکو پتہ چل جاتا کہ اسفند کس ٹیکس کی بات کر رہا ہے تو اس ٹیکس کو ادا کرنے پہ نازلی کی تو موت ہی واقع ہو جاتی کہ اسفند نے سر کو نفی میں ہلا کر ایک بار پھر سے اسپر گہری نظر ڈالتے اب نظریں سڑک پہ جمائیں تھیں تھوڑی دیر پہلے نیلی آنکھوں میں جو خمار چھایا تھا اب وہ ہٹ چکا تھا اور ابکی بار نیلی آنکھوں میں سرد مہری چھا گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازلی کالج سے واپس آنے کے بعد کافی تھک چکی تھی جبھی کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی تھی تھکن اسقدر تھی کہ اسکی آنکھ ہی لگ چکی تھی اور اب جبکہ اسکی آنکھ کھلی تھی تو رات کے سات بج رہے تھے۔۔۔

" اوگاڈ میں اتنی دیر کیسے سوتی رہی۔۔۔ "

نازلی نے اپنے سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتے کہا تھا اور اٹھ کر فریش ہونے واشروم کی جانب بڑھی تھی فریش ہوتے وہ باہر نکلی تھی اور ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی بے ساختہ ہی اسکی نظر اپنی خالی کلائیوں پہ پڑی تھی تو اسے یاد آیا کہ صبح شاور لیتے ٹائم اسنے کنگن اتار کر ڈریسنگ پہ رکھے تھے اور اب وہاں کنگن موجود نہیں تھے جبھی اسنے فوراً سے ڈریسنگ پہ دیکھا تو اسے کہیں کنگن دیکھائی نہیں دیئے سوچ سوچ کر اسکی جان نکلی جارہی تھی کہ اگر حلیمہ بیگم کو پتہ چل گیا تو وہ اس سے کتنی خفا ہوں گی اور اگر اسفند کو پتہ چل گیا تو وہ تو اسے چھوڑ گا نہیں آخر کو وہ انکے خاندانی کنگن تھے اور اتنی مالیت کے تھے یکدم ہی اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا کہ صبح جب وہ شاور کے کر نکلی تھی تو اسے اپنے کمرے سے گل اوز نکلتی ہوئی دیکھائی دی تھی ہو سکتا ہے کہ اسنے

شرارتا کنگن کہیں چھپا دیئے ہوں یہی سوچ کر وہ فوراً سے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتی کمرے سے باہر نکلتے گل اوز کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

♡♡♡

دروازے پہ ہوتی دستک نے گل اوز کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

" آجائیں۔۔۔ "

نازی کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر گل اوز صوفے سے اٹھتے اسکی جانب آئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا نازی تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو سب خیریت ہے نا۔۔۔ "

گل اوز نے دل ہی دل میں خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

" گل اوز دراصل مجھے تم سے بات کرنی تھی کچھ پوچھنا تھا۔۔۔ "

نازی نے بات کی تمہید باندھتے کہا تھا۔۔۔

" ہاں بولو سن رہی ہوں۔۔۔ "

گل اوز میرے سونے کے کنگن غائب ہیں میں صبح شاہور لینے گئی تو انہیں اتار کر ڈریسنگ پہ رکھ گئی تھی اب وہ " مل نہیں رہے۔۔۔

" اسکا کیا مطلب ہے نازی مجھے کیسے پتہ کہ کنگن کہاں ہیں۔۔۔ "

گل اوز نے بنا خوف کے جواب دیا تھا۔۔۔

گل اوز دیکھو میں بس پوچھ رہی ہوں کہ کیا تم نے کوئی شرارت کی ہے کنگن چھپانے کی کیونکہ میں نے تمہیں "

" اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔

نازی نے سیدھی صاف بات کرتے ہوئے کہا تھا جی گل اوز نے شر باز نگاہوں سے نازی کو گھورتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

اسکا مطلب تم مجھ پہ الزام لگا رہی ہو کہ کنگن میں نے چرائے ہیں لیکن میں ایسا کیوں کرونگی مجھے ایسا کر کے "

" کیا ملے گا۔۔۔

گل اوز دیکھو بات کو غلط رنگ مت دو میں نے تم سے سیمپل سا سوال پوچھا ہے مجھے بتاؤ کہ کیا تم نے کنگن اٹھائے "

" ہیں اگر اٹھائے ہیں تو مجھے واپس کر دو پلیز تم جانتی ہو نا وہ کنگن کتنی اہمیت کے حامل ہیں۔۔۔

نازلی کی بات سنتے ہی گل اوز نے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا تھا کہ نازلی اسکا یہ روپ دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی رونا کی آواز سنکر حلیمہ بیگم بھی گل اوز کی کمرے میں چلی آئیں تھیں جبکہ اسفند جو سٹڈی روم میں موجود لیپ ٹاپ پہ اپنا آفس ورک کر رہا تھا شور کی آواز سنکر باہر نکلا تھا اور ایک نظر باہر جھانکا تو شور کی آواز گل اوز کے کمرے سے آرہی تھی جیسی وہ بھی تیز قدم اٹھاتے گل اوز کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا گل اوز کیوں شور مچا کھا ہے۔۔۔"

حلیمہ بیگم کے پوچھنے پہ گل اوز بہتے آنسوؤں سمیت مکاری کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

نانی جان نازلی کے سونے کے کنگن کہیں کھو گئے ہیں اور یہ مجھ پہ الزام لگا رہی ہے کہ کنگن میں نے چوری "

"کیے ہیں۔۔۔"

ایسی کوئی بات نہیں ہے گل اوز کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے دراصل میں نے صبح کنگن اتار کر ڈرینگ پہ رکھے "

"تھے اور اب وہ مل نہیں رہے جیسی میں نے اس سے پوچھ لیا کہ کہیں اسنے تو شرارتا چھپا تو نہیں دیئے۔۔۔"

نازلی نے اب کی بار اسفند کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جو نازلی کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔۔۔

نانی جان اسنے مجھ سے یہ نہیں کہا اسنے مجھ سے یہ کہا کہ اسنے مجھے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے لہذا "

" کنگن میں نے ہی چوری کیے ہیں جبکہ میں تو اسکے کمرے میں گئی ہی نہیں تھی۔۔۔

گل اوز کو جھوٹ بولتا دیکھ کر نازی کی ہیزل آنکھیں لال ہوئیں تھیں جبکہ کچھ آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے تھے۔۔۔

جسٹ شٹ اپ گل اوز جھوٹ کیوں بول رہی ہو کیا تم میرے کمرے میں صبح نہیں آئی تھی میں نے خود "

" تمہیں اپنی آنکھوں سے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

نازی بہتے آنسو سمیت بولی تھی جبھی گل اوز نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نازی کچھ تو خدا کا خوف کرو میں تو سارا دن آخ نانی جان کے پاس تھی اور تمہارے کمرے میں میرا کیا کام "

۔۔۔

گل اوز نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" نازی گل اوز ٹھیک کہہ رہی ہے یہ صبح سے ہمارے ساتھ تھی۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے اب کی بار سرد لہجے میں کہا تھا کہ اسفند چپ چاپ کھڑا لب بھینچے ان دونوں کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دادی جان گل اوز جھوٹ کہہ رہی ہے میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا " " تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تمہیں مجھ پہ یقین نہیں ہے نامیرے کمرے کی تلاشی لے لو ڈھونڈ لو اپنے کنگن لیکن یاد رکھنا " " کنگن تمہیں یہاں نہیں ملیں گے کیونکہ میں نے چوری ہی نہیں کیے۔۔۔

گل اوز نے نازی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ نازی جسکا دماغ پہلے ہی گل اوز کے جھوٹ اور اسکی گھٹیا حرکت نے گھومار کھا تھا بنا سوچے سمجھے گل اوز کی واڈروب کی جانب بڑھی تھی اور تلاشی لینی شروع کی تھی اس سے پہلے اسفند اسے روکتا حلیمہ بیگم نے اسے آنکھ کے اشارے سے روک کر رکھا تھا۔۔۔

مل گئے کنگن تمہیں نازی اب تو یقین آگیا ہو گا نا تمہیں کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی تھی بلکہ تم جھوٹی ہو " " اور اسکا جھوٹ میں ابھی آپ لوگوں کے سامنے ثابت کر کے رہوں گی۔۔۔

گل اوز نے لال بہتی آنکھوں سمیت کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نازی سر کو نفی میں ہلاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی اسی کے پیچھے اسفند اور حلیمہ بیگم بھی گئے تھے۔۔۔ (گل اوز نے ایک منٹ کی دیر کیے بنا فرسٹ ڈراسے کنگن نکال کر دوبارہ ڈریسنگ پہ رکھے تھے اور مڑ کر ان تینوں کے اندر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی)۔۔۔

یہ دیکھیے نانی جان یہ رہے کنگن یہ یہی ڈریسنگ پہ پڑے ہوئے ہیں جہاں بقول اسکے اسنے تار کر رکھے تھے تو " اب بتائیے جھوٹا کون ہے میں یا یہ کیوں کیا اسنے میرے ساتھ ایسا آپ جانتی ہیں یہ مجھ سے جلتی ہے مجھ سے حسد کرتی ہے اسکو میرا وجود اس حویلی میں برداشت ہی نہیں ہے ان فیکٹ یہ مجھے صاف صاف لفظوں میں کہہ " بھی چکی ہے کہ اب اس حویلی کی مالکن یہ ہے یہ جسے چاہے اس حویلی میں رکھے گی جسے چاہے نکالے گی۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے نازی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی گھر کی بہو اتنی لا پرواہ کیسے ہو سکتی ہے اور لا پرواہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ہی گھر کے فرد پہ الزام کیسے لگا سکتی ہے آپ نے میرے مان کو ٹھیس پہنچائی ہے یاد رکھیے گا "۔۔۔

حلیمہ بیگم بلند آواز میں کرخٹ لہجے میں گویا ہوئیں تھیں کہ نازی سسکتے ہوئے انکی جانب بڑھی تھی۔۔۔

داوی جان قسم لے لیں میں آپ سے جھوٹ نہیں بول رہی گل اوز میرے کمرے سے باہر نکلی تھی اسی نے " وہ کنگن چوری کیے تھے اور کنگن میرے ہی کمرے میں کہیں چھپا کر اسنے دوبارہ سے ڈریسنگ پہ رکھ دیئے تاکہ " یہ مجھے آپکی نظروں میں گرا سکے میں اسکی چال سمجھ چکی ہوں۔۔۔

نازلی نے روتے ہوئے کہا تھا جیہی اسفند نازلی کی جانب بڑھا تھا اور طیش میں بنا سوچے سمجھے اسپر ہاتھ اٹھا گیا تھا کہ حلیمہ بیگم کو جہاں اسفند کا ہاتھ اٹھا نا برا لگا تھا وہی گل اوز کے سلگتے دل کو ٹھنڈک پہنچی تھی جبکہ نازلی ہیزل لال ہوتی آنکھوں میں بے یقینی لیے اسفند کی نیلی آنکھوں میں دیکھے گئی جہاں اسے غصے کے علاوہ کچھ نا دیکھائی دیا تھا۔۔۔

شرم آنی چاہیے تمہیں ایک تو لا پرواہ ہو اوپر سے الزام تراشیاں بھی کرتی ہو میں نے سوچا نہیں تھا کہ تم اس " حد تک گری ہوئی اور گھٹیا نکلوگی شیم آن یو۔۔۔

اسفند نے سر دلہجے میں کہتے کمرے سے قدم باہر بڑھائے تھے جبکہ اسکے پیچھے ہی حلیمہ بیگم اور گل اوز بھی نکل گئی تھیں اور نازلی سر کو نفی میں ہلاتے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی نجانے اسے کس جرم کی سزا ملی تھی ہیزل

آنکھوں سے آنسو متواتر جاری تھے لیکن افسوس ان آنسوؤں کو پونچھنے والا خود ہی ان آنسوؤں کی وجہ بن بیٹھا

تھا۔۔۔

♡♡♡

مول گھر پہنچتے ہی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی تھی اور اب رات ہو چلی تھی وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی

درا ب کالمس آج پھر سے محسوس کر کے وہ ایک بار پھر سے تکلیف میں اذیت میں مبتلا ہوئی تھی اور اوپر سے

نوریز کا پرپوزل اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ اضطرابی کیفیت میں کمرے کے وسط میں کھڑی چکر

کاٹ رہی تھی جبھی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔۔

" آجائیں۔۔۔ "

مول کے کہنے پہ شازیہ بیگم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔۔

" ارے مئی آپ آئیے نا۔۔۔ "

مول شازیہ کو اندر آتا دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

مول بیٹا کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو ناجب سے آفس سے واپس آئی ہو تب سے کمرے میں بند ہوا اور تنے لچ بھی " " نہیں کیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔

شازیہ بیگم کے فکر مند ہونے پہ مول پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

جی می میں بالکل ٹھیک ہوں بس آفس میں کام کالو ڈز یادہ ہے تو تھکن کے مارے نیند آگئی اور آتے ہی سو گئی " "۔۔۔

" اچھا چلو ٹھیک ہے تم نیچے آ جاؤ میں اور تمہارے ڈیڈی ڈنر پہ ویٹ کر رہے ہیں تمہارا۔۔۔ " " ٹھیک ہے می آپ چلیے میں آتی ہوں۔۔۔ "۔۔۔

" ٹھیک ہے جلدی آنا۔۔۔ "

شازیہ بیگم کے کہنے پہ مول نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

♡♡♡

شہریار منور نے ایک نظر مول کو پلیٹ میں چمچہ چلاتے ہوئے دیکھا جو کھاکم اور سوچ زیادہ رہی تھی تو اسے

مخاطب کیا۔۔۔

" مول بیٹا تمہارے لیے ایک پروزل آیا ہے۔۔۔ "

مول جو جھکی نگاہیں لیے پلیٹ میں یونہی چیخ ہلا رہی تھی جھٹکے سے سر کو اوپر اٹھاتے شہریار منور کو دیکھا تھا جو اب سنجیدہ نگاہیں لیے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

" کس کا پروزل ڈیڈی۔۔۔ "

مول کے پوچھنے پہ شازیہ بیگم نے دونوں باپ بیٹی کی طرف دیکھا جو ایک دوسرے کو دیکھنے میں مگن تھے۔۔۔

نوریز شاہ کا پروزل ایکچولی نوریز کا والد میرا کافی اچھا دوست ہے اور میرا بزنس پارٹنر بھی رہا ہے اور اب تم نے بھی نوریز کی کمپنی کے ساتھ ڈیل سائن کی ہوئی ہے مجھے تو اس پروزل میں کوئی برائی نہیں لگی نوریز شریف بچہ

ہے اکلوتا وارث ہے پورے بزنس اپمیا رُخو بصورت ہے نوجوان ہے پڑھا لکھا ہے سب سے بڑھ کر تم سے

شادی کا خواہشمند ہے مجھے تو یہ پروزل تمہارے لیے پرفیکٹ لگا اب تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو تمہاری کیا مرضی ہے

۔۔۔ "

شہریار منور نے مول کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

جیسے آپ کی مرضی ڈیڈی میں پہلے ہی اپنی مرضی کر کے پچھتا رہی ہوں سوا اب اس فیصلے کا اختیار آپ کو سونپتی "

" ہوں میں جیسا آپ کو ٹھیک لگے ویسا کر لیں۔۔۔

مول نے بامشکل اپنی سنہری آنکھوں میں چھائی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا کہ شہریار منور اسکی فرما برداری پہ

مسکرا اٹھے تھے۔۔۔

" شازیہ تم بتاؤ تم کیا کہتی ہو اس بارے میں آخر کو تم ماں ہو تمہاری رائے بھی بہت ضروری ہے۔۔۔ "

" مجھے کیا اعتراض ہو گا شہریار جب مول راضی ہے۔۔۔ "

شازیہ بیگم ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔

" ٹھیک ہے بیٹے وہ لوگ اسی ویک انگیجمنٹ کرنا چاہ رہے ہیں تو میں انکو ہاں کہہ دوں۔۔۔ "

" جی ڈیڈی جیسے آپ کو ٹھیک لگے کر لیں۔۔۔ "

مول نے بامشکل مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" جیتی رہو بیٹا ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ "

شہر یار منور مسکرا کر گویا ہوئے تھے کہ اب کی بار مول مسکرا بھی ناسکی تھی۔۔

♡♡♡

مول بیڈ پہ بے ترتیبی سے لیٹے دراب کے بارے میں سوچنے میں مگن تھی جسکو وہ چاہ کر بھی بھول ناپا رہی تھی چار سال کا ساتھ تھا انکا اب تو وہ اسکی بیوی بھی تھی کیسے بھلا دیتی اسے کیا کسی کو بھولنا اتنا آسان ہوتا ہے وہ صرف دراب کو بھولنا ہی نہیں چاہتی تھی بلکہ اسکی ہر یاد کو کھرچ کر دل سے نکال کر پھینک دینا چاہتی تھی وہ ابھی اسی اثنا میں اشک بہانے میں مصروف تھی جیسی اسکے نوٹیفیکیشن ٹون بجی تھی اسنے بنا دیکھے اپنا رخ دوسری جانب کر لیا تھا لیکن مسلسل ٹون بجنے پہ اسنے کوفت سے موبائل اٹھا کر آن کیا تھا اور واٹس ایپ پہ نوریز کے میسیجز دیکھ کر وہ لب کچل کر رہ گئی تھی۔۔

تھینک یو سوچ فیصلہ میرے حق میں کرنے کے لیے آئی پر اس عمر بھر آپکا ساتھ بنھاؤں گا آپکا وفادار رہوں " "گا۔۔

میسیج پڑھ کر بے ساختہ ہی کچھ آنسو مول کی پلکوں پہ آٹھڑے تھے کچھ ایسے ہی وعدے دراب نے بھی کیے تھے جنکو پل بھر میں وہ توڑ بھی چکا تھا اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دراب کے علاوہ بھی کوئی مرد اسکی زندگی کا

حصہ بنے گا سنے تو اپنا سب کچھ دراب کو مان لیا تھا جسکے بدلے میں دراب نے اس سے اسکا مان اسکی ذات کا غرور سب چھین لیا تھا اسکے نسوانی پنڈار کی دھجیاں اڑاتے وہ دھڑلے سے اب بات کا اعتراف کر گیا تھا کہ وہ اسکی محبت نہیں صرف اسکا بدلہ ہے جو وہ اس کے باپ سے لینا چاہتا تھا دراب کے اس دھوکے نے مول کو توڑ کے رکھ دیا تھا یہی سب سوچکر روتے ہوئے مول کی کب آنکھ لگی اسے خبر ناہوئی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازلی کل سے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسفند نے اسپر ہاتھ اٹھایا تھا وہ لاکھ برا سہی لیکن یوں سبکے سامنے وہ اسکی عزت کا پاس رکھے گا اسکا مان رکھے گا اسے اتنا یقین تو تھا ہی اسپر لیکن وہ اسکا یہی مان نہایت بے دردی سے توڑ چکا تھا وہ بیڈ پہ گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی جہی کمرے کا دروازہ کھلا کلک کی آواز سے کھلا تھا وہ جانتی تھی کون ہے اسکی خوشبو اسکے قدموں کی آہٹ اب وہ پہچاننے لگی تھی اسفند نے کمرے میں داخل ہوتا سیدھا اسکے قریب آن کھڑا ہوا تھا اور ہاتھ پہ موجود دو شاپنگ بیگز بیڈ پہ بے ترتیبی سے پھینکے تھے لیکن نازلی نے اب بھی سر اٹھانے کی زحمت ناکی تھی اسفند کو برداشت ناہو تھا نازلی کا اسے انور کرنا جہی وہ جھٹکے سے اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا تھا نازلی جو اس افتاد کے لیے تیار نا تھی سیدھا اسکے سینے

سے آن ٹکڑائی تھی جسکے ہیزل سو جھی ہوئی سرخ متورم آنکھوں کو دیکھتے اسفند کے دل میں درد کی ٹھیس سی اٹھی تھی لیکن جلد ہی خود پر قابو پاتے وہ گویا ہوا۔۔۔

" یہ رہا تمہارا یونیفارم اور تمہاری بکس اور کچھ چاہیے ہو تو مجھے بتا دینا میں منگوادونگا۔۔۔ "

اسفند نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا جھی جواب میں نازی زخمی شیرنی کی مانند دھاڑی تھی۔۔۔

" مجھے کچھ نہیں چاہیے ان فیکٹ مجھے یہ بکس اور یونیفارم بھی نہیں چاہیے نا ہی مجھے کالج جانا ہے۔۔۔ "

نازی کی بات سنتے اسفند کے ماتھے پہ بل پڑے تھے جھی وہ دانت پیستے گویا ہوا تھا۔۔۔

اپنے یہ فضول کے ڈرامے لگانا بند کر پہلے تم نے آن لائن پڑھنے پہ اعتراض اٹھایا اور پھر دادی سے اجازت "

بھی لی ریگولر پڑھنے کی اور اب تم خود پڑھنے سے انکار کر رہی ہو کیا تماشا بنایا ہوا ہے تم نے آخر تم چاہتی کیا ہو بتا دونا

" مجھے ایک ہی دفعہ۔۔۔ "

میں چاہتی ہوں تم میری جان چھوڑ دو اس نام نہاد رشتے سے آزاد کرو مجھے گھٹ گھٹ کے جیتی ہوں اس "

حویلی میں میں قیدی بنکر رہ گئی ہوں تمہاری سکون کا سانس نہیں آتا مجھے یہاں میں محبتوں کی عادی لڑکی اتنی

" نفرتوں کا انبار نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔ "

نازلی ہیزل آنکھوں میں نمی لیے چلائی تھی کہ اسفند نے یکدم ہی نازلی کے چہرے کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا کہ نازلی اسکی سخت پہ کراہ اٹھی تھی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے آسانی سے مجھ سے پیچھا چھڑا لو گی بھول ہے تمہاری مجھ سے رہائی تو تمہیں موت کی " صورت ہی میں ملے گی اس سے پہلے یہ بھول جاو کہ میں تمہیں چھوڑوں گا یا تم مجھ سے پیچھا چھڑا لو گی سمجھی تم --- "

" چھ چھ چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے اسفند۔۔۔ " نازلی نے بہتے آنسوؤں کے درمیاں کہا تھا کہ اسفند نے تمسخرانہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا کہ وہ گرتے گرتے پچی تھی اس سے پہلے کہ اسفند وہاں سے نکلتا نازلی کی کرخت آواز پہ رکا تھا ---

تمہیں کیا لگتا ہے کہ عمر بھر میرے تمہارے ساتھ اس قید خانے میں رہو گی بھول ہے تمہاری اسفند یار " خان بہت جلد میں اس حویلی کی اونچی دیواروں کو عبور کر کے تمہاری زندگی سے بھی نکل جاو گی یاد رکھنا۔۔۔ "

نازلی نے کہتے ہوئے کمرے سے باہر جانا چاہا تھا بیک وقت اسفند نازلی کو دیوار سے پین کرتے اسکی سانسوں پہ اپنا پہرا جما گیا تھا کہ اسفند کے لمس کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے نازلی اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا مسلسل اسکا ستم اپنے لبوں پہ سہتے نازلی کی جان سولی پہ اٹکی تھی نازلی کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر اسفند پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر اسکے لبوں پہ لگے گہرے کٹ کی جانب دیکھا تھا جو اسی کا دیا ہوا تھا کہ نازلی کے چہرے پہ حیا کے بکھرے رنگوں کو دیکھتے وہ چند پلوں کے مہوت ہی رہ گیا تھا پھر اچانک ہی سرد مہری کا لبادہ اوڑھے وہ درشتگی سے گویا ہوا تھا۔۔۔

دوبارہ یا آئینہ کبھی مجھ سے دور جانے یا مجھ سے الگ ہونے کی بات کی تو یاد رکھنا تمہاری بچی کچی سانسیں بھی "پی جاؤں گا۔۔۔"

اسفند کے دھمکی دینے پہ نازلی نے نم آنکھوں سے اسے گھورا تھا جبکہ اسفند نے بنا اسکی کوئی گھوری کا اثر لیے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نازلی نے شرر باز نگاہوں سے اسکی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

♡♡♡

مول کی آنکھ کھلی تو صبح کے نونج چکے تھے یکدم ہی اسے آفس کا خیال آیا موبائل اوپن کیا تو آج سنڈے تھا یہ سوچ کر اسے خود پہ جی بھر کے تاؤ آیا وہ اسقدر بے خبر تھی کہ اسے یہ تک معلوم نہ تھا کہ آج کونسا دن ہے ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھی تھی جبھی دروازے پہ دستک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

" آجائیں۔۔۔ "

مول نے کہا تھا جبھی ملازمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

" بی بی جی بیگم صاحبہ اور صاحب جی آپ کا ناشتہ پہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ "

" ٹھیک ہے تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔ "

مول کے کہنے پہ ملازمہ سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ مول اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

♡♡♡

" مول بیٹا میں نے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ "

شہریار منور نے مول کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"جی ڈیڈی کہیے۔۔۔"

بیٹا دراصل نوریز کے ڈیڈ اس منگل کو منگنی کا فنکشن کرنا چاہ رہے ہیں اور نوریز آج تمہیں شاپنگ پہ لے کے "

"جانا چاہتا ہے تو کیا تم جانا چاہو گی۔۔۔"

مول نے ایک نظر شازیہ بیگم کی جانب دیکھا جنہوں نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ میں چلی جاؤ گی نوریز کے ساتھ جب وہ آنا چاہیں آ سکتے ہیں۔۔۔"

مول نے چہرے پہ پھینکی سی مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا میں کہہ دوں گا۔۔۔"

شہریار منور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡

مول ناشتے کے بعد اوپر آئی تھی جہاں اسکے سیل پہ نوریز کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

مول کی دلکش آواز سنتے نوریز کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

مول نے مختصر کہا تھا۔۔۔

"مجھ سے نہیں پوچھیں گی کہ کیسا ہوں۔۔۔"

"کیسے آپ۔۔۔"

آپ کی آواز سنکر ایک دم ٹھیک ہو گیا ہوں۔۔۔"

نوریز کی گھمبیر آواز سنتے مول کا دل یکبارگی سے دھڑک اٹھا تھا کیا اتنا آسان تھا دراب کو چھوڑ کر کسی اور کو

ہمسفر چن لینا وہ اسی سوچ میں مبتلا تھی جبھی نوریز کی آواز پہ سوچوں کی دنیا سے واپس لوٹی تھی۔۔۔

"میں آپ کو شاپنگ پہ لے کے جانا چاہ رہا تھا کیا آپ چلیں گی میرے ساتھ۔۔۔"

نوریز کی بات سنتے مول نے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑا تھا۔۔۔

" جی میں چلوں گی آپ جب آئیں تو مجھے ٹیکسٹ کر دیجیے گا میں ریڈی رہوں گی۔۔۔ "

مول نے کہتے بنانوریز کی بات سنے کال کٹ کر دی تھی۔۔۔

" میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی دراب کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ "

مول نے بہتے آنسوؤں کے درمیاں ریزلب دہراتے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡

فل وقت مول اور نوریز اسلام آباد کے سب سے فینس مال "داسنٹورس مال" میں موجود تھے اور نوریز نے

مول کے لیے خوبصورت سا ویسٹرن ڈریس پسند کیا تھا جو کے دکھنے میں وائیٹ کلر کا فل ڈریس تھا البتہ اسکے

ساتھ ڈوپٹہ نہیں تھا کپڑے خرید لینے کے بعد اب وہ جیولری اور شو لینے کی غرض سے آگے کی جانب بڑھے

تھے۔۔۔

" مول آپ کو وہ ڈائمنڈ کاسیٹ کیسا لگ رہا ہے۔۔۔ "

نوریز نے سامنے مرمر میں لگے سیٹ کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

"نوریز یہ اتنا قیمتی سیٹ ہے کیا ضرورت ہے اسے لینے کی ہم کچھ اور دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"

مول نے بے چینی سے کہا تھا کہ نوریز اسکی بات سنکر اسکی جانب جھکا تھا۔۔۔

آپ سے زیادہ قیمتی نوریز شاہ کے لیے اور کچھ بھی نہیں ہے اور میرے نزدیک ان بے جان چیزوں کی کوئی

"وقت نہیں سوریلیکس رہیے۔۔۔"

نوریز کے کہنے پہ مول کو ناچار خاموش ہونا ہی پڑا تھا۔۔۔

♡♡♡

دراب فل وقت اپنے کمرے میں صوفے پہ نیم دراز سگریٹ سلگائے مول کی یادوں میں گم تھا وہ اسے بارہا بار

کالز اور میسیجز کرچکا تھا لیکن مول نے میسیجز کو سین تک نہ کیا تھا نہ ہی اسکی کال پک کی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں

بیٹھا تھا جہی اسکے سیل پہ وحید کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔"

"دراب میں نے تجھے کچھ بتانا ہے۔۔۔"

وحید کی بات سنکر دراب اپنی لال ہوتی آنکھوں کو مسلاتھا۔۔۔

"یار وحید پلیز میں اسوقت کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا نا ہی مجھے تیری کوئی بات سننی ہے۔۔۔"

دراب نے بو جھل آواز میں کہا تھا۔۔۔

دراب میری بات سن یا تیرے لیے یہ بات سننا بہت ضروری ہے تجھے میری بات ہر حال میں سننی ہی "

"ہوگی ورنہ تو بہت پچھتائے گا۔۔۔"

"یار ایسی بھی کیا بات ہے۔۔۔"

دراب نے کوفت سے کہا تھا۔۔۔

"تو جانتا ہے آج رات مول کی منگنی ہے نور یز شاہ کے ساتھ۔۔۔"

"کیا یہ کیا بکواس کر رہا ہے وحید تو ہوش میں تو ہے۔۔۔"

دراب چلا اٹھا تھا۔۔۔

"میں تو ہوش میں ہی ہوں لگتا ہے تو حواس کھو بیٹھا ہے کیا تجھے اس بات کا علم نہیں۔۔۔"

" نہیں یار مجھے نہیں معلوم معلوم ہوتا تو میں یہ کبھی ناہونے دیتا۔۔۔ "

درا ب لال آنکھیں لیے دھاڑا تھا۔۔۔

" اب کیا کرے گا تو درا ب۔۔۔ "

وحید نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا۔۔۔

وہی جو ایک شوہر کو کرنا چاہیے جان لے لوں گا میں اس بھونڈے نوریز کی اب تو آرہو گا یا پارمول میری "

" تھی میری ہے میری ہی رہے گی یہ تو طے ہے۔۔۔ "

درا ب نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا اور پھر کھولتے ہوئے دماغ کے ساتھ صوفے پہ گرنے کے سے انداز میں

بیٹھا تھا اسے مول پہ جی بھر کے تاو آیا تھا وہ کیسے ایسا کر سکتی تھی وہ اسکی بیوی تھی کیسے کسی اور کے ساتھ رشتہ

جوڑ سکتی تھی۔۔۔

" تم نے مجھ سے بے وفائی کر کے اچھا نہیں کیا مول اسکی قیمت تمہیں چکانی ہوگی۔۔۔ "

درا ب نے ابھری ہوئی نسون اور لال ہوتے چہرے کے ساتھ چیختے ہوئے کہا تھا جبکہ کب آنسو پلکوں کی بار توڑ

کر بہہ نکلے تھے اسے علم ناہوا تھا۔۔۔

♡♡♡

فل وقت شام کے چھ بجے تھے جبکہ انگیجمنٹ کا ٹائم آٹھ بجے کا رکھا گیا تھا مول نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا تو بے ساختہ ہی آنکھیں بھر آئیں تھیں دراب سے نکاح کے وقت تو بھی وہ ایسے ہی تیار ہوئی تھی بس فرق اتنا تھا تب وہ خوش تھی اور آج وہ یہ سب جان بوجھ کر خود کو سزا دینے کی خاطر کر رہی تھی فل وائٹ کلر کی میکسی زیب تن کیے مول نے کالے ریشمی بالوں کو کھلا چھوڑا تھا جبکہ بیوٹیشن نے نیچے سے ہلکے سے کرل کر دیئے تھے جیولری میں نوریز ہی کا دلا یا ہوا ڈائمنڈ سیٹ پہنے میک اپ کے نام پر آنکھوں میں کا جل ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے جبکہ لبوں کو گلابی رنگ سے رنگے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی پاؤں میں وائٹ کلر کی ہی ہائی ہیل پہنے ہوئے تھی وہ ابھی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی خالی خالی نگاہوں سے خود کا جائزہ لے رہی تھی جبھی شازیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔۔۔

" ماشا اللہ ماشا اللہ میری بیٹی تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے نظر نا لگے میری جان کو۔۔۔ "

شازیہ بیگم مول کا ماتھا چومتے ہوئے گویا ہوئیں تھیں۔۔۔

شازیہ بیگم نے جب مول کی نم آنکھوں کو دیکھا تو گویا ٹپ ہی اٹھیں تھیں۔۔۔

مت رو میری بچی تم دیکھنا انشا اللہ میرے اللہ نے چاہا تو تمہاری تمام تر تکالیف پریشانیاں دور ہو جائیں گی نوریز " تمہارے لیے بہت لکی ثابت ہو گا اب بس رونا بند کرو اور چلو میرے ساتھ تمہارے ڈیڈی نیچے ویٹ کر رہے ہیں ہمیں ایونٹ پہ بھی پہنچنا ہے ساڑھے ساتھ ہونے والے ہیں نوریز لوگ آچکے ہونگے ہمیں بھی لیٹ نہیں " ہونا چاہیے۔۔۔

شازیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ مول جو اب اسر کو اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

میں "Tulip Banquet Hall" انگلیجمنٹ کی تقریب اسلام آباد کے سب سے مہنگے ترین ہوٹل رکھی گئی تھی انگلیجمنٹ میں شہر کے نامور بزنس مین سیاست دان اور شو بزم کے ستارے بھی موجود تھے نوریز وائیٹ تھری پیس سوٹ میں ملبوس سیٹج پہ کھڑا بہت بے تابی سے مول کا ویٹ کر رہا تھا بار بار نگاہیں اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی کی جانب مرکوز کر لیتا تھا ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا جبھی اسے سامنے سے مول چل کے آتی ہوئی دیکھائی دی تھی جو اپنا ایک بازو شازیہ بیگم جبکہ دوسرا بازو شہر یار منور کے بازو میں ڈالے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی نوریز کی جانب ہی آرہی تھی اس ایک پل میں نوریز کو یہی لگا تھا جیسے وقت تھم سا گیا ہو وہ ارگرد سے بے

نیا زگہری نگاہوں سے صرف مول کو ہی تکلنے میں مصروف تھی جبھی مول اسکے قریب آئی تھی نوریز نے اپنا سیدھا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا جسکو تھوڑا جھجک کر مول نے تھام لیا تھا اب مول اور نوریز ایک ساتھ کھڑے تھے مول تو سبھی لوگوں سے ملنے میں مصروف تھی جبکہ نوریز مول کو گہری نگاہوں سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

" بہت خوبصورت لگ رہی ہیں مول کہیں آپکو میری نظر ہی نا لگ جائے۔۔۔ "

نوریز نے مول کے کان کے قریب سرگوشی کرتے کہا تھا کہ مول نوریز کی گرم سانسیں اپنی کان کی لوپہ محسوس کر کے گھبرا گئی تھی اس سے پہلے کہ نوریز مزید کچھ کہتا فارس شاہ مائیک پکڑ کر گویا ہوئے تھے۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین جیسا کہ آپ جانتے ہیں آج میری بیٹے نوریز شاہ اور میرے ہر دل عزیز دوست کی بیٹی " مول شہریار منور کی آج منگنی کی تقریب ہے تو میں آج اس خوشی کے موقع پر ایک اہم اعلان کرنا چاہتا ہوں میں اپنی تمام جائیداد اپنا تمام تر بزنس اپنے بیٹے نوریز شاہ کے نام کرتا ہوں آج سے بزنس کے تمام تر معاملات " نوریز ہی دیکھے گا۔۔۔

فارس شاہ کی بات سنتے ہی شہریار منور کے چہرے پہ ایک مکرو مسکراہٹ در آئی تھی وہ یہ چاہتے تھے کہ نور یزیہ ساری جائیداد مول کے نام کر دے اور مول کے نام ہوگی تو وہ آسانی سے خود کے نام کرا لیں گے یہی تو وہ ساری زندگی کرتے آئے تھے اور وہ نازلی کی بھی شادی کسی ایسے شخص سے کرانا چاہتے تھے جو بہت امیر ہو اور وہ نازلی کے ذریعے اسکی جائیداد بھی ہڑپ لیں لیکن وہ کہتے ہیں نا ہوتا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔۔۔

♡♡♡

منگنی کی تقریب کا وقت ہو چکا تھا اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ نور یزیہ اور مول آمنے سامنے کھڑے تھے اس سے پہلے کہ نور یزیہ مول کی انگلی میں انگوٹھی پہناتا یکدم ہی دراب کی گھمبیر چنگاڑتی آواز پورے ہال میں گونجی تھی کہ پورے ہال میں بیک وقت سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"رکیے۔۔۔"

دراب کو اپنے سامنے دیکھ کر مول کو اپنے پاؤں تلے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جبکہ نور یزیہ کو مول کے چہرے پہ اتار چڑھاؤ دیکھ کر کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ پوچھتا دراب کی کئی گئی بات پہ کنگ رہ گیا تھا۔۔۔

مسٹر شہریار منور بزنس کی دنیا کا سب سے مشہور ستارہ فقط اس بات کو نہیں سمجھ پایا کہ نکاح پہ نکاح حرام ہے " حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں نکاح نہیں منگنی کی تقریب ہو رہی تھی لیکن پھر بھی کیا آپ کو شعور نہیں اس بات کا کہ آپ کی بیٹی پہلے سے میرے نکاح میں ہے اور آپ اسکی منگنی کسی اور سے کر رہے ہیں فقط جائیداد کی خاطر --- "

دراب چلایا تھا جبکہ تقریب میں موجود لوگوں کی آپس میں چہ گوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ذلیل گھٹیا انسان ابھی کے ابھی نکل جاو یہاں سے دفع ہو جاو ورنہ میرے گاڈز " تمہیں دھکے مار کر نکالیں گے۔۔۔

شہریار منور دھاڑے جی دراب ایک ہی جست میں سیٹج پہ چڑھتے نوریز تک آیا تھا اور یکدم ہی اسکے منہ پہ مکہ دے مارا تھا جس سے وہ کراہ کر مول سے دور ہٹا تھا جبکہ دراب نے ایک سرد نگاہ مول پہ ڈالی تھی جبکہ مول کی تودر اب کو دیکھ کر ایسی حالت ہو گئی تھی کہ کالٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔

" واٹ نان سینس تم ہو کون اور چاہتے کیا ہو ہم سے۔۔۔ "

نوریز شاہ غرایا تھا۔۔۔

جاننا چاہتا ہے تو کہ کون ہوں میں یہ یہ لڑکی جو سامنے لڑکی ہے نا (مول کے ہاتھ کو اپنے آہنی گرفت میں " لیتے ہوئے کہتا ہے) اسکا شوہر ہوں میں نکاح ہوا وہ ہے ہمارا اور مول صرف میری ہے صرف میری اس سے مجھ سے کوئی چھینے یا چھیننے کی کوشش کرے میں اسکی جان لے لوں گا اور اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو میری " مول سے دور رہنا سمجھ آئی ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔۔۔

انگشت شہادت اٹھا کر وارن کرتا وہ مول کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے کھینچتا ہوا لے گیا تھا کہ نوریز تو کئی ثانیے واپس اپنے حواسوں میں لوٹ ہی ناسکا تھا۔۔۔

NOVELS MAFIA ♥♥♥
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

" دراب یہ کیا بکواس ہے گاڑی کی سپیڈ کم کر دو دراب سٹاپ اٹ۔۔۔ "

مول چلائی تھی۔۔۔

چپ ایک دم چپ خبردار جو ایک لفظ منہ سے نکالا تو ورنہ کسی درخت میں گاڑی دے ماروں گا سمجھتی کیا ہو تم "

خود کو میں پاگل ہوں یا اندھا ہوں میں شرم نہیں آئی تمہیں اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی اور سے منگنی

" کرتے۔۔۔

دراب کے غرانے کے جواب میں مول زخمی ناگن بنی پھنکاری تھی۔۔۔

" اور تمہیں شرم نہیں آئی اپنی ہی بیوی کو دھوکا دیتے ہوئے۔۔۔ "

" او کم آن یار اس کی میں ہزار بار تم سے معافی مانگ چکا ہوں۔۔۔ "

کیا تمہیں لگتا ہے کہ معافی مانگ لینے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور آج جتنی بے عزتی تم نے میری کر دی "

" ہے نا اسکے بعد سے تو مجھے یہی ٹھیک لگتا ہے تم سے خلع لے کر نوریز سے شادی۔۔۔

اس سے پہلے کہ مول اپنی بات مکمل کرتی یکدم ہی دراب دھاڑا تھا کہ اسکی دھاڑ پہ مول سہم سی گئی تھی۔۔۔

" اپنی بکو اس بند کرو اگر ایک لفظ منہ سے اور نکالا تو میں گاڑی میں ہی ہر حد سے گزر جاؤں گا۔۔۔ "

دراب نے مول کو گہری بے باک نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا کہ مول جو کچھ کہنے کا ارادہ رکھتی اشک

بہاتے کڑھتے ہوئے ناچار خاموش ہو ہی گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

" اترو۔۔۔ "

درا ب نے گاڑی اپنے گھر کے سامنے روکتے کہا تھا کہ مول ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔۔۔

نہیں اتروں گی کیا کر لو گے ہاں زیادہ سے زیادہ زبردستی کرو گے تو لو کر لو یہی تو ساری زندگی کرتے آئے ہو "

" تم درا ب خان۔۔۔ "

مول حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔

" میرا ضبط اور مت آزماؤ اور خاموشی سے اترو۔۔۔ "

درا ب نے دانت پیستے کہا تھا جبکہ مول ہنوز اپنی جگہ پہ بیٹھی ڈھیٹ بننے لگی تھی۔۔۔

نہیں اتروں گی ساری رات یہی گزار دوں گی لیکن تمہارے گھر جانا تمہارے ساتھ جانا منظور نہیں مجھے۔۔۔ "

"

مول کی مسلسل ضد اور ہٹ دھرمی دیکھتے درا ب کی کالی آنکھوں میں خون کی لالی اتر آئی تھی جی وہ گاڑی

سے نکلا تھا اور ٹھاہ کی آواز سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا کہ مول نے سکھ کا سانس لیا تھا کہ شاید وہ گیا لیکن یہ

مول کی صرف خیام خیالی تھی درا ب نے مول کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسے جھٹکے سے باہر نکالا تھا اور اپنے

کندھے پہ ڈالا تھا کہ مول مسلسل مزاحمت کرتی اسکے کندھے پہ مکے برساتی خود کو اس سے چھڑانے کی سعی کرنے میں کوشاں تھی لیکن چاہ کے بھی خود کو اسکی سخت گرفت سے آزاد نا کر اسکی تھی۔۔۔

♡♡♡

" چھوڑو مجھے دراب یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے آخر تم چاہتے کیا ہو مجھ سے۔۔۔ "

مول دراب کے کندھے کو جکڑے مسلسل بہتے آشکوں سمیت پوچھ رہی تھی جبھی دراب نے جھٹکے سے اسے بیڈ پہ پھینکا تھا کہ مول نے سیدھا ہوتے دراب کی جانب دیکھا تھا اور اسی پل اسے دراب کی لال ہوتی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا جبھی وہ بیڈ کر اون سے جا لگی تھی اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگتی ایک ہی جست میں دراب نے اسکے پاؤں کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے مول اسکے چوڑے وجود تلے چھپ سی گئی تھی۔۔۔

" دد دراب ت ت تم کیا کرنے والے ہو۔۔۔ "

مول نے اسکے خوف سے ہکلاتے کہا تھا کہ دراب نے لال ہوتی آنکھوں سے اسکے من موہنے چہرے کی جانب دیکھا تھا اور پل میں اسکی بات کا جواب دیتے وہ اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا۔۔۔

تمہیں سمجھانے والا ہوں کہ تمہارا شوہر ہوں میں تمہاری سانس سانس پہ تمہارے جسم کے انگ انگ پہ "

" دراب خان کا حق ہے۔۔۔

اسکے لمس میں شدت محسوس کر کے مول نے اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتے اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا لیکن یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اگر وہ خود اس سے الگ ہوتا اسکی شدت کے سبب مول کی آنکھیں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے اسکے آنسو اپنے چہرے پہ محسوس کرتے دراب پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر مول کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا جو کھینچ کھینچ کر اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی اس سے پہلے دراب کچھ کہتا پٹ سے بند آنکھیں کھولتی مول غرائی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان اٹھو میرے اوپر سے تم نے مجھے سمجھ کر کیا رکھا ہے تمہاری بیوی ضرور ہوں لیکن "

" تمہاری زر خرید غلام نہیں جسکے ساتھ تم جیسا چاہو گے سلوک کرو گے۔۔۔

" او چلو شکر ہے تم نے خود کو میری بیوی تو مانا۔۔۔ "

دراب کے تنے ہوئے اعصاب مول کی قربت پا کر کچھ پر سکون ہوئے تھے کالی آنکھوں میں خمار چھایا تھا جسکے آواز بوجھل ہوئی تھی۔۔۔

" میں نے کہا چھوڑ مجھے اٹھو میرے اوپر سے مجھے گھر جانا ہے مئی ڈیڈی میرا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔ "

مول نے دراب کی نظروں سے خائف ہو کر کہا تھا کہ اب کی بار دراب ڈھیٹ بنتے گویا ہوا۔۔۔

اب جبکہ تم نے خود کو میری بیوی تسلیم کر ہی لیا ہے تو میرے خیال سے شوہر کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں جو "

بیوی کو پورے کرنے ہوتے اور میری خواہش ہے کہ آج رات تم میرے حقوق پورے کرو اپنے شوہر کے لیے

" سکوں کا سامان بنو۔۔۔ "

دراب نے جذبات سے بوجھل لہجے میں کہا تھا کہ مول اسکی بے باک باتیں سنتے دانت سنتے گویا ہوئی تھی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے ایسی اوجھی حرکتیں کر کے تم مجھے واپس سے اپنا بنالو گے مجھے پھر سے شیشے میں اتار لو گے "

میں پھر سے تم پہ یقین کر لوں گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا اگر تم ایسا سوچ رہے ہو تو مت سوچو کیونکہ میں بہت

جلد تم سے خلع لے کر نوریز سے شادی کروں گی اور یہ سب تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو گا تم اپنی آنکھوں کے

" سامنے مجھے کسی اور کا ہوتا ہوا۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ مول اپنی بات مکمل کرتی دراب نے جھٹکے سے اسکے چہرے کو اپنی آہنی گرفت میں لیا تھا جسکی

بناپہ مول کراہ کے رہ گئی تھی۔۔۔

تم صرف میری ہوتا حیات رہتی دنیا تک مول دراب خان کی ہی رہے گی یہ بات میں نے تمہیں پہلے بھی " کہی تھی اور آج پھر دہرا ہا ہوں ہمارے درمیاں کسی تیسرے کی گنجائش نہیں ہے اور اگر ہمارا درمیاں کوئی " تیسرا آیا کسی نے آنے کی کوشش کی تو اسے میرے قہر سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔

دراب نے لال انگارہ ہوتی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ پل بھر کو مول بھی اسکا جنونی روپ دیکھ کر خوف میں مبتلا ہوئی تھی لیکن جلد بدیر ہی خود کو کمپوز کرتے گویا ہوئی۔۔۔

ہمارے درمیاں تیسرا آچکا ہے دراب خان اور تم جانتے ہو وہ تیسرا نور یز شاہ ہے جانتے ہو اسنے میرے ساتھ " تمہاری طرح ٹائم پاس نہیں کیا بلکہ اسنے عزت و احترام سے میرے گھر پر پوزل بھیجا مجھے پر پوز کیا اور کہا کہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے تمہاری طرح صرف جھوٹ دعوے نہیں کیے اسنے اور جب میرے والدین کو اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں تو مجھے کیونکر ہوگا ویسے بھی اب اپنی شادی کی ذمہ داری میں نے ڈیڈی کو سونپ دی ہے انھیں پورا اختیار دیا ہے کہ وہ جہاں چاہیں وہاں شادی کر دیں میری اور بہت جلد ایسا ہوگا بھی تم سے خلع لینے کے بعد میں نور یز کا اپنی طرف بڑھا ہوا ہاتھ تھام لوں گی کم سے کم مجھے اسپر اتنا بھروسہ تو ہے کہ وہ کبھی " تمہاری طرح مجھے دھوکا تو نہیں دے گا۔۔۔

مول نے بہتی آنکھوں سمیت چبا چبا کرا لفاظ ادا کرتے کہا تھا کہ دراب کو مول کا بار بار نوریز کا نام لینا اور اس سے خلع لینے کا کہنا طیش دلا گیا تھا مول جو بیڈ سے اٹھ رہی تھی دراب نے ایک بار پھر سے کھینچنے پہ بیڈ پہ جا گری تھی اور سہمی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا جواب اپنی شرٹ اتار کر اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

" دیکھو دور رہو م م م م مجھ سے دراب م م میرے پاس مت آنا۔۔ "

مول نے شرٹ لیس دراب کو دیکھتے کہا تھا جلال آنکھوں سے اسے گھورتا اسپر حاوی ہوا تھا۔۔

میں ہر وہ وجہ مٹا دوں گا جس سے تمہیں مجھ سے دور ہونا پڑے تمہاری روح میں اتر کر تمہارے وجود کو اپنے " نام کر کے میں خود کو تم میں دفن کر دوں گا۔۔

دراب نے لہجے میں جنونیت سموئے کہا تھا اس سے پہلے کہ مول اس سے دور ہوتی دراب جھٹکے سے اسکی شرٹ کو کندھے سے سرکاتے وہاں اپنے سلگتے لب رکھ گیا تھا کہ مول اسکی اسکی اس حرکت پہ تڑپ اٹھی تھی جیسی وہ

ہاتھ پاؤں چلاتی مزاحمت کرنے لگی تھی دراب کو مول کی مزاحمت ایک آنکھ نابھائی تھی جیسی اسکی دونوں

کلائیوں کو اسکے سر پہ پن کرتے اور اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کرتے وہ مکمل طور پہ اسپر چھایا تھا اور

بیک وقت مول کی سانسیں روک گیا تھا چند پلوں کے توقف کے بعد وہ پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر مول کے

چہرے کی جانب دیکھا تھا جو ضبط کرنے کے چکر میں لال ہوا پڑا تھا اور سنہری آنکھوں سے سیال بہہ رہا تھا مول دراب کے رک جانے پہ جھٹکے سے اپنی سنہری آنکھیں کھول گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی دراب اسکے دل کے مقام پہ لب رکھ کر ایک بار پھر سے اسکی زباں پہ نقل لگا گیا تھا۔۔۔

♡♡♡

نازلی کو کالج جاتے آج ایک ہفتہ بیت چکا تھا اور وہ پوری توجہ اپنی پڑھائی پہ مرکوز کیے ہوئے تھی آج سنڈے تھا لہذا آج کالج سے آف تھا جبھی نازلی پول کے کنارے کھڑی کسی گہری سوچ میں غرق تھی سی گرین کلر کا گھیرے دار فراک پہنے اسی کے ہم رنگ چوری دراپا جامہ زیب تن کیے کندھے پہ ڈوپٹہ لیے سنہری لمبے کھلے بالوں میں بنامیک اپ کے وہ بہت دلکش دیکھائی دے رہی تھی اسنے کئی بار سوچا تھا کہ وہ مول کو کال کر لے اب تو اسکے پاس موبائل بھی موجود تھا وہ کسی طرح اس قید خانے سے نکلنا چاہتی تھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ اوپر کھڑی گل اوز کی نظر نازلی پہ پڑی تھی جو پول کے قریب کھڑی کچھ سوچنے میں مگن تھی موقع اچھا تھا نازلی سے جان چھڑانے کا اسفند بھی گھر پہ نہیں تھا اور حلیمہ بیگم بھی دوالے کر آرام کر رہی تھیں اور تمام ملازم بھی اپنی اپنی ڈیوٹیوں کو مکمل کرنے میں مصروف تھے فوراً سے پلان بنا کر اسپر عمل پیرا ہونے کے لیے گل اوز نے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے اور پول سے کچھ دور جا کھڑی ہوئی تھی نازلی اپنی سوچوں میں اسقدر

مگن تھی کہ گل اوز کی قدموں کی آہٹ کو پہچان ناسکی تھی اور گل اوز نے فوراً سے نازلی کو پول میں دھکا دیا تھا جس سے نازلی ڈوبنے لگی تھی نازلی سانسوں کے لیے تڑپتے ہوئے باہر آنے کی کوشش میں کوشاں تھی گل اوز کو وہ دیکھ چکی تھی اور سارت صورتحال بھی سمجھ چکی تھی۔۔۔

" گل اوز مجھے باہر نکالو مجھے تیرا نہیں آتا میرا سانس بند ہو رہا ہے پلیز کوئی ہے مدد کرو۔۔۔ "

نازلی نے ہیزل آنکھوں میں آنسو لیے سانسوں کے لیے مچلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جتنا چلانا ہے چلا لیکن تمہیں بچانے کوئی نہیں آنے والا تمہیں مرنا ہی ہوگا نازلی کیوں کے تمہاری موت " ہی مجھے میرے اسفند سے ملا سکتی ہے وہ اسفند جسکو تم نے مجھ سے چھین لیا ہے تمہیں مرنا ہوگا نازلی مرنا ہوگا " تمہیں۔۔۔

گل اوز نے نفرت بھرے لہجے میں کہتے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نازلی نے نم نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا ایک اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتے ہوئے محسوس ہوا تھا اور چند ہی لمحوں میں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی کہ اسفند جو ابھی ابھی آفس سے واپس آیا تھا سامنے نازلی کو پول میں بے ہوش

پڑا دیکھ کر اپنا کوٹ اتار کر زمین پہ پھینکتے اسکی جانب دوڑا تھا اور سیدھا پانی میں چھلانگ لگاتے اسے اپنی گود میں لیتے باہر آیا تھا۔۔۔

"ہیے لٹل ون ویک اپ چلو اٹھو آنکھیں کھولو یار کیوں پریشان کر رہی ہو مجھے۔۔۔"

اسفند لال آنکھیں لیے نازلی کا ہارٹ پش کرتے چلایا تھا لیکن نازلی کو بے سدھ پڑا دیکھ کر اسنے اسے مصنوعی سانس دینے کی کوشش کی تھی لیکن بے سود۔۔۔

کم آن نازی میری جان اٹھ جاو تمہارا لیتھل مین تمہارے بنا نہیں جی سکتا ویک اپ جانم پلیز اٹھ بھی جاو "۔۔۔

اسفند نے پریشانی میں سچا اگلا تھا اور نازلی کو ہنوز پڑا دیکھ کر فوراً اسے اپنی بانہوں میں بھرتے اپنے کمرے کی جانب

رخ کیا تھا نازلی کو بیڈ پہ ڈالا تھا بھگنے کی وجہ سے نازلی کا جسم سردی کے سبب کانپ رہا تھا فوراً اسے اپنے فیملی

فرنیشن کو کال کرتے وہ نازلی کی جانب بڑھا تھا اور اسکے گردن سے چپکے بھگے بال ہٹاتے انھیں پیچھے کی جانب

سر کا یا تھا۔۔۔

♡♡♡

" ڈاکٹر پلیز بتائیے نازی کو ہوا کیا ہے۔۔۔ "

اسفند نے چہرے پہ پریشانی سجائے ڈاکٹر سے پوچھا جو نازی کا معائنہ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

مسٹر خان خطرے کی کوئی بات نہیں ہے بھیگ جانے کی وجہ سے اور سردی ہونے کے سبب انھیں بخار ہو رہا "

ہے اور سردی کی ہی وجہ سے انکا جسم بھی نیلا پڑ رہا ہے میں نے انھیں پرسکون کرنے کے لیے نیند کا انجیکشن

دے دیا ہے صبح انھیں مکمل ہوش آجائے گا یہ کچھ دوائیاں لکھ دی ہیں یہ انھیں پراپر ٹائم سے دے دیجیے گا اور

ہاں انکے کپڑے چینج کرو دیجیے گا کیونکہ گیلے کپڑے پہنے رہنے کے سبب بخار زیادہ تیز ہونے کا اندیشہ ہے انشا

" اللہ شہ دل بھی فائن ایز سون ایز پاسیبل۔۔۔ "

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا تھا اور جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔

" اوکے تھینک یو ڈاکٹر آئیے میں آپکو چھوڑ دوں۔۔۔ "

" نہیں اس اوکے میں چلا جاؤں گا آپ اپنی وائف کا خیال رکھیں۔۔۔ "

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہتے ہوئے اپنے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

اسفند نے ایک نظر نازی کے چہرے کی جانب دیکھا جو کچھ ہی گھنٹوں میں مرجھا سا گیا تھا اور ایک نظر اسکے کپڑوں کے جانب دیکھا جو بھیگے ہوئے تھے اسے ڈاکٹر کی بات یاد آئی کہ اسکے کپڑے چینج کرانے ہیں وہ چاہتا تو کسی ملازمہ کو بول کر کروا سکتا تھا لیکن اسے یہ کسی صورت گوارا نہ تھا کہ نازی کو اسکے سوا کوئی اور دیکھے چاہے پھر وہ کوئی عورت ہی کیوں نہ ہو لہذا وہ تمام تر سوچوں کو بالائے طاق رکھتا وڈروب کی جانب بڑھا تھا اور وہاں سے نازی کی بلیک کلر کی نائی لیتے دوبارہ اسکی جانب آیا تھا ایک نظر اسکے دلکش چہرے کو دیکھتے اسفند اسکے قریب ہی بیڈ پہ براجمان ہوا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا تھا نازی جو نیم غنودگی میں تھی اسفند کا گرم لمس محسوس کرتے مزید اسکے قریب ہوتی اپنا سر اسکے سینے پہ رکھ گئی تھی جبکہ نازی کا لمس محسوس کر کے اسفند کا دل یکبارگی سے دھڑکا تھا اسکی کمر پہ اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے اسکے گیلے بالوں کو ایک طرف کیا تھا اور پھر اپنا ہاتھ اسکے فراق پہ موجود ڈوریوں میں الجھایا تھا ایک ایک کر کے تمام تر ڈوریوں کو کھولتے اسفند نے اسکا فراق کندھوں سے کھسکا یا تھا اسکی دودھیا کمر کو دیکھتے اسکے سوئے ہوئے جذبات انگرائی لے کر بیدار ہوئے تھے جنکو تھپک تھپک کر سلاتے اسفند نے سائیڈ لیپ آف کرتے نازی کے کپڑے چینج کیے تھے پانچ منٹ بعد اسنے لیپ آن کیا تھا اور ایک نظر نازی کی جانب دیکھا جو ہنوز اسکے سینے سے سرٹکائے بلیک نائی زیب تن کیے ہوئے تھے احتیاط سے اسکا سر اپنے سینے سے الگ کرتے اسے تکیے پہ لٹایا تھا اور اسپر کمفٹر دیتے خود اٹھ کر

واڈروب کی جانب بڑھتا تھا وہاں سے اپنے لیے بلیک شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر وہ واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا دس منٹ بعد وہ فریش فریش سا باہر آیا تھا جبھی نظر وال کلاک پہ پڑی تھی جو نو بج رہی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا جبھی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔۔

"یس کم ان۔۔۔"

اسفند کے جواب دینے پہ ملازمہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"خان جی کھانا لگ گیا ہے کھانے کے میز پہ سب آپکا اور خانی کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

ملازمہ نے مودبانہ انداز میں کہا تھا۔۔۔

"آں نہیں دراصل مجھے بھوک نہیں اور تمہاری خانی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے دادی جان کو بتا دینا۔۔۔"

"جی خان صاحب جیسے آپکا حکم۔۔۔"

ملازمہ نظریں جھکائے کہتی ہوئی دروازہ بند کر کے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ اسفند آگے بڑھ کر نازلی کے

قریب ہی بیڈ پہ براجمان ہوا تھا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے نازلی ابھی تک سردی سے کانپ رہی ہو جبھی وہ فوراً

سے اٹھ کر واڈروب کی جانب بڑھ کر وہاں سے دو مزید کمفٹرز نکال لایا تھا اور انہیں اسپرڈالتے اسکے قریب لیٹا

تھا اسکی نظر اسکے بے داغ ماتھے پر سے ہوتی اسکی بند ہیزل آنکھوں پہ گئی تھی جو فل وقت بند تھیں وہاں سے نظر پھسل کر اسکے سرخ پھولے ہوئے گالوں پہ گئی تھی جو سردی کی شدت سے مزید سرخ ہوئے تھے وہاں سے ہوتی اسکے بھرے بھرے گلابی ہونٹوں پہ پڑی تھی جو فل وقت نیلے ہوئے پڑے تھے سردی کے باعث وہ اسکی جانب جھک کر اسکے لبوں کو ہلکا سا چومتے پیچھے ہوا تھا اسکا ہلکا سا بوسہ بھی شدت بھرا تھا جیسی ہونٹوں کا رنگ پل بھر میں لال ہوا تھا ایک بار ان کا جام پی لینے کے بعد پیاس تھی کہ مزید بڑھ گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ پھر سے اسکی سانسوں پہ حکمرانی کرتا نازلی اسکے مزید نزدیک ہوتی اپنا سرا اسکے سینے پہ رکھ گئی تھی اسفند نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو جاگتی آنکھوں سے تو اسے اپنے قریب بھکٹنے بھی نہیں دیتی تھی اور سوتے ہوئے خود اسکے اسقدر قریب تھی اسفند جھکا اور اسکی لال ہوتی ناک پہ اپنے لب رکھ گیا تھا کہ نازلی کسمساتے ہوئے اسفند کے اور نزدیک ہوتے اپنی ایک ٹانگ بھی اسپر رکھ گئی تھی کہ اسفند کو اب کی بار اپنے جذبات پہ قابو پانا دنیا کا مشکل ترین امر لگا تھا جیسی وہ ایک مرتبہ پھر جھک کر اسکے سرخ پھولے ہوئے گالوں کو اپنے دانتوں سے کاٹ گیا تھا۔۔۔

"کیوں میرے اتنے قریب آ کر تم خود کی جان پہ ظلم کرنا چاہ رہی ہو ٹل ون۔۔۔"

اسفند نے نازلی کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا جبکہ کونازلی ہنوز ویسے ہی سوئے دیکھ کر اسفند نازلی کی کمر میں ہاتھ ڈالتا جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

سوچتا ہوں اگر تمہیں مجھ یا اپنے باپ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو تم کسے چنو گی اگر تم نے اپنے باپ کو چن " لیا تو نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تم مجھے چنو گی صرف مجھے تمہارے سارے راستے مجھ سے شروع ہو کر مجھ پہ ختم ہوتے ہیں تمہاری منزل ہوں میں اور تم میری کل کائنات محبت کرنا لگا ہوں تم سے اب تم اسے میری خود غرضی " سمجھو یا پھر میری بے حسی لیکن یہ تو طے ہے کہ میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔

اسفند نے شدت بھرے لہجے میں کہتے نازلی کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔

♡♡♡

درا ب کی آنکھ کھلی تو مول کو بیڈ پہ موجود ناپا کروہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا تھا جی بھی نظر نیچے زمین پہ پڑی جہاں مول دیوار سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھی سسکیاں لے رہی تھیں۔۔۔

" مول میری جان کیا ہوا کیوں رو رہی ہو۔۔۔ "

درا ب بیڈ پر سے اٹھتے مول کی جانب بڑھتا بولا تھا۔۔۔

چاہتے کیا ہو تم دراب مجھ سے اپنا بدلہ تو لے چکے ہو تو اب کیوں میرے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑ گئے ہو کیوں "

مجھے سکون سے نہیں جینے دیتے میں شہریار منور کی بیٹی ہوں اس بات کی سزا کیا تم مجھے تمام عمر دیتے رہو گے اور تم نے ہی کہا تھا نا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو جب محبت نہیں ہے تو یہ جنوں یہ ضد کس لیے ہے تم

" کیوں مجھے میرے حال پہ نہیں چھوڑ دیتے آخر میرا گناہ کیا ہے جسکی اتنی بڑی سزا ملی مجھے۔۔۔

مول اپنے بالوں کو پکڑے ہذیبانی انداز میں چیختے ہوئے بولی تھی کہ دراب مول کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ کے رہ گیا تھا جیسی وہ اس کے قریب نیچے بیٹھتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

مول میری جان رونا بند کرو تم جیسا کہو گی میں ویسا ہی کروں گا بتاؤ تم نے کہاں جانا ہے میں لے کے چلوں گا "

" لیکن پلیز خود کو یوں تکلیف مت دو یا میرا دل خون کے آنسو روتا ہے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔

دراب پریشانی کے عالم میں بولا تھا کہ مول زخمی سی مسکراہٹ لیے کہہ اٹھی۔۔۔

خون کے آنسو لانے والا میری تکلیف پہ خون کے آنسو روتا ہے یقین جانو مجھے اس بات پہ یقین نہیں آتا "

جانتے ہو دراب تم نے اپنے بدلے کی آگ میں اندھا ہو کر میرے باپ کا نام خراب تو کیا سو کیا لیکن اس سب

میں تم نے میری عزت کی میرے کردار بھی دھجیاں اڑا دیں تم نے مجھے ناصرف میرے گھر والوں کی نظر میں بلکہ "مجھے دنیا کے سامنے ذلیل و رسوا کر دیا میرا نام میرا مقام سب مٹی ہو گیا۔۔۔"

مول نے غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کہا تھا جبکہ دراب سختی سے آنکھیں میچ گیا تھا کچھ پلوں کے توقف کے بعد مول اٹھی تھی اور قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ دراب اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

مول سنو مول کہاں جا رہی ہو تم مجھے بتاؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں یار پلیز ایسا اجنبیوں والا تو بی ہیومت کرو "میرے ساتھ۔۔۔"

"اپنے گھر جانے کے لیے مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت نہیں ہے دراب خان۔۔۔"

مول نے کرخت لہجے میں کہا تھا اور آگے بڑھنے لگی تھی جبھی دراب نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

مول گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں ضد مت کرو بلا وجہ کی یہ پبلک پلیس ہے یہاں تماشا مت "کرو۔۔۔"

دراب کے کہنے پہ مول نے ایک نظر اپنے آس پاس دیکھا جہاں اس لوگ کھڑے دیکھائی دیئے تھے جو انھی دونوں کو دیکھ رہے تھے پھر کچھ سوچ کر وہ اسکی جانب بڑھی تھی اور دراب نے اسے تشکر بھری نظروں سے دیکھتے اسکے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

♡♡♡

نازلی کی آنکھ کھلی تو صبح کے نونچ چمکے تھے اسے اپنا سر بھاری بھاری سا ہوتا محسوس ہوا تھا وہ کسلمندی سے اٹھی تھی اور ایک نظر خود کے حلیے پہ ڈالی تھی اور یکدم ہی اسکے حلق سے چیخ برآمد ہوئی تھی اسفند جو واشروم میں نازلی کی چیخ سنکر ہر بڑا کر باہر نکلا تھا۔۔۔

"کیا ہوا نازلی ٹھیک ہونا تم۔۔۔"

اسفند نے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات سجائے کہا تھا۔۔۔

"میں نے کل سی گرین کلر کے کپڑے پہن رکھے تھے تو یہ نائی کیسے پہن لی میں نے۔۔۔"

نازلی نے لہجے میں حیرت لیے کہا تھا۔۔۔

"میں نے کیے تھے۔۔۔"

" واٹ تم تم بے ہودہ انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے اتنے قریب آنے کی۔۔۔ "

نازلی اٹھ کر اسفند کے قریب آکر چلائی تھی۔۔۔

نازلی کاری ایکشن اسفند کی توقع کے عین مطابق تھا جبھی وہ پرسکون کھڑا اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

" چپ کیوں ہو جواب دو تمہیں شرم نہیں آئی اپنی ہی بیوی کی عزت سے کھیلے ہوئے۔۔۔ "

نازلی آنکھوں میں نمی لیے غرائی تھی جبھی اسفند جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

بیوی ہو تم میری جیسے چاہوں قریب آسکتا ہوں تمہارے قریب آنے سے یہ دنیا تو کیا تم بھی نہیں روک سکتی "

مجھے اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ کل شام کو تم پول میں گر گئی تھی جسکی بنا پہ تمہارے کپڑے

بھیگ چکے تھے جبھی میں نے تمہارے کپڑے چینج کیے تھے لیکن مطمئن رہو میں نے تمہارے بے ہوش کا

کوئی فائدہ نہیں اٹھایا کیونکہ میں ہوس کا پجاری نہیں ہوں کل رات تمہارے کپڑے چینج کرتے میں نے لائٹ

آف کر دی تھی تم پہ تمام پہ اختیار رکھتے ہوئے میں نے اپنا کوئی اختیار استعمال نہیں کیا لیکن اگر تم نے کبھی مجھ

سے دور جانے کی کوشش بھی کی تو میں اپنے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا

آخری بات پہ زور دیتے ہوئے اسفند نے نازی کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تھا جسکی بنا پہ نازی سسکی تھی

اسکو گہری نگاہوں سے گھورتے اسفند نے اپنا ہاتھ اسکی کمر سے نکالا تھا اور اسکو یوں ہی حیران و پریشان چھوڑتا

باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

♡♡♡

نازی فریش ہو کر ناشتے کے ٹیبل پہ آئی تو وہاں پہلے سے ہی سبکو موجود پایا جسکے گل اوز اپنا پلان ناکام ہوتا دیکھ کر

کلس کر رہ گئی تھی اچھی بھلی جان چھوٹ رہی تھی اس سے نجانے کہاں سے اسفند آگیا اور اسنے اسے بچا لیا یہی

سوچتے ہوئے گل اوز نے ناشتے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔

" نازی بیٹے اب کیسی طبیعت ہے آپکی ہمیں اسفند نے معلوم ہوا کہ کل شام آپ پول میں گر گئی تھیں۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے لہجے میں نرمی لیے کہا تھا۔۔۔

" جی دادی جان اب ٹھیک ہوں میں۔۔۔ "

نازی نے پھکی سی مسکراہٹ لیے گل اوزپہ سردنگاہیں جماتے کہا تھا۔۔۔

خیال رکھا کریں اپنا اور احتیاط سے کام لیا کریں اور چلیے اب ناشتہ شروع کیجیے آپ کل رات بھی آپنے کچھ " نہیں کھایا۔۔۔

" جی دادی جان۔۔۔ "

نازی سرکواثبات میں ہلا کر ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
♡♡♡
" کیا ہوا مول ناشتہ پہ نہیں آئی کیا۔۔۔ "

شہریار منور نے شازیہ کی جانب دیکھتے کہا تھا جو انکے کپ میں چائے انڈیل رہی تھیں۔۔۔

نہیں آئی میں نے ملازمہ سے کہا تھا کہ اسے بلا کر لائے لیکن اسنے دروازہ نہیں کھولا اور وہی سے کہہ دیا کہ "

" اسے بھوک نہیں نجانے میری بچی کی آزمائشیں کب ختم ہوں گی۔۔۔

شازیہ نے افسردہ لہجے میں کہا تھا کہ شہریار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اسلام و علیکم

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.novelsmafia.com)

♡♡♡

دروازے پہ ہوتی دستک نے مول کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا وہ جو بیڈ پہ سکڑ کر بیٹھی نجانے کونسی گہری سوچوں میں گم تھی گویا ہوئی۔۔۔

"یس کم ان۔۔۔"

"ارے ڈیڈی آپ آئیے نا وہاں کیوں کھڑے ہیں آپ۔۔۔"

شہریار منور کو دروازے پہ کھڑا دیکھ کر مول بولی۔۔۔

"بیٹا تم ناشتے پر کیوں نہیں آئی۔۔۔"

شہریار منور نے اسکی جانب دیکھتے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"ڈیڈی مجھے بھوک نہیں ہے اسلیے آپ جائیں جا کر ناشتہ کر لیں۔۔۔"

مول نے نگاہیں جھکائے کہا تھا کہ شہریار گھر اسانس بھر کر بیڈ پہ اسکے قریب آ بیٹھے تھے اور پھر گویا ہوئے تھے

میں تمہیں ساتھ لیکر جاؤں گا مول چلو اٹھو میں جانتا ہوں پریشان ہو لیکن یوں پریشان ہونے سے کچھ نہیں "

ہوگا بیٹے تمہیں مضبوط بننا ہوگا تم میری یعنی شہریار منور کی بیٹی ہو تم کیسے ہاں حالات سے لڑنا سیکھو نا کہ

"ان سے ہارنا۔۔۔"

" ڈیڈی آپ نے مجھے دل سے معاف کر دیا ہے نا۔۔۔ "

مول نے آنکھوں میں نمی لیے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں بچے تم میری بیٹی کیسے ناراض رہ سکتا ہوں تم سے اور اب اس بے وفا انسان کے لیے اپنے قیمتی آنسو "

" ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں چلو شاباش اٹھو ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔۔۔

شہریار منور مول کے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوئے تھے۔۔۔

" آپ چلیے میں تھوڑی دیر تک فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔ "

مول اپنے چہرے پہ منصوبی مسکراہٹ سجائے گویا ہوئی تھی جبکہ شہریار منور سر کو اثبات میں ہلا کر آگے بڑھ

گئے تھے جبکہ مول بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اس ستمگر کی یادوں میں گم ہوتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

اک میری جند کو لی "

دکھ نے ہزاروں

ٹوٹیا اے مان میرا

کی کو اں یاروے

لمبی جدائی تیری

رکھ دے ساڑ کے

جدوں آوے یاد تیری

لنگے سینہ پھاڑ کے

جب بھی یاد کیا جب بھی یاد کیا
اک ہونگالیا

اوساتھیا تو نے دھوکا دیا اوساتھیا تو نے دھوکا دیا۔۔۔

میں نے پھر بھی تجھے میں نے پھر بھی تجھے

" اک موقع دیا اک موقع دیا اوساتھیا تو نے دھوکا دیا۔۔۔

♡♡♡

نازلی کالج سے واپس آئی تو تھکی ہاری اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی اسنے آج پکارا دہ کر لیا تھا کہ وہ مول کو کال کرے گی اسوقت اسفند بھی آفس ہوتا گل اوز اور حلیمہ بیگم اپنے کمرے میں پائی جاتیں تھیں لہذا یہ وقت مناسب تھا مول کو کال کرنے کا نازلی نے بیگ سے اپنا فون نکالتے بنا یونی فارم چیئنج کیے ہی اسے کال ملا ڈالی تھی اور کال دوسری تیسری بیل پہ پک کر لی گئی تھی۔۔۔

"اسلام وعلیکم آپ کیسی ہیں آپ۔۔۔"

نازلی کی آواز سنکر مول کامر جھایا ہوا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

"وعلیکم اسلام ٹھیک ہوں نازلی میری جان تم کیسی ہو۔۔۔"

"کیسی ہو سکتی ہوں آپکے بنا۔۔۔"

"کیا ہوا نازلی تمہارا شوہر تمہارا خیال نہیں رکھتا۔۔۔"

مول نے پریشانی سے استفسار کیا تھا۔۔۔

"آپی میں نے آپسے جھوٹ بولا تھا۔۔۔"

نازلی نے ہیزل آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا۔۔

"کیسا جھوٹ۔۔"

مول کو اب کی بار تشویش لاحق ہوئی تھی۔۔

اور پھر نازلی نے اسے تمام تر سچائی سے آگاہ کیا تھا کہ مول کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔

"نازلی اب تم نے کیا سوچا ہے کیا کرو گی۔۔"

آپی میں آپ لوگوں کے پاس واپس آنا چاہتی ہوں آپ جانتی ہیں مجھے میں قید میں نہیں رہ سکتی مجھے ممی " ڈیڈی اور آپکی بہت یاد آتی ہے۔۔

نازلی نے اشک بہاتے کہا تھا کہ مول بہن کی تکلیف پہ تڑپ اٹھی تھی۔۔

نازلی اب میری بات غور سے سنو دیکھو یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں یہاں آنے سے روک رہی ہوں لیکن "

فلحال تم جہاں ہو وہی رہو کیونکہ ڈیڈی تمہیں کبھی ایکسپٹ نہیں کریں گے وہ سخت بد ظن ہیں تم سے کچھ

حالات بہتر ہونے دو پھر ہم ملکر اس بات کا حل نکالتے ہیں اور فلحال تو ممی سو رہی ہیں دوا لے کر میں نیکسٹ ٹائم

انشا اللہ ضرور تمہاری بات کرواؤں گی تم بالکل اپ سیٹ مت ہونا میرے ساتھ ان ٹچ رہنا اور ہاں بی سٹر ونگ

مول نے نازی کو تمام تر حقیقت سے آگاہ کرتے کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ اپنا اور مئی ڈیڈی کا خیال رکھیے گا۔۔۔"

نازی نے ٹھہرے لہجے میں بامشکل اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھتے کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم بھی اپنا خیال رکھنا میری جان اللہ حافظ۔۔۔"

"اللہ حافظ"

نازی نے کہہ کر کال ڈسکنیٹ کر دی تھی اور بے دلی سے اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

مول فریش ہو کر واشروم سے باہر نکلی جبھی اسکے دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔۔

"یس۔۔۔"

مول کی بات سنکر ملازمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ سے نوریز صاحب ملنے آئے ہیں۔۔۔"

ملازمہ کی بات سنکر مول جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بال سکھانے میں مصروف تھی جھٹکے سے پلٹی تھی

"ابھی کہاں ہیں وہ۔۔۔"

"بی بی جی وہ نیچے ڈرائینگ روم میں شہر یار منور کے ساتھ بیٹھے ہیں۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے تم انکو بھیج دو روم میں۔۔۔"

"جی بی بی جی بہتر۔۔۔"

ملازمہ نے کہہ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ مول نے گیلے بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے بیڈ پہ پڑا اٹھا کر

اچھی طرح خود کو کور کیا تھا اور ایک نظر خود پہ ڈالی تھی پریل کلر کی اوپن شرٹ اور ٹراؤزر زیب تن کیے میک

اپ سے پاک صاف چہرہ لیے وہ کافی دلکش دیکھائی دے رہی تھی وہ اسوقت کافی کنفیوز تھی یہ سوچ کر ہی اسے

البحن ہو رہی تھی کہ وہ کیسے نوریز کا سامنا کرے گی نجانے وہ اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا وہ ابھی اسی اثنا میں کھڑی تھی جبھی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔۔

"یس کم ان۔۔۔"

اجازت ملنے پہ نوریز دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں مول۔۔۔"

نوریز مول کے ساتھ ہی ٹیریس پہ آن کھڑا ہوا تھا اور ایک گہری نگاہ مول کے چہرے پہ ڈالی تھی جو نگاہیں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔"

مول ہنوز نظریں جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ کو میرے سامنے نظریں جھکانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

نوریز کی بات سننے مول نے لال ہوتی سنہری آنکھیں اٹھائیں تھیں کہ نوریز ان سنہری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا جہی آگے بڑھ کر مول کے چہرے پہ بہتے آنسوؤں اپنی پوروں پہ چننے لگا تھا۔۔۔

"آپ یہ قمیتی آنسو ایک بے حس انسان کے لیے ضائع کر رہی ہیں جسکو آپ کی قدر ہی نہیں۔۔۔"

ایسا نہیں ہے یہ آنسو اسکے لیے نہیں ہیں یہ آنسو تو اسوجہ سے ہیں کہ میں نے آپ سے جھوٹ بولا آپکو سچ "

"نہیں بتایا نوریز آئیم سو سوری میں بہت شر مندہ ہوں۔۔۔"

مول لال لبوں کا کاٹتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔۔۔

آپکو مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے انکل نے سب بتا دیا ہے اسلیے آپکو شر مندہ ہونے کی "

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

نوریز نے گہری نگاہیں مول کے من موہنے چہرے پہ جماتے کہا تھا۔۔۔

"تو کیا آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں۔۔۔"

مول نے اب کی بار اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

"نہیں بالکل نہیں کوئی انسان اتنی خوبصورت لڑکی سے بھلا کیسے ناراض ہو سکتا ہے اور تب جب وہ لڑکی اس " انسان کی محبت ہو تب تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔"

نوریز نے مول کی جانب جھک کر آنکھوں میں محبت کے دیپ جلانے کہا تھا کہ مول بے ساختہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"نوریز میں خلع لینا چاہتی ہوں۔۔۔"

مول گہرا سانس بھر کر گویا ہوئی تھی۔۔۔

"میں ہر فیصلے میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔"

نوریز نے مسکرا کر کہا تھا کہ اب کی بار مول بھی مسکرائے بنانا رہ سکی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازی بیڈ پہ مختلف سوچوں میں گھیری ہوئی تھی وہ بس کسی طرح اس حویلی سے نکلنا چاہتی تھی بقول اسکے یہ حویلی اسکے لیے قید خانہ تھی جس سے اسے کسی طرح چھٹکارا حاصل کرنا تھا فل وقت شام کے ساڑھے سات بجے تھے اسفند بھی ابھی تک آفس سے واپس نہیں آیا تھا حلیمہ بیگم طبیعت کے ناساز ہونے کی وجہ سے کمرے

میں آرام کر رہی تھیں جبکہ گل اوز بھی شام سے اپنے کمرے ہی میں بند تھی تو یہ یہاں سے بھاگنے کا بہترین تھا نازی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ بھاگ کر کہاں جائے گی لیکن بس اسے یہاں سے جانا چاہتی تھی وہ اسفند کے ساتھ کیسے رہ لیتی جسکو اسپر یقین ہی نہیں تھا جس نے اسکو اغوا کر کے اس سے زبردستی شادی کی اور شادی کر کے گھر کے کسی کونے میں ایک فالتوشے کی طرح پھینک دیا تھا یہاں سے جانے کا فیصلہ اس نے اسی دن کر لیا تھا جس دن اسفند نے اسپر ہاتھ اٹھایا تھا بس اسپر عمل پیرا اس نے آج ہونا تھا جی وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور خود کو ڈوپٹے سے اچھی طرح کور کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور سائیڈ ٹیبل پہ پڑے اپنے موبائل کو دیکھا تھا لیکن اسے وہی پہ چھوڑتے اس نے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے نازی کے نکلنے ہی گل اوز جو کیچن سے باہر آرہی تھی نازی کو لان کی جانب جاتا دیکھ چکی تھی جی فوراً اسے اسکے پیچھے گئی تھی اور وہی لاونج میں کھڑے ہو کر نازی کی حرکات و سکنات کو بغور نوٹ کرنے لگی تھی۔۔۔

" بھائی یہ دروازہ کھولیں مجھے جانا ہے۔۔۔ "

نازی نے سیکورٹی گارڈ سے کہا تھا۔۔۔

" لیکن بی بی جی آپ کو کہاں جانا ہے آپ ڈرائیور کو کہیں وہ آپکو چھوڑ دے گا۔۔۔ "

"نہیں بھائی اسکی ضرورت نہیں ہے دراصل مجھے یہاں قریب ہی اپنی دوست کے گھر جانا ہے آپ پلیز گیٹ"

"کھول دیں۔۔۔"

نازلی نے چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھتے کہا تھا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے بی بی جی جیسے آپکا حکم۔۔۔"

گارڈ نے کہہ کر مین گیٹ کھولا تھا اور نازلی نے فوراً سے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ گل اوز کے

چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

اسفند تقریباً آٹھ بجے آفس سے گھر واپس آیا تھا کمرے میں پہنچتے ہی اسنے نازلی کو آوازیں لگانا شروع کر دیں

تھیں لیکن اسے کہیں موجود ناپا کر اسے تشویش لاحق ہوئی تھی جبھی وہ فوراً کمرے سے باہر نکلا تھا کہ سامنے

سے آتی گل اوز کو مخاطب کرتے گویا ہوا تھا۔۔۔

"گل اوز تمہیں معلوم ہے کہ نازلی کہاں ہے۔۔۔"

اسفند دراصل ابھی کچھ ٹائم پہلے میں نے نازی کو مین گیٹ سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ کافی جلدی میں " " لگ رہی تھی میرے آواز دینے پہ بھی نار کی تھی کافی جلدی میں لگ رہی تھی۔۔۔

گل اوز کی بات سنتے اسفند کے شفاف ماتھے پہ جھٹ سے بل پڑے تھے جبھی وہ تیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

" کیا مطلب کہاں گئی ہے وہ بنا بتائے کہاں چلی گئی وہ تو کسی کو یہاں جانتی بھی نہیں ہے۔۔۔ "

اسفند نے لال ہوتی آنکھوں سمیت پریشانی کے عالم میں کہا تھا۔۔۔

" دیکھو اسفند مجھے ایسا کہنا تو نہیں چاہیے لیکن مجھے لگتا ہے نازی گھر سے بھاگ گئی ہے۔۔۔ "

گل اوز کی بات سنتے اسفند نے نیلی لال ہوتی آنکھوں سے گل اوز کو گھورا تھا کہ گل اوز گھبرا کر نگاہیں نیچے جھکا گئی تھی۔۔۔

اسفند نے فوراً سے پہلے نازی کے نمبر پہ کال ملائی تھی لیکن نازی کا فون تو گھر پہ ہی موجود تھا یہی سوچ کر اسفند نے

طیش میں آکر ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں دے مارا تھا کہ گل اوز ڈر کر پیچھے ہٹی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی

اسفند نے ٹیبل پہ پڑی گاڑی کی چابی اٹھاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ گل اوز نے نازی کے ناملنے کی

دعا دل ہی دل میں مانگ لی تھی۔۔۔۔

♡♡♡

نازلی رات کے اس پہر تیز تیز قدم لیے سڑک کنارے چل رہی تھی منزل کا تو دور دور تک کوئی نشان نہ تھا بس اسے کسی طرح اسفند نے اسکی زندگی سے دور جانا تھا سامنے سے آتی ٹیکسی کو دیکھتے اسنے ٹیکسی میں جانے کا ارادہ کیا تھا پیسے تو اسکے پاس تھے نہیں لیکن اسکے ہاتھوں میں موجود سونے کے کنگن اور گلے میں پڑی سونے کی چین کو دیکھتے اسنے یہی سوچا تھا کہ وہ اس ٹیکسی ڈرائیور کو یہ سونے کی چین دے دے گی اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتی پیچھے سے آتی آواز پہر کی تھی جبکہ جسم میں خوف کی لہر ڈور گئی تھی۔۔۔

" ارے کہاں جا رہی ہوں نازک پری بتاؤ نا ہم چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ "

وہاں موجود دو آدمیوں نے جو شکل ہی سے آوازہ اور غنڈے لگتے تھے نازلی کو سر تا پیر گھورتے کہا تھا جسنے خود کو اچھی طرح ڈوپٹے سے کور کر رکھا تھا۔۔۔

" کک کی کون ہوت ت تم لوگ کک کیا چاہتے ہو۔۔۔ "

نازلی نے خوف کے مارے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" اے یار دیکھ تو کیا مال ہاتھ لگا ہے خوب صورتی کے ساتھ پیسہ بھی۔۔۔ "

اب کی باران میں سے ایک کی نظر نازی کی کلائیوں پہ پڑی جن میں سونے کے کنگن موجود تھے۔۔۔

"میں پوچھتی ہوں کون ہو تم لوگ کیا چاہیے مجھ سے۔۔۔"

نازی بہتے آنسوؤں کے درمیاں چلائی تھی۔۔۔

"تو چاہیے ہمیں تو سمجھی نا۔۔۔"

وہ دونوں ایک ساتھ گویا ہوتے خباثت سے ہنسے تھے کہ نازی نے بنا سوچے سمجھے بھاگنا شروع کر دیا تھا وہ دونوں

بھی اسکے پیچھے ہی بھاگے تھے اس سے پہلے کہ نازی سڑک پہ موجود پتھر کے ساتھ ٹھوکر لگنے سے گرتی کسی کی مضبوط بانہوں نے اسے سہارا دیتے اپنی جانب کھینچا تھا کہ نازی بے ساختہ ہی اسفند کے سینے سے آن ٹکرائی تھی

اور کچھ پلوں کے توقف کے بعد چہرہ اٹھاتے نگاہیں اس ستمگر پہ جمائیں تھیں جو لال آنکھیں لیے ان دونوں کو کھا

جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا نازی کو سائیڈ کرتے وہ بھاگ کر ایک شخص کے پاس پہنچا تھا اور جھٹکے سے اسے

گلے سے پکڑا تھا کہ اس شخص کے قدم بے ساختہ ہی زمین پر سے اٹھ گئے تھے دوسرا شخص خوف سے ہکلاتے

سر کو نفی میں ہلا رہا تھا ایک ہی جھٹکے میں اس شخص کی شہ رگ پہ وار کرتے اسے موت کے گھاٹ اتارا تھا کہ

نازی اسفند کا یہ روپ دیکھ کر بے ہوش ہونے کے درپے پہ تھی اس سے پہلے کہ وہاں موجود وہ دوسرا شخص

بھاگتا اسفند نے اسے پیچھے سے پکڑا تھا اور اپنا منہ اسکے کان کے قریب لیجاتے ایک پر اسرار سرگوشی کرتے وہ اس شخص کی سہی معنوں میں جان نکال گیا تھا۔۔۔

تو نے اے کے کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے جبکہ اے کے اپنی عزت پہ کسی دوسرے کی نظر تک " برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

" مم می مجھے جانے دو پلزم مجھے معاف کر دو۔۔۔ "

وہ شخص خوف سے روتا ہوا بولا تھا۔۔۔

تو کینگسٹراے کے کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اے کے کی نظر میں اس جرم کی سزا سزائے " موت ہے جو تجھے ابھی ملے گی۔۔۔

کہہ کر اسفند نے جھٹکے سے اس شخص کی گردن توڑ ڈالی تھی کہ نازی نے بامشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا وہ اسفند کا یہ سفاک روپ دیکھ کر اس سے حد درجہ خوفزدہ ہو چکی تھی اس سے پہلے کہ وہ پھر سے بھاگتی اسفند نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ نازی کٹی ہوئی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی اسفند کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر نازی کا چہرہ خوف سے لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا جبکہ

سانس بھی اکھڑنے لگی تھی اسفند نے نوٹ کیا کہ نازی کو سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے جبھی اسلیے ان سے اس سے بعد میں نیٹے کا سوچتے بنا کر گرد کا خیال کیے وہ جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے گلابی لبوں پہ جھکا تھا اور پوری شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا کہ نازی جو پہلے ہی اتنا بھاگنے کی وجہ سے نڈھال ہوئی پڑی تھی اسفند کی شدت پہ مزید نڈھال ہوئی تھی جبکہ ہیزل آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہوئی تھی اسفند جو صرف اسے سانسیں دینا چاہتا تھا اب اسکی قربت میں مدہوش ہوتا ساری دنیا کو بھلائے اسے خود میں سمولینا چاہتا تھا کہ نازی جسکو اپنی موت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھائی دینے لگی جھٹکے سے اسفند کی شرٹ کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اسے جھٹکا دیتا تھا کہ اسفند نے ہوش میں آتے نرمی سے اسکے گلابی لبوں کو اپنی شدت بھری گرفت سے آزادی بخشی تھی جو اسکی شدتوں کے سبب لال ہو چکے تھے ایک نظر نازی کو دیکھتے جو گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی جھٹکے سے اسکی کلائی کو اپنی سخت سنگلاخ گرفت میں لیتے تقریباً گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں لایا تھا اور گاڑی میں اسکو بیٹھا کر خود بیٹھتے دھاڑ سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا کہ نازی اسکے دھاڑ سے دروازہ بند کرنے پہ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

" اس اسفند مم می میری ب ب بات تو سنیں۔۔۔ "

" چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔ "

اسفند نے لال آنکھیں لیے چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا کہ نازی اس کے دھمکی دینے پہ سسکیاں بھرنے لگی تھی
جبھی اسفند نے پوری قوت سے ڈیش بورڈ پہ اپنا ہاتھ مارا تھا جسکی بنا پہ نازی کی چیخ بے ساختہ تھی جھٹکے سے اسکی
بازو کو اپنی گرفت میں لیتے نازی کے کان میں صور پھونکنے لگا تھا۔۔۔

خبردار جواب مجھے تمہاری آواز آئی تو ورنہ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ برا کرونگا تمہارے ساتھ مائنڈاٹ "

---"
درشتگی سے کہتے اسنے جھٹکے اسے اسکی بازو کو چھوڑا تھا کہ نازی نم آنکھیں لیے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی جہاں
آج نرمی کا شائبہ تک نا تھا۔۔۔

♡♡♡

" اترو۔۔۔ "

اسفند نے پورچ میں گاڑی روکتے کہا تھا کہ نازی کا دل اگلے لمحات کو سوچ کر ہی ہول رہا تھا۔۔۔

" اس اسفند می می میری بات سن۔۔۔ "

" میں نے کہا ترویا پھر میں اپنے طریقے سے اتاروں۔۔۔ "

اسفند نے لال چہرہ لیے چبا چبا کراٹا ادا کرتے کہا تھا کہ نازی روتے ہوئے سر کو نفی میں ہلا گئی تھی۔۔۔

" پی پلیر ایک دفعہ میری بات۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ نازی اپنا جملہ مکمل کرتی اسفند اپنی سائیڈ کا ڈوراوپن کرتے اب اسکی جانب آیا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے کلائی سے کھینچ کر باہر نکالا تھا اور ہنوز اسکی کلائی کو اپنی سخت گرفت میں جکڑتے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب لے گیا تھا کہ نازی بے آواز آنسو بہاتی اسکے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی کمرے میں لا کر جھٹکے سے دروازہ بند کرتے اسنے لاک لگایا تھا کہ نازی جو خود کو گرنے سے سنبھال رہی تھی اسفند کو لاک لگاتے دیکھ اسے اپنے ارگرد کسی خطرے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

" ل ل ل لاک کی کیوں لگایا ہے۔۔۔ "

نازی نے اپنے قدم پیچھے کی جانب لیتے کہا تھا جبکہ اسفند کے قدم اب آگے کی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔

تاکہ میں اپنا کہا سچ کر سکوں یاد ہے نا تمہیں میں نے تمہیں کیا کہا تھا کہ مجھے دھوکا مت دینا مجھے دھوکے سے " سخت نفرت ہے اور تم نے کیا کیا تم نے مجھے ہی دھوکا دیا میری عزت سے کھیلا ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے خلاف جانے کی۔۔۔

اسفند نے کرخت لہجے میں کہتے نازی کو مزید خوف میں مبتلا کیا تھا۔۔۔

" نن نی نن نی ن نہیں اس اسفند مم می میں نے ک کچھ نہیں کیا۔۔۔ "

جھوٹ مت بولو مجھے گارڈ نے سب بتا دیا ہے کیا کہا تھا تم نے کہ تم اپنی دوست کے گھر جا رہی ہو وہ بھی رات کے اس پہرا کیلے اور اتنے کم عرصے میں تمہاری دوست کہاں سے آگئی تمہیں راستے کی پہچان کیسے ہو گئی بتاؤ مجھے جواب دو کیوں کیا ایسا کیوں دھوکا دیا مجھے۔۔۔

اسفند چلا یا تھا کہ نازی اس کے چلانے پہ بہتے آنسوؤں کے درمیاں چلا اٹھی تھی۔۔۔

ہاں بولا تھا میں نے جھوٹ جانتے ہو کیونکہ دم گٹھنے لگا تھا اس حویلی میں میرا میرے لیے یہ حویلی نہیں "

صرف ایک قید خانہ ہے جہاں میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتی ہر ایک کام کے لیے میں تمہاری پابند ہوں

تمہاری اجازت سے پہنوں اوڑھوں تمہاری اجازت سے آؤں جاؤں تمہاری اجازت سے سانس لوں نہیں ہوں

میں عادی اس سبکی ویسے بھی یہ سب میں کیوں کروں جب میری کوئی اہمیت ہی نہیں ہے تمہاری نظر میں تمہارے لیے تو میں صرف شہریار منور کی بیٹی ہوں جس سے تم اپنا بدلہ لینا چاہتے ہو ہے نا پھر کیوں خود پہ جبر " کر کے زبردستی تمہارے ساتھ یہ نام نہاد رشتہ بنھاؤں جواب دو مجھے۔۔۔

آج سے ابھی سے یہ رشتہ نام نہاد نہیں رہے گا آج میں اس رشتے کے تمام تر تقاضات پورا کروں گا جانتی ہونا " میں نے تمہیں کیا کہا تھا۔۔۔

اسفند نے مزید نازی کے قریب ہوتے کہا تھا کہ نازی دو قدم پیچھے ہوتی بیڈ پہ جاگری تھی اور دل میں بے تحاشہ خوف لیے سو جھی ہوئی لال آنکھوں سے اسفند کے چہرے کو تکتے لگی جو غصے کے سبب لال تھا۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا جس دن تم مجھے چھوڑ کر گئی یا مجھے دھوکا دیا اس دن میں اپنے تمام اختیارات استعمال " کرنے کا پابند ہوں گا اور آج وہ دن تمہاری بد دولت آ ہی گیا ہے وقت آ گیا ہے کہ ہم اس رشتے کو ایک مکمل نام " دیں۔۔۔

اسفند نے لال آنکھیں لیے جنونی لہجے میں کہا تھا کہ نازی نے اسکی بات کا مطلب سنتے سر کو نفی میں ہلاتے بیڈ سے اٹھنا چاہتی تھی لیکن ایسا کرنا پائی تھی کیونکہ اسفند مکمل طور پر اسپر حاوی ہوا تھا۔۔۔

آج تمہیں مجھ سے میرے عتاب سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی آج میں تمہیں بتا کر رہوں گا کہ " اسفند یار خان ہے کیا چیز۔۔۔

اسفند جس پہ خون سوار تھا نہیں جانتا تھا کیا کرنے جا رہا ہے۔۔۔

" اسفند نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے میں ایسا نہیں چاہتی پلیز نہیں۔۔۔ "

نازی سر کو نفی میں ہلاتے التجائیہ لہجے میں گویا ہوئی تھی لیکن اسفند بنا اسکی بات پہ کان دھرے اسپر جھکتے اسکی سانسوں کو اپنا غلام بنا گیا تھا کہ نازی اسکی سخت اور وحشیانہ گرفت میں بن آئے کی مچھلی کے جیسے تڑپی تھی جیسی اسکے سینے پہ اپنے دونوں نازک ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے اسے دور ہٹانا چاہ لیکن اسفند نے مکمل طور پہ اسپر سایہ فگن ہوتے اسکی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور اسکی حرکت کر گی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کیا تھا کہ نازی مارے بے بسی کے اٹک بہانے لگی تھی اسفند کا ہر لمس اتنا وحشیانہ تھا کہ نازی کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی نازی کے لبوں کو آزادی بخشے اسفند نے ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالی جو ضبط کرنے کے چکر میں لال ہوا پڑا تھا اس سے پہلے کہ نازی کچھ کہتی اسفند اپنے لب اسکے دل کے مقام پہ رکھتے اسکی ہر مزاحمت کو توڑتا چلا گیا تھا۔۔۔

♡♡♡

سورج کی چھن چھن کرتی کرنوں نے نازی کی نیند میں خلل پیدا کیا تب جا کے اسکی آنکھ کھلی تھی مندی مندی آنکھیں کھولتے وہ بامشکل اٹھ کے بیٹھی تھی سر میں درد کی ٹھیسیں سی اٹھ رہی تھیں اسنے ہیزل آنکھوں کو اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر رگڑا تھا اور ایک نظر خود کے وجود پہ ڈالی تھی تو اسے خود سے گھن آئی تھی گزری رات کا منظر کسی فلم کی مانند اسکے ذہن میں چلنے لگا تھا جبکہ وہ نئے سرے سے اذیت کا شکار ہوتی خود کے جسم کو نوچنے لگی تھی جیسے اسکا لمس مٹانے کی کوشش کی گئی ہو اپنے سنہری بالوں کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑتی وہ ہذیبانی کیفیت میں چلائی تھی۔۔۔

"نہ ننی ننی نہیں ایسے نن نہیں ہو سکتی پی یہ مم می میرے ساتھ ک کیا ہو گیا۔۔۔"

نازی کی چلانے کی آوازیں سنکر اسفند جو آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا باہر نکلا تھا اور ایک نظر نازی پہ ڈالی تھی جو کہیں سے نارمل نہیں دیکھائی دے رہی تھی بیڈ شیٹ بیڈ سے نیچے پڑی تھی جبکہ ڈریسنگ پہ رکھی پرفیومز میک اپ لوشنز وغیرہ سبھی کچھ نیچے پڑے تھے اسفند نازی سے اسی ری ایکشن کی توقع کر رہا تھا جیسا کہ اسانس بھرتا وہ خود کو سختی کرنے سے باز رکھتا اسے پکارا اٹھا تھا۔۔۔

" نازی لسن ٹومی یہاں آو میرے پاس۔۔۔ "

اسفند کے لہجے میں نرمی محسوس کر کے نازی حیراں ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل نازی کی کئی گئی بات پہ اسفند کا چہرہ اہانت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

" تمہارے پاس آؤ تاکہ تم رات کی طرح ایک بار پھر سے مجھے نوچ سکو۔۔۔ "

" اتنا دور ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو ہوا کیا ہے تمہارا ساتھ کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ ایسا۔۔۔ "

اسفند نے ماتھے پہ بل لاتے پوچھا تھا۔۔۔

کیا کیا ہے تم نے تم نہیں جانتے رات تم نے کیا کیا ہے میرے ساتھ تو یہ دیکھو اپنی کارستانی کیا کیا ہے تم نے میرے

ساتھ نوچ کھایا ہے تم نے مجھے میری نسوانیت میری عزت میرے وقار کی دھجیاں اڑادی ہیں تم نے اسفند یار خان

۔۔۔

نازی اپنی گردن لبوں کو گالوں کی جانب اشارہ کرتی بولی تھی جہاں جگہ جگہ اسفند کی جنونیت کے نشاں واضح طور

پہ دیکھے جاسکتے تھے کہ اسفند یہ سب دیکھ کر پل بھر کے لیے شرمندہ ہوا تھا لیکن پھر نازی کی کئی گئی حرکت کا

سوچکر شرمندگی کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔۔۔

تم نے حرکت ہی ایسی کی تھی میری عزت کو اچھالنے جارہی تھی تم مجبور کر دیا تھا تنے مجھے یہ سب کرنے پہ "

" اس سب کی ذمہ دار تم خود ہو۔۔۔

اسفند نے چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا۔۔۔

اچھا تو تم نے اپنی عزت کو بچانے کی خاطر میری ہی عزت کی دھجیاں اڑادی تھو ہے تم پہ اسفند یار خان تم سے "

زیادہ کمزور نفس کا مرد میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اور جانتے ہو جب رات تم مجھے نوچ رہے

تھے نا جانتے ہو کیسا محسوس ہو رہا تھا مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ایک شوہر اپنی بیوی سے اپنا جائز حق نہیں

" لے رہا بلکہ ایک مرد اپنی رکھیل کے ساتھ اپنی رات رنگین کر رہا ہے۔۔۔

نازلی زخمی شیرنی کی مانند غرائی تھی جبکہ اسکے جواب میں اسفند نے دھاڑتے ہوئے اپنا سیدھا ہاتھ فضا میں بلند کیا

تھا۔۔۔

" نازلی۔۔۔ "

کیا نازلی رک کیوں گئے ہو مارو مجھے مارو نا مار ہی دو ایک دفعہ ہی میں تاکہ تمہارا یہ سوکا لڈ بد لہ پورا ہو جائے اور "

" میری جان چھوٹ جائے تم جیسے درندے صفت انسان سے۔۔۔

نازلی نے آگے بڑھ کر اسفند کا گریباں پکڑتے زہر خند لہجے میں بہتے آنسوؤں کے درمیاں کہا تھا کہ اسفند نے طیش میں آکر نا آؤدیکھانا تاؤ جھٹکے سے نازلی کو خود سے دور دھکیلا تھا

اور بنا نازلی کی جانب دیکھے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا اور نازلی جس کا سر شیشے کے ٹیبل سے جا ٹکڑا یا تھا اور وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئی تھی اس ستمگر کی پشت کو نم آنکھوں سمیت دیکھتی ہوئی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔

♡♡♡

اسفند اپنے کیمین میں موجود اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا جب سے وہ نازلی سے لڑکے آیا تھا اسے بے چینی سی ہو رہی تھی جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے نازلی کی ہیزل آنکھوں میں چمکتے آنسو اسے بے چین کر گئے تھے پچھلے ایک گھنٹے سے وہ یوں ہی اضطرابی کیفیت میں مبتلا تھا ایک دو بار نازلی کو کال کرنے کا سوچا بھی لیکن وہ جانتا تھا کہ کال کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ اسکی کال پک نہیں کرے گی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا جہی اسکا ڈور ناک ہوا تھا۔۔۔

"یس کم ان۔۔۔"

اسفند سے اجازت ملنے پہ اسکی سیکٹری عائکہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

سر میں آپکو میٹنگ کاریمائینڈ کرانے آئی تھی آدھے گھنٹے میں میٹنگ ہے آپکی لاشاری گروپ آف انڈسٹری "

کے اونر کے ساتھ اور وہ جو فائل میں نے آپکو دی تھی اس میں تمام امپورٹینٹ پوائنٹس لکھے وے تھے وہ

" کانڈلی مجھے دے دیجیے تاکہ میں ایک بار پھر سے دیکھ لوں کہ کوئی کمی بیشی تو نہیں رہ گئی۔۔۔

عائکہ نے اپنی بات ختم کرتے کہا تھا کہ اسفند نے چونک کر ٹیبل پہ دیکھا تو فائل کہیں موجود نا تھی جیسی اسے یاد

آیا کہ وہ فائل وہ اپنے کمرے میں بیڈ کے ساتھ بنے سائیڈ ڈرائیں بھول آیا ہے۔۔۔

اومس عائکہ ایکچولی میں فائل گھر بھول آیا ہوں آپ ایسا کریں کہ میٹنگ اریج کرائیں جب تک میں فائل "

" پک کر لیتا ہوں گھر سے۔۔۔

" اوکے سر۔۔۔ "

عائکہ نے تابعداری سے سرکوا ثبات میں ہلاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ اسفند ٹیبل پہ پڑی گاڑی کی

چابیاں اٹھاتا کیمین سے نکلا تھا۔۔۔

♡♡♡

ریش ڈرائیو کر کے اسفند گھر پہنچا تھا اور ڈائریکٹ اپنے کمرے میں گیا تھا بننا زلی کی جانب دیکھے وہ تیزی سے ڈرائیو کی جانب بڑھا اور وہاں سے فائل نکالی تھی اس سے پہلے کہ وہ فائل کے کمرے سے نکلتا اسے نیچے زمین پہ خون آیا تھا وہ جھٹکے سے پلٹا تھا اور نظریں زمین پہ مرکوز کیں تو جیسے وہ اپنی جگہ پتھر اسٹا گیا تھا نازی کے بے ہوش وجود کو دیکھتے وہ فائل کو نیچے پھینکتا فوراً اسے اسکی جانب لپکا تھا اور نیچے بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا کہ نازی کے سر سے نکلتے خون کو دیکھتے اسنے سر کو نفی میں ہلایا تھا دل میں خوف نے جنم لیا تھا نازی کے چھوڑ جانے کے خوف نے جی وہ تیزی سے نازی کا چہرہ تھپتھپانے لگا تھا۔۔۔

"نن نہی نہیں نازی اٹھو یا یہ ی یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھی تم نازی ویک اپ۔۔۔"

وہ مسلسل اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھرے اسے بلارہا تھا لیکن وہ سن نہیں رہی تھی اور اسفند کو پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ اسکے لیے رونے لگا تھا پلکوں پہ ٹھہرے آنسو اب گالوں پہ بہہ نکلے تھے کچھ دیر وہ شک کی کیفیت میں نازی کے سر کو یوں ہی اپنی گود میں لیے بیٹھا رہا اور کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ جھٹکے سے اٹھا تھا اور نازی کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے باہر کی جانب دوڑا تھا۔۔۔

♡♡♡

وہ نازی کو بانہوں میں اٹھائے ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا اور پاگلوں کی طرح یہاں سے وہاں بھاگنے لگا تھا۔۔۔

"سم باڈی ہیلپ پلیز پلیز سیو ہر پلیز سیو مائے لٹل ون۔۔۔"

"Somebody Help Please Please Save Her Please Save My

Little One ---"

اسفند پاگلوں کی طرح چلایا تھا کہ جی جی اسے سامنے سے ڈاکٹر آتا ہوا دیکھائی دیا تھا جی جی وہ ہنوز اسے بانہوں میں

لیے تیزی سے اسکی جانب لپکا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر دیکھیے نامیری نازی کو کیا ہو گیا ہے اسکے سر سے خون نکل رہا ہے اٹھ نہیں رہی ہے یہ۔۔۔"

اسفند دیوانہ وار نازی کو دیکھتے بولا تھا کہ ڈاکٹر نے نرس کو بلاوا کر نازی کو سٹر پیچر پہ لیٹا تھا اور اسے فوراً سے

ایمر جینسی میں لیجانے کو کہا تھا۔۔۔

"مسٹر خان آپ حوصلہ رکھیے آپکی وائف ٹھیک ہو جائیں گی ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔۔۔"

ڈاکٹر اسفند کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اسے تسلی دیتا ایمر جینسی واڈ کی جانب بڑھا تھا کہ اسفند دیوار سے ٹیک لگائے

اپنی لال ہوتی آنکھوں کو ضبط سے بند کر گیا تھا اسے خود پہ جی بھر کے تاؤ آیا وہ اپنے غصے میں اس معصوم پھول کو

روند گیا تھا اور اسکے باپ سے بدلہ لینے کی خاطر اس معصوم کو اپنے نفرت کا نشانہ بنایا یہی سوچکر اس نے طیش میں آکر اپنے سیدھے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں دے مارا تھا کہ اسکے ہاتھ سے اب باقاعدہ خون رسنے لگا تھا لیکن اسے اپنی تکلیف نازلی کی تکلیف کے آگے کچھ بھی نا لگی تھی بار بار وہ اپنی نیلی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتا پورے دل سے نازلی کے لیے دعا گو تھا جو اندرا سکی وجہ سے زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی اسفند اسی اثنا میں کھڑا تھا جیہی ایمر جینسی واڈ سے نرس باہر آئی تھی اور اسفند تیزی سے اسکی جانب لپکا تھا۔۔۔

"سسر بتائیے کیسی ہے میری نازلی وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا۔۔۔"

اسفند کی بات سنکر نرس گویا ہوئی تھی۔۔۔

"اونیگیٹو بلڈ کی ضرورت ہے۔۔۔ O- مسٹر خان پشینٹ کا بلڈ بہت ضائع ہو چکا ہے ہمیں فوری طور پہ"

سسر میرا بلڈ گروپ اونیگیٹو ہی ہے آپ جتنا چاہیں بلڈ لے لیں لیکن میری نازلی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے"

۔۔۔

اسفند کی بات سنکر نرس سر کو اثبات میں ہلاتی اسے اپنے ساتھ لیے آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

پورا گھنٹہ بیت چکا تھا جسکے نازلی کی جانب سے کوئی تسلی بخش خبر موصول ناہوئی تھی ہاسپٹل کے کوریڈور میں چل چل کے اسفند کے پاؤں شل چکے ہوتے تھے جی بھی اسنے کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ایک نظر ڈالی تھی جواب بارہ بج رہی تھی گہرا سانس بھر کے وہ وہاں موجود کرسی پہ بیٹھا ہی تھا بیک وقت ڈاکٹر ایمر جینسی سے باہر آیا تھا۔۔۔

" ڈاکٹر میری نازلی کیسی ہے اب۔۔۔ "

" مسٹر خان ہم نے انھیں بچا لیا ہے لیکن۔۔۔ "

" لیکن کیا ڈاکٹر۔۔۔ "

اسفند ماتھے پہ بل ڈالے پوچھا تھا۔۔۔

" آپ میرے ساتھ میرے روم میں آئیے۔۔۔ "

ڈاکٹر نے کہتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

♡♡♡

" جی ڈاکٹر بتائیے۔۔۔ "

اسفند ڈاکٹر کے ساتھ کرسی پہ براجمان ہوتے بولا تھا۔۔۔

مسٹر خان بروقت خون ملنے پہ پیشینٹ کی جان بچ گئی ورنہ انکی جان جاسکتی تھی کیوں کے آل ریڈی بلڈ بہت "

"ضائع ہو چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سنکر اسفند نے ضبط سے اپنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

مسٹر اسفند ٹرٹیمینٹ کے دوران ہم نے پیشینٹ کے جسم پہ کچھ نشانات دیکھے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انکے "

"ساتھ زبردستی کی گئی ہو۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سنکر اسفند کا چہرہ ضبط کے مارے لال ہوا تھا۔۔۔

دیکھیے براہمت منائیے گا آپ پیشینٹ کے ہز بینڈ ہیں تو یہ بات آپکو معلوم ہونی چاہیے کہ آپکی وائف فریگی "

بہت ویک ہیں لیکن بہر حال میں نے میڈیسنز کچھ ٹیسٹ اور انرجی سپلیمنٹس لکھ دی ہیں یہ کورس آپ نے

"پشینٹ کو باقاعدگی سے کروانا ہے۔۔۔

ڈاکٹر کی باتیں سنکر اسفند کا یہی جی چاہا کہ وہ خود کو ختم کر لے نجانے وہ اتنا ظالم کیسے بن گیا تھا۔۔۔

اور کوشش کریں کہ انھیں ہر قسم کے سٹریس سے دور رکھیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں تبھی وہ پراپر " ٹھیک ہو سکیں گی اور آدھے گھنٹے تک پیشنٹ کوڈ سچارج مل جائے گا۔۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہتے دوائیوں کی پرچی اسفند کی جانب بڑھائی جسکو اس نے بامشکل مسکرا کر تھام لیا تھا ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے وہ انکے روم سے باہر نکلا تھا اور اب اپنے قدم ایمر جینسی واڈ کی جانب بڑھائے تھے جہاں اسکی دشمن جاں موجود تھی۔۔۔

♡♡♡

اسفند روم میں داخل ہوا تھا اور سست روی سے چلتا ہوا نازلی کے قریب گیا تھا نازلی جو ہوش میں آچکی تھی لیکن جان بوجھ کر آنکھیں موندے لیٹی رہی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تمھیں ہوش آگیا ہے پلیز ایسا مت کرو آنکھیں کھولو اور میری طرف دیکھو مجھ سے بات کرو "۔۔۔

" مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ "

نازلی ہنوز آنکھیں موندے ہوئے کرخت لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

ایسا تو مت کہو یا ر میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا لیکن تم بھی سمجھو نا میں اس وقت غصے میں تھا شدید غصے میں "

اسفند صاف گوئی سے گویا ہوا تھا۔۔۔

ہو نہہ غصے میں تھا غصے میں نہیں تھے آپ سچ میں مجھے مارنا چاہتے تھے جو ہوا نہیں کاش ایسا ہو جاتا آپ کی "

" خواہش پوری ہو جاتی آپ کا بدلہ پورا ہو جاتا نا۔۔۔

نازی نے ہیزل آنکھیں کھولتے چھت کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" نازی چپ کر جاو تم مجھے پھر سے غصہ دلار ہی ہو اور اگر اب میں نے کچھ کیا تو مجھ سے گلہ مت کرنا۔۔۔ "

اسفند نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا کہ اسکے مرنے کی بات سننا تو دور وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور

اب تو بالکل نہیں جب وہ اسکی محبت بن چکی تھی۔۔۔

آپکو غصہ کرنے کے علاوہ اور رعب جھاڑنے کے علاوہ آتا ہی کیا ہے میری زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے "

" آپنے کتنا ہی اچھا ہوتا اگر آپ آج آتے ہی نا میں وہی مر جاتی کم سے کم یہ روز روز کی اذیت سے تو۔۔۔

اس سے پہلے کہ نازی اپنا جملہ مکمل کرتی اسفند پوری جھٹکے سے اسپر سایہ فگن ہوتے اسکے لبوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا کہ نازی اسکی سخت گرفت میں پھڑپھڑا کے رہ گئی تھی لمحہ بہ لمحہ اسکے لمس میں شدت آرہی تھی جبکہ نازی میں اب اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مزاحمت کر سکے اسکی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کرتے اسفند نرمی سے اسکے لبوں کو چومے پیچھے ہٹا تھا اور نظر اسکے لال بھجھوکا چہرے پہ ڈالی تھی تو بے ساختہ ہی مسکرا اٹھا تھا۔۔۔

جب آپکے پاس بولنے کو کچھ اچھا نہ ہوتا تب نہیں بولا کرتے ورنہ پھر چپ ایسے ہی کرواتے ہیں جیسے میں نے "

" تمہیں کروایا ہے۔۔۔

اسفند نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تھا کہ نازی اچانک ہی بلس کر گئی تھی۔۔۔

" مائی بلسی پرنسز۔۔۔ "

اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ نازی اسکے مسلسل تنگ کرنے پہ بول اٹھی تھی۔۔۔

آپ نے سمجھ کر کیا رکھا ہوا ہے مجھے جب دل چاہتا ہے مجھے اپنے قریب کر لیتے ہیں میری سانسیں بند "

کر دیتے ہیں ہاں۔۔۔؟

نازی نے کہہ تو گئی تھی لیکن جب اپنے کہے گئے الفاظ پہ غور کیا تو شرم سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ رخ دوسری جانب موڑ گئی تھی جیسے اسفند کا دلکش قبضہ بے ساختہ تھا۔۔۔

مائے بلشی پرسنز تم ابھی شرمنا بند کرو شرمابعد میں لینا جب ہماری گولڈن نائیٹ ہوگی فلحال تو تم اٹھو ڈاکٹر نے " ڈسچارج کر دیا ہے تمہیں گھر چلنا ہے۔۔۔

اسفند نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا کہ نازی کو اسکا اتنی محبت سے بات کرنا ہضم ناہوا تھا لیکن کچھ سوچ کر خاموش رہی تھی نرس نے آکر اسکے ہاتھ پہ لگی ڈرپ اتار دی تھی اس سے پہلے کہ نازی بیڈ سے نیچے قدم رکھتی یکدم ہی آگے بڑھ کے اسفند نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا کہ نازی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی بول اٹھی تھی۔۔۔

" اس اسف اسفندیہ آپ کیا کر رہے ہیں نیچے اتاریں مم می میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔ "

جانتا ہوں تم خود چل سکتی ہوں لیکن وہ کیا ہے نا آج میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نرم و نازک کومل جیسے وجود " کو میں اپنی بانہوں میں اٹھا کر چلوں۔۔۔

اسفند نے اسپر جھکتے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے کہا تھا جیسے نازی کو تو وہ آج بات بات پہ حیراں کر رہا تھا اس سے پہلے کہ نازی مزید کچھ کہتی اسفند اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا اشارہ کرتے کمرے سے نکلا تھا کہ

نازلی نے ارگرد لوگوں کو دیکھتے جواسکو دیکھ کر اسکی قسمت پہ رشک کر رہے تھے اپنا منہ اسفند کے سینے میں چھپالیا تھا جبکہ ناچاہتے ہوئے بھی گلابی لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔۔۔

♡♡♡

اسفند اور نازلی گھر ہی پہنچے تھے کہ سامنے لاونج میں بیٹھیں حلیمہ بیگم پریشانی سے پکاراٹھیں تھیں۔۔۔

بیٹا تم دونوں کہاں تھے تم تو صبح آفس آ گئے تھے نا اور نازلی اتنا وقت کہاں تھی اسے کالج نہیں جانا تھا کیا اور یہ " کیا ہوا نازلی بیٹا یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔

حلیمہ بیگم نے نازلی کے سر کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ دادی دراصل نازلی کو چوٹ لگ گئی تھی اسلیے ہاسپٹل لے کے جانا پڑا خیر چھوڑیں اب ٹھیک ہے یہ آپ " پریشان مت ہوں۔۔۔

کیسا نا پریشان ہوں نازلی تم اپنا خیال نہیں رکھتی بالکل بھی اور اسفند تم بھی اسکا خیال نہیں رکھتے ہزار بار کہا " ہے تم سے کہ اسکا دھیان رکھا کرو۔۔۔

حلیمہ بیگم نے نازلی کے ماتھے کو چوم کر اسفند کو گھورتے کہا تھا کہ نازلی نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی

اچھا یہاں آؤ میرے پاس نازلی بیٹا بیٹھو اور گل اوز بیٹا تم جاو بہو کے لیے ہلدی والا دودھ کے کر آؤ اس سے "

" زخموں کو آرام ملتا ہے۔۔۔"

" جی نانی جان۔۔۔ "

گل اوز نے چبھتی ہوئی نگاہ نازلی پہ ڈالی اور دانت پیستے ہوئے کیچن کی جانب بڑھی تھی کہ اب حویلی میں ملازموں کی فوج ہونے کے باوجود یہ کام گل اوز کو کرنا تھا اور کرنا کس کے لی تھا یہ سوچ کر ہی اسکا حلق تھک کرڑا ہوا تھا آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت اٹھ آئی تھی جس پہ وہ فل وقت قابو پاتے کیچن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

♡♡♡

" نازلی بیٹا مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا جو اسفند کے ساتھ صوفے پہ براجمان تھی۔۔۔

" جی دادی جان کہیے۔۔۔ "

نازلی نے کہا تھا کہ جبھی اسفند بولا تھا۔۔۔

" اچھا دادی جان میں چلتا ہوں اب آفس ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔۔۔ "

" یہی بیٹھو مجھے تم سے بھی بات کرنی ہے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے اسفند کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نازلی بیٹا آج رات آسٹریلیا سے میرا چھوٹا پوتا یعنی اسفند کا چھوٹا بھائی شہرام خان اپنی ڈگری لے کر پاکستان "

واپس آ رہا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ آج رات کے کھانا میں ایک دو شز تم خود بناؤ گھر کی بڑی بہو ہو ویسے بھی
" تمہارے ہاتھ کا ذائقہ ابھی تک نہیں چکھا میں نے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے نازلی کے چہرے پہ اتارو چڑھا دیکھتے اسکی اندرونی کیفیت کو جان لیا تھا جبھی گویا ہوئیں۔۔۔

بیٹا تمہیں جو آتا ہے میرا مطلب ہے تم جو آسانی سے بنا سکتی ہو وہ بنا لینا کوئی روک ٹوک یا پابندی نہیں ہے "

حلیمہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا کہ نازلی نے بھی سر کوہاں میں ہلایا تھا جبکہ وہ حیرت میں مبتلا تھی کہ اسفند نے اسے

اپنے چھوٹے بھائی کے بارے میں کبھی کچھ کیوں نہیں بتایا اور اسفند اپنے موبائل میں ایسے مصروف تھا جیسے

اس سے زیادہ ضروری کوئی کام ہی ناہودر حقیقت شہرام خان کے آنے کا سنکر اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا کیونکہ شہرام خان اسفندیار خان کا سوتیلابھائی تھا۔۔۔

" اسفندیڑ رات کو تم ایئر پورٹ جاو گے اپنے بھائی کو لینے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے اسفندیار کی جانب دیکھتے کہا تھا جواب سنجیدہ چہرہ لیے انکی جانب دیکھتا ہوا گویا ہوا تھا۔۔۔

دادی جان میرے پاس ٹائم نہیں ہے ان فضول کاموں کا آج بھی میں نے میٹنگ پوسٹ پون کردی کیونکہ

نازلی کو اچانک ہاسپٹل لے کے جانا پڑا اسلیے آج آفس میں کام زیادہ ہے مجھے کچھ اہم میٹنگز نیپانی ہیں فارن ڈیلیکیشن آیا ہوا ہے کچھ فارن کلائنٹس ہیں انسے ڈیل کرنا ہے اور ہو سکتا ہے ایک دو دن تک مجھے بزنس ٹور کے

سلسلے میں آوٹ آف کنٹری بھی جانا پڑے سومیری طرف سے معدزت میں نہیں جا پاؤں گا ڈائیر ہیں نا ایک

" نہیں تین چار ڈائیر ہیں انکو بھیج دیجیے گا وہ ریسو کر لیں گے نا میرے چھوٹے بھائی کو۔۔۔

اسفندی نے چھوٹے پہ زور دیتے کہا تھا اور جھٹکے سے اٹھ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ حلیمہ بیگم اسکے

روپے پہ تاسف سے سر کو نفی میں ہلا کے رہ گئی تھیں۔۔۔

♡♡♡

دراب اپنے کمرے میں موجود دیوار پہ لگی مول کی تصویر کو دیوانہ وار دیکھتے اس سے ہمکلام تھا جیسی ڈور بیل بجی تھی اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے اسنے اپنی لال ہوتی آنکھوں کو رگڑتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

" سریہ کورٹ سے آپکے لیے کچھ پیپرز بھیجوائے گئے ہیں۔۔۔ "

دروازے کے پار کھڑے شخص نے دراب کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" لیکن یہ بھیجوائے کس نے ہیں۔۔۔ "

دراب نے خاکی رنگ کا لفافہ پڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" مس مول شہر یار منور کی جانب سے بھیجے گئے ہیں سر اور یہاں آپکو سائن کرنے ہیں۔۔۔ "

" ٹھیک ہے۔۔۔ "

دراب نارمل لہجے میں کہہ کر پیپر پہ سائن کرتے خاکی رنگ کا لفافہ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا اور جو نہیں اسنے لفافہ کھولا تھا اسکے چہرے کا رنگ خطرناک رنگ تک سرخ پڑا تھا کیونکہ مول نے اسے خلع کا نوٹس بھیجوا یا تھا یعنی مول اس سے خلع لینا چاہتی تھی اس سے اپنا رشتہ ختم کرنا چاہتی تھی وہ اسکے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا

"آہاں اتنی بھی کیا جلدی ہے میری جان تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب اتنا آسان ہے یعنی مجھے دراب خان کو چھوڑنا " اتنا آسان ہے تو میری بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو میں تمہیں پانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہوں " کچھ بھی کر گزر سکتا ہوں۔۔۔

سب سے پہلی بات میں نے تمہیں نہیں تمنے مجھے چھوڑا ہے اور دوسری بات تم نے جو کرنا ہے تم کر لو مجھے " اب پرواہ نہیں ہے انجام کی جس آگ میں کودی ہوں نا میں جانتی ہوں میرا جسم جل کر راکھ ضرور ہوگا لیکن بیچ تم بھی نہیں سکتے وہ آگ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں ضرور لے گی تمہاری روح تک کو جلا کر راکھ کر دے گی وہ آگ جانتے ہونا تمہارے پاس ساری کشتیاں جلا کر آئی تھی میں تمنے کیا کیا مجھے ہی دھوکا دیا اب تمہاری سزا میں نے چن لی ہے ساری زندگی تمہیں میرے بنا جینا ہوگا تمام راستے تمنے خود اپنے ہاتھوں سے بند کیے ہیں اب بس " مجھے کھونے کے بعد پچھتانے کے لیے تیار رہنا دراب خان۔۔۔

مول نے درشتگی سے کہتے فون کاٹ دیا تھا لیکن فون کاٹنے کے بعد وہ اپنے آنسوؤں پہ قابو نہ رکھ پائی تھی جبکہ دوسری جانب دراب نے کھولتے ہوئے دماغ کے ساتھ وحید کو کال کی تھی۔۔۔

"ہاں سن آج شام کو مجھے ایک اہم پریس کانفرنس کرنی ہے شیڈول سیٹ کروا۔۔۔"

" تجھے سب کچھ بتاؤں گا لیکن بعد میں فحاش جتنا کہا ہے اتنا کر۔۔۔ "

دراب نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی اور ایک نظر مول کی تصویر کی جانب دیکھتے گویا ہوا۔۔۔

میں نے کہا تھا تمہیں میری محبت کو جنوں میں مت بدلو لیکن تم باز نہیں آئی اب دیکھنا میرا یہ جنوں تمہارے "

" باپ کے لیے کتنا نقصان دہ ثابت ہوگا۔۔۔ "

♡♡♡

نازی کیچن میں کھڑی کھیر میں چمچہ ہلا رہی تھی چکن کڑاھی وہ پہلے ہی بنا چکی تھی اب بس کھیر باقی تھی وہ ابھی اسی
اشنا میں کھڑی تھی جبھی گل بانو کیچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

" گل بانو سنو۔۔۔ "

" جی بی بی جی حکم کرو۔۔۔ "

" مجھے بادام اور پستے کبھیٹ سے نکال کر دو۔۔۔ "

" جی ہم دیتا ہے بلکہ کاٹ بھی دیتا ہے۔۔۔ "

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"نہیں تم بس مجھ نکال کر دے دو۔۔۔"

نازلی نے مسکرا کر کہا تھا جی گل بانو نے بادام پستے اسکے سامنے لار کھے تھے اور نازلی کے نانا کرنے کے باوجود

بھی اسے کاٹ کر دیئے تھے۔۔۔

"بہت شکریہ گل بانو اب تم جاو۔۔۔"

نازلی نے تشکر بھری نظروں سے گل بانو کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا کر اب آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

نازلی نے کھیر کو کانچ کے بادل میں نکالا تھا اور بادام اور پستے سے گارنش کرتے کھیر کو ٹھنڈا ہونے کے لیے فریج میں رکھا تھا اور پھر خود کیچن سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جبھی نازلی کے کیچن سے نکلتے ہی گل اوز کیچن کی جانب بڑھی تھی اور کھیر کے دیگے میں تین چمچ بھر کر نمک ڈال دیا تھا۔۔۔

اب میں دیکھتی ہوں کیسے تم اسفند اور نانی جان کی نظروں میں اپنے نمبر بڑھاپاتی ہو تم میں کبھی جیتنے نہیں " دو نگی نازلی میں گل اوز خان آج قسم کھاتی ہوں جب تک تمہیں اس گھر سے اسفند کی زندگی سے نازکال لوں " تب تک چین کا سانس نہیں لوں گی۔۔۔

گل اوز زہر خند لہجے میں کہتی کیچن سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازلی اپنے کمرے میں آئی تو شام کے چھ بج چکے تھے سات بجے تک شہرام نے آجانا تھا اور اسفند کا تو دور دور تک کوئی پتہ نہیں تھا نجانے نازلی کو کیا سوچھی کہ اسے میسج کر بیٹھی تھی کھانا اب وہ پہلے سے قدرے بہتر تھی کھانا بناتے وقت ساری ملازمین اس کے پاس ہی موجود تھے جیسے ہی اسے کسی بھی چیز کی ضرورت پڑتی وہ فوراً اور کراسکا کام کر دیتے تھے یہی وجہ تھی کہ اسے تھکن محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن اب اسے بھوک بہت لگ

رہی تھی لیکن وہ سبکے ساتھ ہی کھانا چاہتی تھی کچھ دیر وہ اسفند کے سپلائی کاویٹ کرتی رہی لیکن جب میسج سین کر کے بھی اسنے کوئی جواب نہ دیا تو وہ غصے سے فون کو بیڈ پہ اچھال کر واڈروب سے اپنے لیے سلور کلر کا ہلکے کام والا فراک نکال کر واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی تاکہ فریش ہو سکے دس منٹ بعد جب وہ باہر آئی تو ایک نظر خود پہ ڈالی فراک اسکے ناپ کا تھا جیسی اسپہ خوب بچ رہا تھا سلور کلر کے فراک اور اسکے ہم رنگ چوری دار پاجامے کے ساتھ اسنے سلور کلر کی فلیٹ سی جوتی کا انتخاب کیا تھا اور سنہری بالوں کو کیمچر میں مقید کر کے نیچے سے کھلا چھوڑ دیا تھا جیولری کے نام پہ ڈائمنڈ کالائٹ یعنی ہلکا سا سیٹ زیب تن کرتے اسنے میک اپ میں اسنے ہیزل آنکھوں میں کاجل ڈالتے مسکارے سے لانبی پلکوں کو بو جھل کیا اور گلابی لبوں کو مزید گلابی کرتے اسنے خود پہ پرفیوم سپرے کیا تھا ایک نظر کلائیوں پہ ڈالی تھی ایک کلائی میں سونے کے کنگن اور دوسری کلائی میں قمیٹی گھڑی پہنے ہوئے تھے اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیتے اسنے گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو سات ہونے کو دس منٹ ہی باقی تھے ایک نظر بیڈ پہ پڑے موبائل کو دیکھا اور اسے اٹھالیا جیسی واٹس ایپ پہ اسفند کے میسج کا نوٹیفیکیشن موصول ہوا تھا جس میں لکھا تھا۔۔۔

" آدھے گھنٹے تک آ جاؤں گا۔۔۔ "

پڑھ کر نازی نے گہرا سانس بھرا تھا اور پھر اوکے کا میسیج کر کے اسنے موبائل ہاتھ میں پکڑے نیچے کی راہ لی تھی

♡♡♡

نازی گل اوز اور حلیمہ بیگم لاونج میں موجود تھیں جبھی انھیں سامنے سے شہرام آتا ہوا دیکھائی دیا تھا جو وائٹ

تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

"اسلام وعلیکم دادی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔"

شہرام نے حلیمہ بیگم کا ہاتھ چومتے کہا تھا۔۔۔

"وعلیکم اسلام الحمد للہ میں ٹھیک ہوں میرا بچہ کیسا ہے۔۔۔"

"الحمد للہ ٹھیک ہوں۔۔۔"

"اسلام وعلیکم شہرام کیسے ہیں آپ۔۔۔"

نازی نے میٹھی آواز میں کہا تھا کہ شہرام کی جو نہی اسپر نظر پڑی تھی گویا پلٹنا ہی بھول گئی تھی۔۔۔

" وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو گڑیا۔۔۔ "

شہرام کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلا تھا کہ نازلی چھنپ سی گئی تھی۔۔۔

" دادی جان یہ اتنی خوبصورت اور کیوٹ سی گڑیا کون ہے۔۔۔ "

شہرام نے گہری نگاہوں سے نازلی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" بیٹا یہ تمہاری بھابھی ہے تمہارے بھائی اسفند کی بیوی۔۔۔ "

" اومائے گاڈ دادی بھائی نے شادی کر لی اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔ "

" بیٹا یہ لمبی کہانی ہے فرصت سے سناؤ گی۔۔۔ "

گل اوز نفرت بھری نگاہ سے نازلی کی جانب دیکھ رہی تھی جو بھی آتا اسکا دیوانہ ہو جاتا تھا اسی کے گن گاتا تھا۔۔۔

" کیسے ہو شہرام۔۔۔ "

گل اوز کی بات سن کر شہرام نے ایک نگاہ گل اوز پہ ڈالی جو گرین کلر کے فرائ میں کافی دلکش دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں گل اوز تم کیسی ہو۔۔۔ "

شہرام نے مسکرا کر کہا جبکہ گل اوز نے صرف سرکواشات میں ہلانے پہ ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔

" گڑیا بھائی کہاں ہیں۔۔۔ "

شہرام نے نازی کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

" آرہے ہیں میسج کیا تھا میں نے کہہ رہے تھے آدھے گھنٹے تک آجائیں گے۔۔۔ "

نازی نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ شہرام بھی مسکرا اٹھا تھا بیک وقت اسفند لاونج میں داخل ہوا تھا اور شہرام کی جانب آیا تھا۔۔۔

" کیسے ہو چھوٹے بھائی۔۔۔ "

اسفند نے سپاٹ لہجہ اپنائے کہا تھا جسکو نازی نے نوٹ کر لیا تھا۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔ "

شہرام نے جوابا کہا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اسفند کے گلے لگتا اسفند نے فوراً سے جان بوجھ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسکو شہرام نے مسکرا کر تھام گیا تھا لیکن اسفند کا سر دلچہ کسی سے چھپانا رہ سکا تھا۔۔۔

" چلو شہرام تم بیٹھو ریلکیس کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔ "

اسفند نے چہرے پہ مصنوعی مسکراہٹ سجائے کہا تھا اور ایک گہری نگاہ نازلی کے توبہ شکن سراپے پہ ڈالتے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

" شہرام بیٹے تم بھی فریش ہو لو پھر ساتھ ملکر کھانا کھائیں گے۔۔۔ "

جی دادی جان ٹھیک ہے۔۔۔ "

شہرام مسکرا کر کہتا ناچاہتے ہوئے بھی ایک گہری نگاہ نازلی پہ ڈال کے آگے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

♡♡♡

واہ بھئی واہ آج تو چکن کڑاھی کھانے کا مزہ ہی آگیا عرصے بعد گھر کا بنا کھانا کھایا ہے گل اوز تم نے بنایا ہے کیا "

۔۔۔ "

شہرام دل سے کھانے کی تعریف کرتا بولا تھا۔۔۔

" نہیں بیٹے یہ تمہاری بھابی نے بنایا ہے۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے پیار بھری نگاہوں سے نازی کی جانب دیکھتے کہا تھا جواب مسکرا رہی تھی جبکہ اسفند اتنا لذیذ کھانا بنانے پہ خود حیراں تھا کہ آخر نازی نے یہ سب بنا کیسے لیا تھا۔۔۔

" ماشاء اللہ گڑیا تمہارے ہاتھ میں تو بہت ذائقہ ہے۔۔۔ "

شہرام نے دل سے تعریف کرتے کہا کہ گل اوز کو اس وقت شہرام اور نازی دونوں ہی زہر لگ رہے تھے۔۔۔

" تھینک یو سو مچ آپ اور لیں نا۔۔۔ "

نازی نے شہرام کی پلیٹ میں اور سالن نکالتے ہوئے کہا تھا کہ یکدم ہی اسفند کو جلن کا احساس ہوا تھا جبھی بول اٹھا۔۔۔

میرا ہو گیا میں اب کمرے میں جا رہا ہوں کافی تھک گیا ہوں دادی جان پلیز میرے کمرے میں ایک کپ "

" بلیک کافی بھیجو ادیتجیے گا۔۔۔ "

اسفند سرد لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ گل اوز کے چہرے پہ ایک کمینگی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

" نازی شہرام شہرام نازی جوڑی اچھی لگے گی دونوں کی۔۔۔ "

گل اوز نے زیر لب بڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔

" اچھا دادی جان میں کھیر لے کر آتی ہوں وہ میں نے سپیشلی آپ کے لیے بنائی ہے۔۔۔ "

نازی نے مسکرا کر کہتے قدم کیچن کی جانب بڑھائے تھے جبکہ گل اوز دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ شاید

" اس بار وہ کامیاب ہو جائے۔۔۔ "

نازی جو نہی کیچن میں داخل ہوئی اسے فوراً سے دیگے میں پڑی کھیر کو چچ سے چکھاتا اور اسکی عین توقع کے مطابق کھیر نمکین ہو چکی تھی لہذا اسے فریج میں رکھی کھیر نکالی اور چپ چاپ قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے دراصل وہ گل اوز کی معنی خیز مسکراہٹ کو نوٹ کر گئی تھی جہی اسے ایک دفعہ کھیر چیک کرنا بہتر سمجھاتا تھا۔۔۔

♡♡♡

واہ نازی بیٹے تمہارے ہاتھ میں تو جادو ہے ماشاء اللہ اتنا زبردست کھانا بنایا ہے تم نے جیتی رہو بیٹا اللہ پاک "

" تمہیں خوش رکھے سدا سہاگن رہو۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے مسکرا نازلی کے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا کہ شہرام کی نظر جب نازلی کے سر پہ لگی پٹی پہ پڑی تو خود کو پوچھنے سے باز نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

" نازلی یہ کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔ "

" کچھ نہیں بس معمولی سی چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔ "

نازلی نے کھیر میں چچ چلاتے کہا تھا کہ گل اوز کو اب تشویش لاحق ہوئی تھی اسنے اپنے ہاتھوں سے کھیر میں نمک ملایا تھا اور یہ کیسے اتنے آرام سے کھا رہے تھے گل اوز نے اپنی پلیٹ میں کھیر ڈالتے چچ لیا تو یقینی سے نازلی کی جانب دیکھا جو اسکی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو کیا ہوا پھر سے اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہو گئی۔۔۔

" میرا کھانا ہو گیا میں اب چلتی ہوں۔۔۔ "

گل اوز نے بامشکل مسکرا کر کہا تھا اور چپ چاپ اپنے کمرے کی راہ لی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازی اسفند کی کافی لے کر اوپر آئی تو اسفند کو ٹیریس پہ کھڑا پایا جو سگریٹ پی کر اپنا دل جلا رہا تھا جبھی نازی کافی کا کپ لیے آگے بڑھی تھی کپ کو ٹیبل پہ رکھتے اسکے ہاتھ سے سگریٹ لیتے اسنے زمین پہ پھینکتے اسے گھورا تھا

" یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ "

اسفند سرد لہجے میں بولا تھا کہ نازی نے گہرا سانس بھر کر اسکی جانب دیکھا اور پھر ٹیبل سے کافی کا کپ اٹھا کر

اسکے سامنے کیا تھا جو اسفند نے پکڑ لیا تھا اور اب گہری نگاہوں سے نازی کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

سگریٹ پینے سے بہتر ہے کہ آپ یہ کڑوی کافی ہی پی لیں اسی سے اپنا دل جلا لیں کم سے کم صحت کے لیے "

" نقصان دہ تو نہیں ہے نا۔۔۔ "

نازی نے کہہ کر جانب چاہا تھا جبھی کلائی اسفند کی گرفت میں آگئی تھی۔۔۔

" آئیم سو سوری۔۔۔ "

نازی نے حیرت کے مارے مر کر اسفند کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" سوری فار ایچ اینڈ ایوری تھنگ۔۔۔ "

اسفند نے نگاہیں جھکائے کہا تھا۔۔۔

اسفند یار خان مافیا کی دنیا کا بے تاج بادشاہ جو دنیا کو جوتے کی نوک پہ رکھتا تھا آج ایک چھوٹی سی لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا پس ثابت ہوا کہ محبت اپنا آپ منوا کر ہی رہتی ہے۔۔۔

"کیا ہوا کچھ بولونا۔۔۔"

اسفند نے نازی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"کیا بولوں جب کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔۔۔"

ایسے تو مت کہو یار میں مانتا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئیں ہیں بہت غلطیاں ہوئیں ہیں لیکن غلطی کی معافی بھی "

تو ہوتی ہے نا اور ٹوپی اونیسٹ تم وہ واحد بندی ہو جسکے آگے اسفند یار خان جھکا ہے اور ہمیشہ جھکے رہنے کو تیار ہے

اسفند نے جھٹکے سے نازی کو اپنے قریب کرتے جذبات سے بو جھل لہجے میں کہا تھا۔۔۔

♡♡♡

ایسے تو مت کہو یار میں مانتا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئیں ہیں بہت غلطیاں ہوئیں ہیں لیکن غلطی کی معافی بھی " تو ہوتی ہے نا اور ٹوپی اونیسٹ تم وہ واحد بندی ہو جسکے آگے اسفندیار خان جھکا ہے اور ہمیشہ جھکے رہنے کو تیار ہے " ---

اسفندی نے جھٹکے سے نازی کو اپنے قریب کرتے جذبات سے بو جھل لہجے میں کہا تھا۔۔۔
نازی اس اچانک کی افتاد پہ سنبھل ناپائی اور کٹی ہوئی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

" بی بی یہ کیا ہو گیا ہے اسفندی آپ کو آپ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ "
نازی نے اسکے ماتھے پہ ہاتھ لگا کر کہا کہ اسفندی بے ساختہ ہی مسکرا دیا تھا اور اسکا وہی ہاتھ پکڑ سے اپنے لبوں سے لگاتے گویا ہوا تھا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ مجھے نامحبت ہو گئی ہے۔۔۔ "

اسفندی نے گہری نگاہوں سے نازی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" کس سے۔۔۔ "

نازلی نے حیرت بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا کہ اسفند اسکی نا سمجھی پہ سر کو نفی میں ہلا کر مسکراتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

ایک حور سے حور بھی وہ جو ابھی میرے سامنے موجود ہے جسکی گہری ہیزل آنکھوں میں اتر جانے کو جی چاہتا " ہے اسکے گلابی لبوں کو دیکھتا ہوں تو پیاس بڑھنے لگتی ہے اسکے سنہری لمبے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو ایک خوش کن اور دل فریب احساس پیدا کرتی ہے اسکی کھنکھتی ہنسی اسکا غصہ اسکی بے وقوفیاں اسکے ہر انداز سے اسفند یار " خان کو محبت ہو چکی ہے شدید محبت ڈر ہے کہ کہیں یہ محبت جنوں میں نابلد جائے۔۔۔

اسفند کا اظہار محبت سنکر نازلی کا چہرہ لال انار ہوا تھا لیکن فوراً سے خود پہ قابو پاتے وہ جھٹکے سے خود کو اسفند کی گرفت سے آزاد کراتے دق قدم پیچھے ہٹی تھی اسفند کا اسے خود سے دور جانا پسند نہیں آیا تھا جبھی وہ اسکے مزید نزدیک ہوا تھا۔۔۔

" تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ "

اسفند نے نازلی کی جانب دیکھتے کہا جواب ریکنگ پہ دونوں ہاتھ جمائے کھڑی تھی۔۔۔

اسفند آپکو تو مجھ سے نفرت تھی ناکيونکے ميں شہريار منور کي بیٹی ہوں اور ميراباب آپکا دشمن ہے تو اپنے "

دشمن کي بیٹی کے ساتھ کيسے محبت کر لی آپنے آپنے کہا تھا کہ آپکو دھوکا پسند نہیں ہے اگر ميں نے آپکو دھوکا دے

" دیا تو کیا کریں گے آپ۔۔۔

نازی نے اسفند کے چہرے کي جانب بغور دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مجھے بھروسہ ہے تم پہ تم ایسا نہیں کرو گی تم مجھے چھوڑ کے نہیں جاسکتی کیونکہ تم جہاں بھی جاو گی چار سو مجھے "

ہی اپنے قریب پاو گی تمہارے دل پہ پوری شان سے حکمرانی کرنے والا مرد اسفند یار خان ہی ہو گا تمہاری ان

گہری ہیزل آنکھوں ميں اسفند یار خان اپنا عکس دیکھ سکتا ہے اور اس حقیقت سے تو تم بھی نظریں نہیں چرا سکتی

۔۔۔ "

اسفند نے ٹھہرے لہجے ميں کہا تھا کہ نازی اپنے لب کچلتے ہوئے اسفند کي باتیں سننے ميں مگن تھی جو سب سچ کہہ

رہا تھا نجانے کیوں اتنی تکلیف دینے کے بعد بھی اتنی تذلیل کے بعد بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر سکی تھی

نجانے اسے کیا سوچھی کہ وہ لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ لیے کہہ اٹھی تھی۔۔۔

" دشمن کي بیٹی پہ اتنا اندھا اعتماد اچھا نہیں ہے اسفند صاحب کیا پتہ کل کو ميں آپکی ہی جان لے لوں۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کے قریب ہو کر اسکے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا کہ اسفند جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا۔۔۔

تمہارے لیے اسفند یار خان جان لے بھی سکتا ہے اور جان دے بھی سکتا ہے تمہیں میری سبھی باتیں فل " وقت محض فلمی ڈائلاگ لگ رہی ہو گی لیکن یہ میرے سچے جذبات ہیں مجھے خود بھی پتہ نہیں چلا کب تم میرے لیے اتنی ضروری ہو گئی کہ تمہیں دیکھے بنا مجھے چین نہیں آتا کب تمہارے آواز سننے کو میرے کان ترسنے لگے کب تمہارے اس خوب صورت چہرے کو دیکھنے کے لیے میں بہانے بہانے سے آفس سے گھر آنے لگا کب راتوں کو جاگ کے تمہارا تصور کرنے لگا میں یہ نہیں جان پایا لیکن یہ ضرور جان گیا ہوں وہ لڑکی تم ہی ہو جسکو میرے لیے بنایا گیا ہے تم جانتی ہو تم معمولی لڑکی نہیں ہو تم نے اسفند یار خان کے دل کو دھڑکایا ہے " اور اب یہ دل مرتے دم تک تمہارے لیے ہی دھڑکے گا۔۔۔

اسفند کا بہکا بہکا لہجہ اسکی محبت بھری سرگوشیاں سنکر ناچاہتے ہوئے نازلی کے گلابی لبوں پہ مسکراہٹ بکھیری تھی جسکو اسنے فوری طور پہ چھپا لیا تھا۔۔۔

" اور اگر میں آپکی اس محبت کو ٹھکرا دوں محبت کا جواب محبت سے نادوں تو کیا کریں گے آپ۔۔۔ "

نازلی کے کہنے کی دیر تھی کہ اسفند اسکی کمر پہ اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

انکار کا آپشن تمہارے پاس موجود ہی نہیں ہے لٹل ون تم صرف ہاں ہی کہو گی کیونکہ تم جانتی ہونا یو آر اونلی "

" مائین اور جو صرف میرا ہوتا ہے وہ صرف میرا ہی ہوتا ہے میں کسی اور کا ہونے نہیں دیتا۔۔۔

اسفند کا پراسرار سر سراتا ہوا لہجہ نازلی کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا جبھی اسنے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے اس سے دور

ہونا چاہتا تھا لیکن بے سود۔۔۔

تم جانتی ہو میں تمہاری سوچ تک کو پڑھ لیتا ہوں اور میری جان سوچ کو تو صرف وہی لوگ پڑھ سکتے ہیں جو "

" لوگ روح کے مکین ہوں۔۔۔

اسفند نے نازلی کے کان میں سرگوشی کر کے اسکے کان کی لو کو چومتے کہا تھا اور جیسے ہی اسنے اپنی گرفت ڈھیلی

کی نازلی جھٹکے سے پیچھے ہٹی تھی اور اس سے قدرے دور جا کھڑی ہوئی تھی کیا سچ میں وہ سب سچ کہہ رہا تھا وہ اس

سے محبت کرنے لگا تھا ہاں وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا وہ اسکی نیلی آنکھوں میں اپنا عکس اپنے لیے محبت عزت

اور شدت دیکھ سکتی تھی جبھی وہ پلٹی تھی تمام تر سوچوں کو بالائے طاق رکھتے وہ اسکی جانب بڑھی تھی اسنے کہیں

پڑھا تھا کہ محبت ہر کسی کے دل پہ دستک نہیں دیتی اور اگر محبت آپکے پاس خود چل کر آئے تو اسکا ہاتھ تھام لینا

چاہیے نازی نے جھکی ہوئی پلکوں کی باڑاٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا جہاں ہنوز اسفند کھڑا اسکے انتظار میں تھا اسکے پلٹنے پہ وہ گہرا مسکرایا تھا نازی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب گئی تھی۔۔۔

" تو پھر کیا سوچا تم نے لٹل ون۔۔۔ "

اسفند نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" میں نے کیا سوچنا ہے کوئی آپشن ہے میرے پاس آپ کی بات ماننے کے علاوہ۔۔۔ "

نازی نروٹھے انداز میں بولی تھی نجانے کیوں وہ اس پہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اب اسے بھی اسکی عادت سی ہو گئی تھی اور عادتیں محبت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہیں۔۔۔

" تو اسکا مطلب میں یہ سمجھوں کہ تمہیں میری گینگسٹرنی کو اپنے گینگسٹر کی محبت قبول ہے۔۔۔ "

اسفند نے شرارت بھرے لہجے میں کہتے نازی کی بازو کو اپنی گرفت میں لے کر اپنی او دور کھینچتے ہوئے کہا تھا

۔۔۔

" آہاں ٹھیک ہے۔۔۔ "

نازلی نے کہا ہی تھا کہ اسفند نے نازلی کے لبوں کو فوکس لیے ان پہ جھکنا چاہا تھا نازلی جو اسکے ارادوں سے باخوبی واقف تھی بیک وقت اسکے لبوں پہ اپنے نازک ہاتھوں کی ہتھیلی جما گئی تھی اسفند کی نیلی خمار زدہ آنکھیں دیکھتے اسے اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

" میری کچھ باتیں آپ کو ماننی ہوں گی کچھ وعدے کرنے ہونگے۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کی جانب دیکھتے اپنی ہتھیلی اسکے چہرے سے ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سینے پہ رکھتے کہا تھا

۔۔۔
" مجھے تمہاری باتیں منظور ہیں۔۔۔ "

اسفند نے نازلی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر سے نظر اسکے لبوں پہ جمائیں تھیں بیک وقت نازلی کہہ اٹھی
تھی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن پہلے آپ کو وہ تمام وعدے اور باتیں سننی ہوں گی باتیں ماننی ہوگی اور وعدے پورے کرنے
" ہونگے۔۔۔ "

نازلی ابکی بار اسفند کے عنابی لبوں پہ اپنے ہاتھ ہی شہادت کی انگلی رکھتے کہا تھا۔۔۔

" اچھا کہو جو کہنا چاہتی ہو۔۔۔ "

اسفند نازلی کے ضدی پن کے آگے ہار مانتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"نمبر ایک آپ مجھ پہ غصے نہیں کریں گے۔۔۔"

"نمبر دو آپ مجھ پہ بلا وجہ کی روک ٹوک نہیں لگائیں گے۔۔۔"

"نمبر تین آپ مجھے میری ممی اور میری آپی سے بات کرنے سے منع نہیں کریں گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔"

اسفند مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آخری بات اور آخری وعدہ آپ کے لیے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل میری ذات ہوگی چاہے کچھ بھی "

"ہو جائے کوئی کچھ بھی کہے آپ کو میری بات پہ مجھ پہ بھروسہ قائم رکھنا ہوگا۔۔۔"

نازلی نے امید بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا کہ اسفند نے مسکرا کر اسکا ماتھا چومتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ اب کی بار نازلی پورے دل سے مسکرائی تھی کہ اسکو مسکراتے ہوئے دیکھ اسفند اسپر جھکا اس سے پہلے کہ وہ اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتا نازلی ہنوز کہہ اٹھی تھی۔۔۔

" آخری بات تو آپ نے سنی ہی نہیں اور وہ یہ کہ آپ ایسی چھچھوری حرکتیں نہیں کریں گے۔۔۔ "

نازلی کی بات سنکر اسفند نے دانت پیسے تھے اور نازلی کی بات کا جواب دے کر پوری شدت سے اسکے لبوں پہ جھکا تھا۔۔۔

جان تمہاری آخری بات تو میں مر کر کے بھی نہیں مان سکتا کیوں کہ اسفند یار خان نازلی اسفند یار خان سے " اب ایک پل بھی دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ "

لمحہ بہ لمحہ اسفند کے لمس میں شدت آتی جا رہی تھی نازلی کے لیے اپنے پاؤں پہ کھڑا رہنا مشکل ہونے لگا تھا جیسی اسنے اسفند کے شرٹ کی کالر کو مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑا تھا جب نازلی کو سانس لینے میں دقت محسوس ہوئی جیسی وہ مزاحمت کرنے لگی اسفند نازلی کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو محسوس کر اسکے نچلے لب پہ دانت

گاڑھتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر نازی کی جانب دیکھا جو گہری گہری سانس لیتی اسے بری طرح اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ اسفند کچھ کہتا فون پہ ہوتی بیل نے اسفند کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا ضروری کال کی تھی اسلیے وہ نازی کو اپنی گرفت سے آزادی بخشتا فلانینگ کس اسکی جانب اچھالتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ اسکے جانے کے بعد نازی نے اپنی ابتر ہوتی سانسوں پہ بامشکل قابو پاتے اپنے سرخ ہوتے چہرے کو اپنے ہی ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ہیلو ایوری جیسا کہ یہاں پہ زیادہ تر لوگ مجھے جانتے ہو گئے اور جو نہیں جانتے وہ اب جان جائیں گے میں " پاکستان کے جانے مانے بزنس مین شہریار منور کا بڑا داماد دراب خان ہوں اس پریس کانفرنس کو منعقد کرنا میرے لیے بہت ضروری ہو گیا ہے میں جانتا ہوں یہ بات جانکر آپ سبکو بہت حیرانگی ہوئی ہوگی لیکن یہ سچ ہے سو آتے ہیں مدعے کی بات پہ شہریار منور پاکستان کے جانے مانے بزنس مین کیا بظاہر جو وہ نظر آتے ہیں درحقیقت وہ ایسے ہیں نہیں کیونکہ بعض اوقات جو دکھتا ہے وہ ہوتا نہیں ہے شہریار منور ایک سفاک اور بے

رحم انسان ہے وہ اپنی بیٹی کو طلاق دلوانا چاہتا ہے کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی شادی فارس شاہ کے بیٹے نوریز شاہ سے کرانا چاہتا ہے وہ بھی محض دولت کی خاطر آخر کیوں وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں اسلیے کیونکہ میں نوریز شاہ جتنا امیر نہیں یا پھر میرا سٹیٹس انکے برابر کا نہیں ویسے تو میڈیا ہر چیز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے تو آج میرا سوال ہے آپ لوگ ایسے کیسز کو نظر انداز کیوں کر دیتے ہیں اب یہ سب آپ پہ ہے کہ اس جاہلانہ سوچ کو یو نہی قائم "رکھنا ہے یا اس کے خلاف قدم اٹھانا ہے فیصلہ آپ کا ہے آئیٹم ڈن تھینک یو۔۔۔"

دراب مائیک میں کہہ کر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا کئی صحافی دراب کے پیچھے ہی بھاگے تھے تاکہ اس سے مزید سوالات کر سکیں جبکہ وہ اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتا سب سے ایکسیوز کرتا منظر سے ہٹا تھا۔۔۔

♡♡♡

مول جواپنے کمرے میں بیٹھی ٹی وی چینل سرچ کر رہی تھی اچانک ہی اسکے موبائل پہ دراب کا لنگ بلنگ کرنے لگا تھا گنور کرنے کے باوجود مسلسل کال کو اتادیکھ اسنے کوفت سے فون اٹھایا تھا۔۔۔

"کیوں فون کیا ہے مسئلہ کیا ہے تمہارا۔۔۔"

مول کی جھنجھلاتی آواز سنکر دراب نے گہرا سانس بھرا تھا اور پھر گویا ہوا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا تمہیں پانے کی خاطر میں ہر حد سے گزر جاؤں گا سو میں گزر گیا نیوز چینل لگا اور دیکھو "

" تمہاری اس ضد نے میرے جنوں کو کیسے ہوا دی ہے۔۔۔

دراب نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا کہ مول کا دک یکبارگی سے دھڑک اٹھا تھا جیسی اس نے فوراً سے پہلے نیوز چینل لگایا اور بریکنگ نیوز پر ہ کر اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا جیسی وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔

دراب خان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے باپ کی عزت کو اچھالنے کی کیا تمہیں معلوم نہیں اس سب میں "

میرا نام بھی آئے گا تم نے ڈیڈی کے ساتھ ساتھ میری بھی رہی سہی عزت کو مٹی میں ملا دیا ہے گھٹیا انسان تمہیں کیا لگتا ہے ایسے اچھے ہتھکنڈے آزما کر تم مجھے پالو گے یا پھر زبردستی کرو گے اگر ایسا سوچتے ہو تو بہت غلط سوچ ہے تمہاری دراب خان تم نے مول شہر یار منور کی اب تک صرف محبت دیکھی ہے اب تم مجھے نفرت کرنے پہ مجبور کر رہے ہو بلکہ آج یہ گھٹیا حرکت کر کے تم نے خود کو میری نظروں میں مزید گرا دیا ہے افسوس "

" ہو رہا ہے مجھے خود پہ کہ میں نے تم جیسے کم ظرف خود غرض اور بے حس انسان سے محبت کی۔۔۔

مول نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے درمیاں کہتے کال ڈسکنیکٹ کی تھی جبکہ دراب نے مول کے لہجے میں خود کے لیے نفرت محسوس کر کے اپنے فون کو دیوار میں دے مارا تھا۔۔۔

♡♡♡

اسفند اپنے آفس میں بیٹھا نظریں ٹی وی کی جانب مرکوز کیے ہوئے تھا جہاں دراب خان کی پریس کانفرنس چل رہی تھی لبوں پہ اس وقت طنزیہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا اسفند شروع سے دراب اور مول کے بارے میں جانتا تھا وہ چاہتا تو دراب سے بات کر کے اسکے ساتھ ملکر شہریار منور سے بدلہ لے سکتا تھا لیکن اسنے ایسا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ دراب کو اسکا بدلہ خود لینے دینا چاہتا تھا اور اپنا بدلہ خود اپنے طریقے سے لینا چاہتا تھا۔۔۔

ٹیبیل پہ پڑا موبائل اٹھاتے اسنے شہریار منور کے نمبر پہ کال ڈائل کی تھی رنگ جا رہی تھی دوسری طرف شہریار منور کا طیش کے مارے برا حال تھا نیوز دیکھنے کے بعد تو انکا خون ہی کھول اٹھا تھا انکی کئی بزنس ڈیلز بھی کینسل کر دی گئی تھیں انھیں اپنا کڑوروں کا بزنس ڈوبتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا وہ اسی اثنا میں صوفے پہ بیٹھے سموکنگ کرنے میں مصروف تھے جبھی انکے موبائل پہ ایک ان نون نمبر سے کال آنے لگی تھی جسکو انھوں نے پک کر لیا تھا۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔ "؟"

شہریار منور نے سوال داغا تھا۔۔۔

" سسرجی کتنے افسوس کی بات ہے آپ اپنے داماد کی ہی آواز کو نہیں پہچان سکے خیر سنائیے کیسے ہیں۔۔۔ "

اسفند نے طنزیہ لب و لہجہ اپنائے کہا تھا کہ شہریار منور فون کو کان سے ہٹاتے ہوئے یہی سوچ سکے تھے کہ یہ

آواز دراب کی تو نہیں ہے تو پھر کون ہے۔۔۔

" میں نے پہچان نہیں کون بات کر رہا ہے۔۔۔ "

شہریار منور نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔۔

" اسفندیار خان آپ کی چھوٹی اور لاڈلی بیٹی نازی کا شوہر۔۔۔ "

اسفند کی بات سننے شہریار منور کی آنکھیں لال ہوئیں تھیں جبکہ غصہ عود کر آیا تھا۔۔۔

گھٹیا انسان تو نے میری بیٹی کو اور غلا کے گھر سے بھگا کے نکاح کر لیا اور اتنی بے شرمی سے مجھ سے میرا حال "

" پوچھ رہا ہے بے غیرت انسان۔۔۔

شہریار منور دھاڑے تھے کہ جواب میں اسفند غرایا تھا۔۔۔

اپنی بکو اس بند کر سکی بڈھے تو احترام کے قابل ہی نہیں ہے جانتا ہے تو کہ کون ہوں میں ہاں پھر نہیں تو کیسے "

جانتا ہو گا اپنی ان عیاشیوں میں اسقدر ڈوبا ہوا ہے تو کہ تجھے کہاں اپنے کیے گناہ یاد رہیں گے رحمان خان یاد ہے

تجھے تیرا بزنس پارٹنر اسی رحمان خان کا بیٹا ہوں میں جسکا سب کچھ تو نے دھوکے سے اپنے نام کروا کے اسے

بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا چھوٹی سی عمر میں تو نے مجھے یتیم کر دیا تھا اور میری ماں اس صدمے کو

برداشت ناکر پاتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملی تجھے کیا لگتا تھا تو اتنی آسانی سے اس سب سے بری الذمہ

ہو جائے گا نہیں شہر یار منور نہیں تیرے گناہوں کا پلڑا بھاری ہو چکا ہے وقت آگیا ہے تجھے اب اپنے کیے کا

" حساب دینا ہو گا۔۔۔"

اسفند کی باتیں سنکر شہر یار منور کو اپنے پاؤں تلے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اپنا کیا گیا ایک ایک گناہ انکی

آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔۔۔

" ت ت ت تم بکو اس کر رہے ہو ایسا نہیں ہے کچھ نہیں کر سکتے سمجھے تم۔۔۔ "

میں کیا کیا کر سکتا ہوں اس بات کا علم تجھے بہت جلد ہو جائے گا اور تجھے کیا لگتا ہے کہ میں دراب خان کی "

طرح ایک پریس کانفرنس کروں گا ہر گز نہیں میں تیرے سارے کالے کر توت کالے دھندوں کو دنیا کے

سامنے ایکسپوز کرونگا تجھے دنیا کے لیے عبرت کا نشان بنا دوں گا تیری اپنی اولاد تجھ سے نفرت کرے گی کیونکہ تو اسی لائق ہے تیرا وقت آگیا ہے شہر یار منور تیار رہنا میرے وار کے لیے اور اس بار تجھے دنیا کی کوئی طاقت بھی " اسفندیار خان کی نفرت اور اسکے عتاب سے نہیں بچا سکتی۔۔۔

اسفند نے اژدھے کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا تھا کہ یکدم ہی شہر یار منور کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے رحمان خان کا بیٹا میرا داماد ہے مجھے برباد کرنا چاہتا ہے نہیں نہیں نہیں ایسے نہیں ہو سکتا " " میں ایسا قطعی نہیں ہونے دوں گا جیسے اس کے باپ کو مارا ویسے ہی اسکی بھی جان لے لوں گا۔۔۔

شہر یار منور خود سے مخاطب ہوتے سوچوں کے مختلف تانے بانے بننے لگے تھے۔۔۔

♡♡♡

نازلی اپنے کمرے میں موجود کھڑکی کے پاس کھڑی حویلی کے اس پار موجود پانی کی بہتی ہوئی نہر کو دیکھنے میں

مصرف تھی جو خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھی وہ یہ خود میں اتنی مگن تھی کہ اسفند کو اپنے قریب آتا نہ دیکھ پائی تھی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو جان۔۔۔"

اسفند نے نازی کے کان میں سرگوشی کر کے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ نازی اسکا لمس محسوس کر کے چونکی تھی۔۔۔

"اسفند آپ کب آئے۔۔۔"

نازی نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"ابھی جب تم اس نہر کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ تمہیں میرے آنے کا ہی علم نہا ہو سکا۔۔۔"

"ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔"

نازی نے سامنے کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ویسے اس میں کوئی شک نہیں وہ نہر ہے تو بہت خوبصورت تو کیوں نا آج تمہیں میں اس نہر کی سیر کروانے "

" لے کے چلوں۔۔۔

اسفند کی بات سنکر کرنازی پٹی تھی اور حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا جو اسکی جانب مسکراتی ہوئی نگاہوں سے

دیکھ رہا تھا۔۔۔

" میں چلوں۔۔۔ "

" ہاں بالکل تم ہی چلو گی نامیرے ساتھ۔۔۔ "

اسفند نے نازی کو کمر سے تھام کر خود کے قریب کرتے ہوئے کہا تھا جبکہ نازی نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سر کو

اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر واڈروپ میں بلیو کلر کا ایک شاپنگ بیگ پڑا ہوا ہے اس میں جوڈریس ہے وہ نکال کر پہن لینا "

میری ایک فارن کلائینٹ کے ساتھ ریسٹورینٹ میں میٹنگ فکسد ہے میں وہ اٹینڈ کر کے آتا ہوں پھر چلتے ہیں

۔۔۔ "

اسفند نے مسکرا کر کہتے نازلی کے لبوں کو ہلکا سا چوما اور پھر تیزی سے پلٹ کے کمرے سے باہر کی جانب بڑھا تھا کہ نازلی کا چہرہ پل بھر میں لال ہوا تھا ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی جبھی نظر وال کلاک پہ ڈالی جو ساڑھے پانچ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی وہ فوراً سے پہلے واڈروب کی جانب بڑھی تھی اور وہاں سے بلیو کلر کا شاپنگ بیگ نکالتے وہ بیڈ تک آئی تھی بیگ کھولتے ہی اسے ایک خوبصورت ریڈ اور وائٹ کلر کا خوبصورت سا فراک دیکھائی دیا جو دکنے میں پٹھانوں کے لباس جیسا ہی تھا لیکن جو بھی تھا وہ فراک بہت خوبصورت تھا اسی کے ہم رنگ جیولری اور سینڈلزدیکھ کر نازلی دلکشی سے مسکرائی تھی یقیناً یہ سب اسفند نے اپنی پسند سے اسکے لیے لیا ہو گا یہی سوچ کر وہ اسے پہننے پہ آمادہ ہو گئی تھی ڈریس اپنے ساتھ لیتے وہ واڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

بیس منٹ بعد وہ گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی ڈریسنگ پہ پڑے ڈرائیو کو اٹھاتے اسنے اپنے بال کو خشک کرنا شروع کیا تھا بال خشک کر کے اسنے ایک نظر خود کو اس فراک میں دیکھا یہ رنگ اسکی سفید ملائی جیسی رنگت پہ خوب بچ رہا تھا لمبے سنہری بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بناتے اسنے کا جل اٹھا یا تھا گہری ہیزل آنکھوں میں کا جل کی لکیر ڈالتے اسنے پلکوں کو مسکارے سے بوجھل کیا تھا اور پھر گلابی لبوں کو لال رنگ سے رنگتے اسنے ڈریسنگ پہ رکھی جیولری پہننی شروع کی تھی جو دکنے میں کافی ہیوی تھی نازک دودھیا گردن میں بھاری گلوبند پہنتے اسنے ناک

میں نوزین پہنی تھی جو اس اسکے نازک ناک کو لال کرنے کا سبب بنی تھی کانوں میں وزنی جھمکے پہن کر اسنے اپنی سینڈلز پہنی تھیں اور پھر خود پہ پر فیوم سپرے کر کے ایک آخری سرسری نگاہ خود پہ ڈالی تھی بیڈ پہ پڑی شال کندھوں پہ ڈال کر اسنے دوپٹے کو سر پہ اوڑھاتھا اور پھر نظر وال کلاک پہ ڈالی جو سات بجانے والی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسفند کو میسج کرتی اسفند کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا جی وہ اپنا موبائل اٹھا کر تیزی سے نیچے کی جانب بڑھی تھی اور حلیمہ بیگم کو بتا کر باہر پورچ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

" اسفند آپ کو پتہ ہے میں ابھی آپ کو ہی کال کرنے والی تھی۔۔۔ "

DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

نازلی جو کے اپنے ہی دھیان میں بول رہی تھی اسفند نے اسکی بات مکمل ہونے سے اسکے الفاظ اچک لیے تھے پوری شدت سے اسکی سانسوں کو پیتے وہ اسکی سانسیں تنگ کر گیا تھا چند پلوں کے توقف کے بعد وہ پیچھے ہٹا تھا اور دلچسپی سے نازلی کا لال ہوتا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔۔۔

" تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ مجھے خود کے جذبات پہ قابو پانا دنیا کا مشکل ترین امر لگ رہا ہے۔۔۔ "

اسفند نے نازلی کے نزدیک ہو کر اسکے جوڑے سے نکلتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑتے کہا تھا کہ نازلی پلکوں کی بار گرائے ہوئے ہی گویا ہوئی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

"اویس ہم لیٹ ہو رہے ہیں ویسے تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔۔۔"

اسفند نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"سرپرائز میرے لیے۔۔۔"

نازلی نے حیرانگی سے اپنی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

"یس جان تمہارے لیے۔۔۔"

"لیکن سرپرائز ہے کیا۔۔۔"

نازلی نے تجسس کے مارے پوچھا تھا۔۔۔

"تھوڑا حوصلہ میری جان جا کر سب پتہ چل جائے گا۔۔۔"

اسفند نے مسکرا کر کہتے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

♡♡♡

" اومائے گاڈ واٹ آنیچرل بیوٹی۔۔۔ "

نازی ستائشی نظروں سے نہر کو دیکھتے ہوئے بولتے وہی نیچے بیٹھ گئی تھی اور پانی میں ہاتھ مارنے لگی تھی اسفند

نازی کو ہنستے مسکراتے دیکھ سرشار سا ہوا تھا اور اسکے ساتھ ہی نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

" اسفندیہ سب کتنا خوبصورت ہے نا۔۔۔ "

نازی کھلکھلاتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

" ہاں واقعی ہی بہت خوبصورت ہے۔۔۔ "

اسفند نے خمار آلود لہجے میں کہا تھا کہ نازی نے پلکوں کی بار اٹھا کر اسکی نیلی خمار سے سرخ ہوتی آنکھوں میں

دیکھا تھا اور پھر یکدم ہی اسے شرارت سو جھی تھی بیک وقت اسنے ہاتھ میں پانی بھر کر اسفند کی جانب اچھالا تھا

اسفند جو دیوانہ وار نازی کو دیکھنے میں مگن تھا یکدم ہی خود پہ پانی پڑنے سے چونکا تھا اور پھر گھور کر نازی کی جانب

دیکھا نازی جو بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کیے ہوئے تھی کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

" بچو ذرا اب تم مجھ سے۔۔۔ "

اسفند دانت کچکا کر کہتے نازی کی جانب بڑھا تھا جبکہ نازی نے قدم پیچھے کی جانب لینے شروع کیے تھے اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی اسفند نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے اسکو کمر سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ کٹی ہوئی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

" ہاں بچو اب بتاؤ اب کہاں بچ کر جاؤ گی مجھ سے۔۔۔ "

اسفند نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا کہ نازی اسکو سیریس موڈ میں دیکھ کر سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی کہ اسفند نازی کی یہ حرکت دیکھ کر ایک بار پھر سے مسکرا دیا تھا نازی جو یہ سوچ رہی تھی اسفند اس سے بدلہ لے گا اپنے لبوں پہ اسفند کے لبوں کا لمس محسوس کر کے چونکی تھی اور یکدم ہی اپنی آنکھیں کھول گئی تھی اسفند کو پیچھے ناہٹتا دیکھ کر نازی کے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور ہٹانا چاہا تھا لیکن اسفند کو اسکی مزاحمت ایک آنکھ نا بھائی تھی جیسی وہ دگنی شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا اور اب کی بار مارے بے بسی کے نازی کی پلکیں نم ہوئیں تھیں اسفند نے اسکی اکھڑتی سانسیں محسوس کیں تو خود پہ جبر کر کے اسکے نچلے ہونٹ پہ اپنے دانت گاڑتے پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر نازی کے بے حال ہوتے چہرے پہ ڈالی تھی جو لال انار بنا ہوا تھا نازی کو یکدم ہی اپنے ہونٹوں پہ

جلن کا احساس ہوا جیسی اسنے اپنی انگشت شہادت اپنے ہونٹ پہ لگائی تھی جہاں سے اب باقاعدہ خون رس رہا تھا

" شرم تو آپکو چھو کر ہی نہیں گزری نا ایسے کون کرتا ہے کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔ "

نازی نے غصے میں اسفند کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" ڈونٹ فارگٹ لٹل ون یو آر مائی وائف آئی ول ڈو ایوری تھنگ ٹو یو واٹ آئی وائنٹ۔۔۔ "

" بیوی ہوں تو کیا کھا ہی جائیں گے مجھے۔۔۔ "

نازی نے خفگی سے اسفند کو گھورتے ہوئے کہا تھا کہ اسفند مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

ویسے اگر کھا بھی لوں تو کوئی قباحہ نہیں اس میں ویسے بھی آج میں تمہیں کھانے کا ہی ارادہ رکھتا ہوں "

اسفند نے معنی خیز لہجے میں کہا تھا کہ نازی نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اچھا چلو چھوڑو آٹھ بج چکے ہیں آؤ کھانا کھاتے ہیں بھوک لگی ہوگی نا تمہیں بھی۔۔۔ "

اسفند نے نازی کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

♡♡♡

اسفند نازی کو اس لکڑی کے کاٹیج میں لیتے ہوئے داخل ہوا تھا جو دو کمروں پہ مشتمل تھا اوپن کیچن کے ساتھ

ایک ایڑی واشروم بھی موجود تھا کاٹیج کے باہر رنگ برنگی لائٹس بھی لگی ہوئیں تھیں رات کا یہ پہراوران

دونوں کا ساتھ ہونا ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

اسفند نازی کو ساتھ لیے کیچن کی جانب آیا تھا جہاں کاونٹر پہ لذیذ کھانوں کی مہک آرہی تھی جس میں فش
فرائے چکن پاستا اور میٹ بالز شامل تھے ان سب کو دیکھ کر نازی کے منہ میں پانی آیا تھا جبھی اسفند نے اسے شانوں
سے تھام کر کرسی پہ بیٹھاتے اسکی پلیٹ میں پاستا نکالتے پلیٹ اسکے آگے کی تھی۔۔۔

"آہاں تھینک یو سوچ اسنی آپ بھی بیٹھیں نا۔۔۔"

نازی نے مسکرا کر اسفند کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جبکہ اسفند بھی مسکرا کر کرسی کھینچ کر اسکے ساتھ بیٹھا تھا

♡♡♡

کھانے سے فراغت حاصل کرتے اسفند نے مائم دیکھا تو نونچ چکے تھے ایک نظر نازی کو دیکھا جواب بھی نہر
کنارے بیٹھی ہوئی پانی میں ہاتھ مار رہی تھی وہ قدم با قدم چلتا اسکے قریب آیا تھا اور اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا

" چلو۔۔۔ "

" کہاں۔۔۔ "

" تمہیں سر پرانزدینے۔۔۔ "

اسفند کے مسکرا کر کہنے پہ نازی نے بھی سر کو اثبات میں ہلا کر اسکا ہاتھ تھام گئی تھی اور دونوں اندر کی جانب

بڑھے تھے۔۔۔

♡♡♡

" اسفند اور کتنی دیر آنکھیں بند کرنی ہونگی۔۔۔ "

نازی اپنے آنکھیں بند کیے گویا ہوئی تھی جو کے اسفند نے ہی بند کرائیں تھیں۔۔۔

" صبر نہیں ہے تم میں لٹل ون تھوڑا حوصلہ رکھو۔۔۔ "

اسفند اسکا ایک ہاتھ تھام دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر کو جکڑے بولا تھا۔۔۔

" ہاں بھی نہیں ہے صبر مجھ میں۔۔۔ "

نازلی کے جھنجھلا کے کہنے پہ اسفند سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

" لو اب کھول لو آنکھیں۔۔۔ "

اسفند کے کہنے کی دیر تھی کہ نازلی نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور سامنے ٹیبل پہ پڑے کیک اور دیوراپہ ہوئی

ڈیکوریشن کو دیکھتے خوشی سے اچھل پڑی تھی وہ اپنی سالگرہ بالکل بھول چکی تھی لیکن حیرت کی بات تھی اسفند کو یہ سب کیسے پتہ چلا۔۔۔

" اسفندیہ سب اور آپکو میری برتھڈے کا کیسے پتہ چلا۔۔۔ "

میری جان جو شخص تمہاری سوچ کو پڑھ لیتا ہو پھر دل کے حال کو جان لیتا ہو کیا اسکے لیے تمہاری برتھڈے

کا پتہ لگانا مشکل ہے۔۔۔؟

اسفند نے مسکرا کر کہا جبکہ نازلی اپنا منہ کھولے حیرانگی سے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو میری جان۔۔۔"

اسفند نے نازی کی کمر کو جکڑ کر اسے مزید خود کے قریب کرتے اسکے گال کو چومتے کہا تھا۔۔۔

"سوچ رہی ہوں کہ ایک کھڑوس گینگسٹر اتنا کٹیرنگ اور اتنا رو مینٹک کیسے ہو سکتا۔۔۔"

نازی کی بات سنکر اسفند خوبصورتی سے ہنس دیا تھا۔۔۔

یہ کھڑوس گینگسٹر تب سے اتنا رو مینٹک اور اتنا کٹیرنگ ہو گیا جب سے اسے ایک اپسرا سے محبت ہوئی چلو "

"اب کیک کاٹو۔۔۔"

اسفند نے کہنے پہ نازی نے مسکرا کر پاس پڑی چھری کو اٹھایا تھا اور خوبصورت سا چاکلیٹ کیک کاٹا جس پہ "ہیپی

20 برتھڈے مائی لو" لکھا ہوا تھا کیک کاٹتے ان دونوں نے ایک دوسرے کو کھلایا تھا جبکہ نازی اسفند کی اتنی

محبت دیکھ کے خوشی سے نہال تھی۔۔۔

"اچھا چلو آؤ تمہارے لیے ایک اور سرپرائز ہے میرے پاس۔۔۔"

"ایک اور سرپرائز۔۔۔"

نازی نے ہیزل آنکھوں کو بڑا کیے پوچھا تھا۔۔۔

" ہاں ایک اور چلو اب آؤ۔۔۔ "

اسفند نازی کا ہاتھ تھام کر اسے کاٹیج سے باہر لے آیا تھا۔۔۔

او کے اب تم دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ اور جب تک میں نہیں کہوں گا اس طرف مت مڑنا "

۔۔۔ "

اسفند نے حکم صادر کرنے پہ نازی نے سر کو اثبات میں ہلاتے رخ دوسری جانب کر لیا تھا جبکہ اسفند نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اپنی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیاز نکالی تھی جس میں ڈائمنڈ کی رنگ موجود تھی۔۔۔

" اب پلٹو۔۔۔ "

اسفند کے گھمبیر لہجے پہ نازی جھٹکے سے پلٹی تھی اور اسکو یوں گھٹنوں پہ بیٹھا دیکھ کر وہ بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے منہ

پہ جما گئی تھی۔۔۔

" Do you want to spend the rest of your life with me? "

کیا تم اپنی تمام زندگی میرے ساتھ گزارنا چاہو گی۔۔۔؟ "

اسفند کے اظہار نے تو اسے زمین سے آسمان پہ لا کے بیٹھا دیا تھا مارے تشکر کے آنکھیں بھر آئیں تھیں جبکہ
زباں سے لفظ نکلنے سے انکاری تھے۔۔۔

" جواب دوسری زندگی اپنے اس کھڑوس گینگسٹر کے ساتھ گزارنا چاہو گی مائی لٹل ون۔۔۔ "

ہاں میں اپنی تمام عمر تمہارے ساتھ تمہاری محبت کے حصار میں رہ کر تمہاری پانہوں میں گزارنا چاہوں گی "

" بس مجھ کبھی خود سے الگ مت کرنا کیونکہ تم میرا سب کچھ ہو سب کچھ۔۔۔

نازی نے کہہ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسکو تھامتے اسفند نے اسکی انگلی میں انگوٹھی پہنائی تھی اور وہی ہاتھ
چومتے اسنے اٹھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

" ڈانس کرو گی میرے ساتھ۔۔۔ "

اسفند نے ہنوز نازی کو سینے سے لگائے کہا تھا کہ نازی نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا تھا بیک وقت اسفند نے

اپنے موبائل میں گانا پلے کرتے موبائل کو پاکٹ میں واپس ڈالا تھا۔۔۔

ایسا لگا مجھے پہلی دفعہ تنہا میں ہو گیا یا ر

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤن لوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.novelsmafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS

ہوں پریشان سا میں اب یہ کہنے کے لیے تو

ضروری سا ہے مجھ کو زندہ رہنے کے لیے

تو ضروری سا ہے مجھ کو زندہ رہنے کے لیے



اسفند نازی کی کمر پہ ہاتھ رکھے جبکہ نازی اسکی گردن کے گرد بازو جمائے کیے سٹیپ لینے لگے تھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسوقت دنیا و مافیہا سے بے خبر تھے۔۔۔

دھڑکے آنکھوں میں دل میرا جب قریب آؤں

تیرے دیکھوں میں جب بھی آئینہ ہاں تو ہی

روبرو رہے میرے عشق کی موج میں آ آ جاہنے

کے لیے تو ضروری سا ہے مجھ کو زندہ رہنے کے

مانگوں نا کوئی آسمان دوستاروں کا جہاں

بن جا تو میرا ہمسفر نا مجھے چاہیے کوئی

مکان دل ہی کافی ہے تیرا میرے رہنے کے لیے

تو ضروری سا ہے مجھ کو زندہ رہنے کے لیے

تو ضروری سا ہے مجھ کو زندہ رہنے کے لیے

نازی تم جانتی ہو تم میرے جینے کی وجہ بن گئی ہو تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو میرے دل کا سکون ہو مجھے "

"زندہ رہنے کے لیے ضروری ہو تم مجھے کبھی مت چھوڑنا ورنہ تمہارا یہ کھڑوس کینگسٹر جی نہیں پائے گا۔۔"

اسفند نے نازلی کو اپنی محبت کی شدت سے باور کرواتے ہوئے کہا تھا کہ نازلی اسفند کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسکے اسکے ماتھے کو چوم کر گویا ہوئی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ چلا کہ کب آپ سے مجھے اتنی محبت ہو گئی کہ میرا دل آپ کا نام سن کر دھڑکنے لگا آپ کو دیکھ کر "

میرے دل کو سکون ملنے لگا آپ کے قریب آ جانے پہ میرے چہرے پہ حیا کی لالی بکھرنے لگی آپ کی محبت کے حصار میں میں خود کو محفوظ محسوس کرنے لگی اور یہ محبت تا قیامت قائم رہے گی آپ کو چھوڑ دینا مطلب خود کی موت کو

" گلے لینے کے برابر ہے بس آپ کبھی مجھے مت چھوڑ دینا۔۔۔

" کبھی بھی نہیں میری جان اسفندیار خان کی سانسوں کی ضمانت ہو تم۔۔۔ "

اسفند نے نم آنکھوں سمیت کہتے نازی کی کمر پہ اپنی گرفت مضبوط کی تھی اور دیوانہ وار بہکے ہوئے لہجے میں کہتے

نازی کی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا۔۔۔

" آئی لو یو سوچ آئی لو یو آلاٹ یو آرمائے یوری تھنگ۔۔۔ "

لمحہ بہ لمحہ اسفند کے لمس میں شدت آتی جا رہی تھی جیسی نازی نے بے ساختہ ہی اسکے کالر کو مٹھیوں میں دبوچ

لیا تھا کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ پیچھے ہٹا تھا اور گہرے گہرے سانس بھرتی نازی کی جانب دیکھتے اسکی نیلی

گہری آنکھوں میں خمار کی سی سرخی در آئی تھی جیسی ایک ہی جست میں نازی کو اپنے کندھوں پہ اٹھائے اسفند

کاٹیج کی جانب بڑھا تھا نازی کو احتیاط سے بیڈ پہ لیٹاتے اسنے جھٹکے سے اپنی شرٹ تن سے جدا کی تھی کہ اسفند کو

بناشرٹ کے دیکھتے نازی کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا بے ساختہ ہی وہ اپنے گلابی لبوں کو بے دردی سے دانتوں تلے کچل گئی تھی۔۔۔

خان کی جان ان گلاب کی پنھکڑیوں پہ اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو جانتی ہو کہ تمہارے وجود پر تم سے زیادہ اسفندیار " خان کا حق ہے۔۔۔

اسفند نے اسکے لبوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کراتے ہوئے اسکے کان میں پڑے وزنی جھمکوں کو نکالا تھا اور اسکی کان کی سرخ ہوتی لوؤں کو اپنے لمس سے مہکاتے وہ نازی کو خود میں سمٹنے پہ مجبور کر گیا تھا۔۔۔ " اس اسف اسف اسفند مم۔۔۔ "

نازی نے ہکلاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا کہ اسفند نے خمار آلود نگاہوں سے اسکے لبوں پہ انگلی رکھتے اسکی گردن سے بھاری ہار نکالتے اسکی شفاف سرخ ہوتی گردن پہ اپنے سلگتے ہوئے لب رکھے کہ نازی اسکا شدت بھرا محسوس کر کے کانپی تھی۔۔۔

" اسف اس اسفند می می میری بات تو۔۔۔ "

نازلی نے دھڑکتے دل کے ساتھ کچھ کہنا چاہا تھا جیسی اسفند اپنی بڑھی ہوئی بنیر ڈکونازلی کی گردن پہ رب کیا کہ
نازلی اسکے اس عمل سے سسک کے رہ گئی تھی۔۔۔

اسکے سسکنے پہ اسفند نے ایک دفعہ پھر سے اسکی جانب دیکھا اور پھر اسکی نوز پین نکالتے

اسکے ناک کو بار بار اپنے لمس سے مہکاتے وہ اسکا سانس لینا دو بھر کر گیا تھا اس سے پہلے کہ اسفند اسکے لبوں کو پھر
سے اپنی دسترس میں لیتا نازلی اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اسکے ہاتھوں پہ جما گئی تھی جبکہ اسفند نے اسکی اس حرکت پہ

اسے گھور کر دیکھا تھا نازلی نے اسکی گھوری کا کوئی خاطر خواہ اثر نالیا تھا اور اپنا ہاتھ اسکے لبوں سے ہٹا کر اسکے سینے
پہ جماتے اسے دور ہٹاتے اٹھنا چاہا تھا کہ اسفند ایک ہی جست میں اسکی کوشش کو ناکام بناتے اسکے فراک کی
پشت پہ لگی زپ کو کھول دیا تھا اور اسکی شرٹ کو کندھوں سے کسکاتے وہ دیوانہ وار اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا کہ

نازلی اسکی جنونی قربت پہ خوفزدہ ہوتی اسکے کندھوں کو اپنی مٹھیوں میں دبویچ گئی تھی اسکے کندھوں سے اپنے
لب ہٹا کر اسنے ایک نظر پھر سے نازلی کی آنکھ میں دیکھا جسکی آنکھوں میں التجا تھی اسکی بے ضرر سی مزاحمت کو
نظر انداز کرتے اسفند سختی سے اسکے لبوں پہ اپنا نقل لگا گیا تھا کہ نازلی سختی سے آنکھیں میچتے اسفند کی پشت پہ

اپنے ناخن گاڑتی اپنا آپ اس کے سپرد کر گئی تھی جس کے اسفند اس کی خود سپردگی دیکھ کر سرشار سا ہوتا دو جسم ایک جاں کر گیا تھا اور آج کی یہ رات ان کی محبت کی گواہ بنی تھی۔۔۔

سورج کی چھن چھن کرتی کرنیں جب نازلی کے چہرے پہ آن پڑی تب جا کے اسے جاگ آئی تھی اس نے اٹھ کر ایک نظر خود پہ ڈالی تو ڈھیروں ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا اس وقت وہ اسفند کی وائٹ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے تھی گزری رات کے مناظر کسی فلم کی مانند اس کی ذہن کے سکریں پہ چلنے لگے تھے گلابی چہرہ پل بھر میں لال ہوا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا موبائل اٹھاتے ٹائم دیکھا تو دن کے دس بج چکے تھے وہ اتنی دیر کیسے سوتی رہی ایک نظر اسفند کی جانب دیکھا جو ہنوز آنکھیں موندے ہوئے تھا ساری رات اس نے اس کی جان نہیں چھوڑی تھی اور اب خود مزے سے سو رہا تھا نازلی نے اسے گھورتے ہوئے سوچا تھا اور پھر بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا کہ اسفند جو کب سے اٹھ چکا تھا اور نازلی کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا اس کے اٹھنے پہ یکدم سے اسے کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے خود پہ گرا گیا تھا کہ نازلی جو خود میں مگن رہنے والی لڑکی تھی اس افتاد پہ بھونچکا کے رہ گئی تھی۔۔۔

" اس اسفند آپ آپ کب اٹھے سوئے نہیں تھے کیا؟۔۔۔ "

نازلی نے حواس باختہ ہو کر پوچھا تھا۔۔۔

"جب پہلو میں محبوب ہو تو کوئی کافر ہی ہو گا جو سو جائے۔۔۔"

اسفند آنکھوں میں خمار لیے جذبات سے بو جھل لہجے میں گویا ہوا تھا کہ اسکے اس انداز پہ نازلی کی پلکیں لرزاٹھی تھیں۔۔۔

"چھوڑیں اسفند م م می مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔"

"او تو میری جان کو بھوک لگی ہے۔۔۔"

اسفند نے نازلی کے خوبصورت چہرے کو گہری نگاہوں سے تکتے ہوئے کہا تھا جس پہ نازلی نے معصومیت کے

سبھی ریکاڈ توڑتے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"او کے تم فریش ہو جاؤ کبرڈ میں تمہاری ضرورت کی سبھی چیزیں موجود ہیں۔۔۔"

اسفند کے کہنے پہ نازلی نے نظریں جھکائے ہی سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ نازی بیڈ سے اٹھتی اسفند ایک مرتبہ پھر سے اسے اپنی اوور کھینچتا اسکے کان میں بے باک سرگوشی کرتے اسکے چہرے کو سرخ انار کر گیا تھا۔۔۔

" ویسے میری شرٹ میں بہت ہاٹ لگ رہی ہو "

نازی کے سرخ و سفید چہرے پہ بکھرے گلال کو دیکھتا وہ مزید بہکا اور ایک بار پھر سے اپنے جذبات کے آگے ہار مانتے وہ اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا کچھ لمحوں کے توقف کے بعد پیچھے ہٹتے وہ نازی کے لال گلال ہوئے چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے کمرے سے باہر کی جانب بڑھا تھا کہ نازی اپنے دل پہ ہاتھ رکھے گہری گہری سانسیں بھرتے چہرے پہ شرمیلی مسکراہٹ سجائے دھڑکتے دل سے اٹھی اور کبرڈ کی جانب بڑھی تھی کبرڈ کھولتے اسے ساری کی ساری سیلیولیس نائٹیز دیکھنے کو ملیں جو بامشکل اسکے گھٹنوں تک آتی تھیں۔۔۔

" اففف یا اللہ میرا شوہر کتنا بے باک ہے۔۔۔ "

نازی نے گلابی لبوں کو کچلتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا اور اپنے لیے ایک پنک کالر کی نائی لیے واشروم کا رخ کیا۔۔۔

♡♡♡

بیس منٹ بعد وہ گیلے بالوں سمیت لال پڑتے چہرے کے ساتھ نائی کو کھینچ کھینچ کر لمبا کرنے کی کوشش کرتے باہر آئی تھی ٹیبل پہ بیٹھتے اسنے ایک نگاہ اسفند پہ ڈالی جو شرٹ لیس ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔۔۔

" یہ لیجی میری گینگسٹرنی آپکا ناشتہ۔۔۔ "

اسفند نازی کے سامنے ٹیبل پہ فریش اورنج جو س جیم بریڈ بوائے ایگ اور ڈرائے کیک رکھتا نازی کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

" اسفند آپکو ناشتہ بنانے بھی آتا ہے۔۔۔ "

نازی اپنی ہیزل بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

جی میری گینگسٹرنی آپکے گینگسٹر ہی کو دنیا کے تمام کام آتے ہیں کوئی شک ہے اپنے ہی کی قابلیت پہ۔۔۔ "

"

" نہیں میرا ہی ولڈ بیسٹ ہی ہے۔۔۔ "

نازلی کھکھلا کے اسفند کے گال کھینچتی ہوئی گویا ہوئی تھی اور ناشتے میں مصروف ہوئی تھی ناشتے سے فارغ ہو کر نازلی اٹھی تھی اور اندر کے جانب قدم بڑھائے تھے اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتی اسفند کے کھینچنے پہ سیدھا اس کی گود میں آن گری تھی۔۔۔

" اسفندیہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ "

نازلی گھبرا کر گویا ہوئی تھی۔۔۔

" تمہاری بھوک مٹ گئی ناب میری بھوک مٹاؤ۔۔۔ "

اسفند خمار آلود لہجے میں کہتے نازلی کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔

" کیا اسفند رات سے لیکر اب تک آپکی بھوک مٹی نہیں ہے۔۔۔ "

نازلی بے ساختگی میں کہہ گئی تھی لیکن جب اپنے کہے گئے الفاظوں پہ غور کیا تو تھوک نگتے چورنگا ہوں سے اسفند کی جانب دیکھا جو اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔۔۔

" تمہاری زباں آجکل کچھ زیادہ نہیں چلنے لگی تمہاری اب اسکی سزا ملے گی۔۔۔ "

" آہاں نہیں اسفند وہ م می میں تو۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ نازی اپنا جملہ مکمل کرتی اسفند شدت سے نازی کے لبوں پہ جھکتا اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا جبکہ نازی تھک ہار کر اپنا آپ اسفند کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔

♡♡♡

مول اپنے آفس میں بیٹھی ٹیبل پہ رکھی فائل میں موجود اہم پوائنٹس کو ہائی لائٹ کر رہی تھی جبھی اسکا ڈور ناک ہوا تھا۔۔۔

" یس کم ان۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

" ارے نوریز آپ آئیے ناپلیز بیٹھے۔۔۔ "

نوریز کو اندر آتا دیکھ مول مسکرا کے بولی تھی۔۔۔

" کیسی ہیں آپ مول۔۔۔ "

نوریز مول کو گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

" الحمد للہ آپ پلیز بیٹھے نا۔۔۔ "

مول کے کہنے پہ نوریز سر کو اثبات میں ہلا کر کرسی پہ براجمان ہوا تھا۔۔۔

" مول کہاں ہیں آپ یار نا کوئی کال نا میسج کہاں بزی ہوتی ہیں۔۔۔ "

بس نوریز آپ تو میری روٹین سے واقف ہیں کام اور بس کام آفس کے کام میں ہی بزی ہوتی ہوں اور ٹو "

بی اونیسٹ جب آفس سے گھر جاتی ہوں تو اتنی تھکن ہوتی ہے کہ بس کھانا کھایا اور روم میں جا کے سو جاتی ہوں

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
ہمم۔۔۔ "

نوریز نے ایک نظر مول کے من ہوئے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" مول آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔ "

" جی جی پوچھیں۔۔۔ "

" کیا آپ آج بھی دراب سے محبت کرتی ہیں "

نوریز کے کہنے یوں کہنے پہ مول چونک اٹھی تھی لیکن جلد بدیر ہی خود پہ قابو پاتے گویا ہوئی تھی۔۔۔

"ننئی نہیں نہیں تو بالکل نہیں۔۔۔"

مول نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

لیکن آپکی آنکھیں تو کچھ اور ہی بیاں کر رہی ہیں اور آپکی آنکھوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ آپ آج بھی "

"دراب سے بہت محبت کرتی ہیں۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے نوریز اب ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

مول نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں مول ایک محبت کرنے والا شخص ہی ایک محبت کرنے والے انسان کی آنکھوں کو پڑھ سکتا "

"ہے اور میں آپکی آنکھوں میں لکھی تحریر کو پڑھ چکا ہوں۔۔۔"

نوریز نے پھیکی سی مسکراہٹ لیے کہا تھا کہ آسان نہیں تھا مول کی آنکھوں میں دراب کا عکس دیکھنا مول کی

آنکھوں میں دراب کے لیے محبت دیکھنا آسان تو بالکل نہیں تھا۔۔۔

نوریز نے گہرا سانس بھرتے مول کی جانب دیکھا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا یکدم ہی مول کی فون ٹون بجی تھی مول نے موبائل دیکھا تو دراب کالنگ لکھا آ رہا تھا مول نے ایک ہی جست میں کال کاٹ ڈالی تھی لیکن کال مسلسل کرنے پہ مول جھنجھلا اٹھی تھی۔۔۔

"مول کال اٹھالیں کس کو دھوکا دے رہی ہیں خود کو یاد راب کو۔۔۔"

نوریز نے کہہ کر قدم روم سے باہر کی جانب بڑھائے تھے جیھی مول نے کال پک کی تھی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ سکون نہیں ہے تمہیں جان عذاب میں ڈال کے رکھی ہوئی ہے میری جب سے " تم سے رشتہ جوڑا ہے سکھ و چین کا سانس لینا نصیب نہیں ہوا مجھے۔۔۔

مول کرخت و سرد لہجے میں بولی تھی جبکہ دراب کی گرفت سٹیرنگ پہ مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

مول میں بہت تکلیف میں ہوں اب بس کر دو اب میں تھک گیا ہوں میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا میں مر رہا "

ہوں پل پل لمحہ لمحہ میں مر جاؤں گا تمہارے بنا پلیز مول میں نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے مجھے نیند نہیں آتی ہے

میری افیت ختم کر دو پلیز مجھ سے ایک بار مل لو میں تمہیں تمام حقیقت بتانا چاہتا ہوں اور حقیقت جان کے

"تمہارا جو فیصلہ ہوا مجھے منظور ہو گا لیکن ایک آخری دفعہ مجھ سے مل لو پلیز۔۔۔"

درا ب لال ہوتی آنکھوں سمیت گر گڑا ہوا گویا ہوا تھا۔۔۔

مجھے ناہی تم سے ملنا ہے ناہی کوئی بات کرنی ہے میری بلا سے تم کل مرو گے نا تو آج ہی مر جاؤ کم سے کم میری "

" جان تو چھوٹے گی نا تم جیسے دھوکے باز انسان سے۔۔۔

مول نے بے حسی کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے کہا تھا کہ دراب نے بے یقینی ہوتے فون کی جانب دیکھا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب مول نے کہا ہے مول اس سے نفرت کرتی ہے یہی سوچتے دراب کا دماغ ماؤف ہوا تھا جیسی گاڑی کا توازن بگڑا تھا اور وہ سامنے سے آتی گاڑی کو نا دیکھ پایا تھا کہ مول جو مزید کچھ کہنے والی تھی کہ پیچھے سے آتی شور کی آواز سنکر اس کا دل پل بھر کو لرز اٹھا۔۔۔

" دراب دراب دراب ت تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو دراب۔۔۔ "

مول نے چیختے ہوئے بہتی ہوئی آنکھوں سمیت کہا تھا لیکن جواب نا ملنے پہ وہ باہر کی جانب بھاگی تھی کہ نوریز جو باہر ہی موجود تھا مول کو یوں حواس باختہ دیکھ کر اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔

" مول کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔ "

نوریز نے مول کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر اسکا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا۔۔۔

"نن نوریز وہ دراب۔۔۔"

"ہاں کیا ہوا ہے دراب کو مول۔۔۔"

نوریز نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔

"نوریز دراب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے مم می مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے نجانے وہ کس حالت میں ہو گا۔۔۔"

مول کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔

"اچھا اچھا بی ریلیکس مول آئیے میرے ساتھ چلیے میں آپکو ہاسپٹل لے کے چلتا ہوں"

نوریز نے دراب کے لیے تڑپتی ہوئی مول کو شانوں سے تھام کر گاڑی میں بیٹھایا تھا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ

سنجھال کر گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

♡♡♡

نازی اور اسفند دونوں واپس لوٹ چکے تھے اور اب لاونج میں حلیمہ بیگم اور گل اوز کے ساتھ بیٹھے چائے سے

لطف اندوز ہو رہے تھے کہ نازی کے چہرے پہ بکھری حیا کی لالی دیکھتے گل اوز اندر ہی اندر سے کڑھ رہی تھی

اسفند کا نازی کو والہانہ نگاہوں سے دیکھنا گل اوز کو ایک آنکھ نابھار ہاتھ کتنے ارمان سجائے تھے اسنے کتنے خواب

بنے تھے نازی نے اسکی جگہ لے کر اسفند کی زندگی میں آکر اسکے سارے کے سارے خواب چکناچور کر دیئے
تھے اسنے نفرت بھری نگاہ نازی کے خوبصورت چہرے پہ ڈالتے سوچا تھا۔۔۔

" نازی بیٹے تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے "

حلیمہ بیگم نے نازی کی جانب مسکراتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" جی دادی جان پڑھائی اچھی جارہی ہے ان فیکٹ بس ابھی انٹر پارٹ ٹو کے ایگز مس ہونے والے ہیں۔۔۔ "

نازی نے مسکرا کر کہا تھا کہ ساتھ بیٹھے اسفند نے بے ساختہ ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود کے نزدیک کرنے کی
کوشش کی تھی کہ نازی چیخ مارتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

" کیا ہوا نازی بیٹا۔۔۔ "

حلیمہ بیگم فکر مندی سے گویا ہوئیں تھیں۔۔۔

" دادی جان مجھے لگتا ہے کہ جیسے کوئی بہت ہی زہریلا کیڑا میری کمر پہ رینگ رہا تھا۔۔۔ "

نازلی نے اسفند کو گھورتے ہوئے کہا تھا کہ اسفند نے ڈھیٹوں کی مسکرا کر آنکھ و نک کی تھی کہ نازلی کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

کیڑا کیسے ہو سکتا ہے صبح ہی تو صفائی کروائی تھی میں نے اپنی نگرانی میں خیر میں خبر لیتی ہوں ملازمہ کی۔۔۔ "

حلیمہ بیگم نے خفگی بھرے لہجے میں کہا تھا کہ گل اوز نازلی اور اسفند کو مسلسل ہنستے مسکراتے جلتے کڑھتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

میں مزید دیر نہیں کر سکتی ورنہ اسفند ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نازلی کا ہو جائے گا اور اگر نازلی نے اس خاندان کو " کوئی وارث دے دیا تو اسکے قدم یہاں مزید مضبوط ہو جائیں گے اور میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی مجھے جلد ہی " کچھ ناکچھ کرنا ہو گا۔۔۔

گل اوز سوچوں کے تانے بانے بنتے ہوئے خود سے مخاطب تھی۔۔۔

♡♡♡

مول پورے راستے میں روتے ہوئے دراب کی زندگی کی دعا مانگتے ہوئے گئی تھی اسے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ دراب کونسے ہاسپٹل میں ہے لیکن نوریزا سے سٹی ہاسپٹل ہی لے گیا تھا اور اتفاق سے دراب کو اسی ہاسپٹل لے جایا گیا تھا آئی سی یو کے باہر چل چل کے مول کے پاؤں شل ہو چکے تھے اسکا روم روم دراب کے لیے دعا گو تھا اسکی بے چینی اسکا رونا اسکا تڑپنا نوریزا سے مخفی نہ تھا دل جیسے چھن سے ٹوٹا تھا کتنا تکلیف دہ احساس تھا نا کہ اسے مول سے محبت تھی اور مول کو دراب سے اسنے گہرا سانس بھرتے ایک نظر مول کی جانب دیکھا تھا جسکی نظریں آئی سی یو کے دروازے پہ ہی ٹکی تھیں۔۔۔

"مول۔۔۔"

اسنے آنکھیں میچتے اسے پکارا تھا کہ مول اپنا نام سنئے اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

مول نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"یہاں آئیے میرے پاس۔۔۔"

نوریز کے بلانے پہ وہ اسکے پاس جا بیٹھی تھی جسکے نوریز اٹھ کر اسکے قدموں میں بیٹھا تھا اسکو ایسا کرتے دیکھ وہ حیراں ہوئی تھی۔۔۔

" نوریز آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ "

" مجھے میرے سوال کا سچا جواب دیجیے گا۔۔۔ "

نوریز نے مول کو امید بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" کیسا سوال۔۔۔ "

مول نے نا سمجھی سے نوریز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" دراب سے محبت کرتی ہیں نا آپ آج بھی۔۔۔ "

نوریز کے کہنے پہ مول نے جھٹکے سے جھٹکے ہوئے سر کو اوپر اٹھایا تھا نوریز کی آنکھوں میں چھپے درر کو دیکھتے وہ نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔

" مول جواب دیں نا نظریں کیوں چرا رہی ہیں۔۔۔ "

نوریز نے بے چینی سے استفسار کیا تھا کہ بیک وقت آئی سی یو کا دروازہ کھلا تھا اور ڈاکٹر باہر آیا تھا اس سے پہلے کہ مول اٹھ کر ڈاکٹر کے پاس جاتی نوریز نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے روکا تھا۔۔۔

مول آپ نے صرف اور صرف دراب سے محبت کی ہے اسی کو چاہا ہے اسی کا ساتھ مانگا ہے اسلیے جائیں میں " نوریز شاہ آج ابھی اسی وقت آپ کو اپنی محبت سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔

مول کئی ثانیے اسکے ضبط سے لال پڑتے چہرے کو دیکھتی رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی نرس نے اسکے قریب آکر اسے

اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

" مسز دراب آپکے ہسبنڈ کو ہوش آگیا ہے آپ چاہیں تو ابھی مل سکتی ہیں ان سے۔۔۔ "

" اوکے میں آرہی ہوں۔۔۔ "

مول نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور جو نہی ہی پٹی تھی نوریز کو وہاں ناپا کروہ حیرانگی کا شکار ہوئی تھی کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ گہرا سانس بھر کر آئی سی یو کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

♡♡♡

" یہ لیں آپکی بلیک کافی۔۔۔ "

نازلی ٹیبل پہ کافی کا کپ رکھتے اسفند کے ساتھ ہی صوفے پہ براجمان ہوئی تھی۔۔۔

" تھینکس لو۔۔۔ "

اسفند نے مسکرا کر نازلی کی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑا دیا تھا کہ نازلی کا سفید وگلابی چہرہ پیل بھر میں لال ہوا تھا

نازلی میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں آج میں نے اس بارے میں بہت سوچا لیکن میرے خیال سے یہی صحیح " وقت ہے کہ جب تم پہ حقیقت آشکار ہو جائے۔۔۔ "

اسفند نازلی کے مزید قریب ہو کر اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا تھا کہ نازلی نا سمجھی سے اسکی جانب

دیکھتی گویا ہوئی تھی۔۔۔

کیا مطلب اسفند کھل کر بتائیں مجھے کیا بات کرنا چاہتے ہیں اور ایسی کونسی حقیقت ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے "

میں نے تمہیں کڈنیپ کیا تم سے زبردستی شادی کی تمہارے باپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی اس سب "

" کے پیچھے بہت بڑی وجہ جس سے تم اب تک لاعلم ہو۔۔۔

" کیسی وجہ اسفند۔۔۔ "

نازلی نے چہرے پہ پریشانی سجائے پوچھا تھا

تمہارا باپ قاتل ہے میرے والد کا اور انھوں نے ساری زندگی تم لوگوں کو یعنی تمہیں تمہاری آپہ اور "

" تمہاری مٹی کو بھی دھوکے میں رکھا۔۔۔

" کلک کی کیا اس اسفندیہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ایسا نئی نہیں ہو سکتا۔۔۔ "

نازلی نے بہتے اشکوں کے درمیاں کہا تھا۔۔۔

رحمان خان میرے والد تمہارے والد کے بہت قریبی دوست تھے بزنس پارٹنر بھی تھے میرے والد نے "

جب تمہارے والد کے بزنس میں انویسٹ کیا تب تمہارے والد کی نیت خراب ہو گئی پہلے پہل میرے بابا کو

اس بات کا علم ناہوا کہ انکا اپنا ہی دوست انکو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے انکو یہی لگتا تھا کہ تمہارے والد

بہت بھروسہ مند انسان ہیں انھیں اپنی دوستی پہ ناز تھا لیکن پھر ایک دن انھوں نے اپنی آنکھوں سے تمہارے

والد کا گھناؤنا چہرہ دیکھا لیا انھوں نے تمہارے والد کو دھمکی دی کہ وہ ان کا کچا چٹا سبکے سامنے کھول دیں گے جسکی بنا پہ انھوں نے نہایت مکاری سے انکے سامنے معافی کا ڈھونگ رچایا اور بعد میں انھیں کھانے میں زہر ملا کر " مار دیا میری ماں انکی جدائی برداشت نہیں کر سکی اور خالق حقیقی سے جا ملیں۔۔۔

اسفند نے نیلی لال آنکھیں نازلی کی ہیزل آنکھوں میں ڈالتے کہا تھا کہ نازلی نے بے ساختہ ہی سر کو نفی میں ہلایا تھا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اسکا باپ ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔۔

" یی یہ جھوٹ ہے سب م م م میں نہیں مانتی اس سبکو۔۔۔ " صرف یہی نہیں تمہارے والد نے تمہاری آپ کی شوہر یعنی دراب خان کے والدین کو بھی قتل کیا ہے " دراب کی ماں کا ریپ کیا ہے تمہارے والد نے اور جب انکے شوہر نے انھیں اس درندہ صفت انسان سے بچانا چاہا تب انھوں نے بھی چالاکی سے قتل کر دیا تمہاری بہن کی طلاق کروانی چاہی کیونکہ وہ فارس شاہ کے بیٹے سے مول کی شادی کرنا چاہتے تھے کس وجہ سے صرف اور صرف پیسے کی وجہ سے تمہارا باپ تمہاری شادی بھی " کسی ایسے شخص سے ہی کروا تا دراصل تمہارا باپ ایک لالچی خود غرض مفاد پرست گھٹیا انسان ہے۔۔۔ اسفند نے لال چہرہ لیے کہا تھا جبکہ نازلی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

جھوٹ ہے یہ سب میں نہیں مانتی اس سب کو آپ جھوٹ بول رہے ہیں مم می میرے ڈیڈی ایسے نہیں " " ہو سکتے وہ ایسا نہیں کر سکتے کیا ثبوت ہے آپکے پاس۔۔۔

نازی بہتے آنسوؤں کے درمیاں غرائی تھی۔۔۔

" ثبوت چاہیے ناتمیں ٹھیک ہے میرے پاس چشم دید گواہ موجود ہے چاہو تو ابھی بلا لوں اسے۔۔۔ "

اسفند نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا کہ نازی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی صوفیہ ڈھ سی گئی تھی جبھی اسفند اسکی

جانب بڑھا تھا اور اسکے قدموں میں بیٹھتے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے گویا ہوا۔۔۔

آئیم سوری میری جان میں جانتا ہوں یہ حقیقت بہت اذیت ناک ہے لیکن تمہارے لیے یہ حقیقت جاننا "

" بہت ضروری تھا اور میرا یقین کرو میں جھوٹ نہیں بول رہا یہ سب سچ ہے۔۔۔

اسفند ڈیڈی نے ایسا کیوں کیا ہمارے ساتھ اپنی ہی اولاد کا مان توڑ کے انھیں کیا ملا مجھے کسی کے سامنے سر "

اٹھانا کے قابل نہیں چھوڑا نجانے آئندہ زندگی میں آپ سے نگاہیں ملا بھی پاؤں گی نہیں مجھے معاف کر دیجیے

پلیز میں نے آپکو کتنا برا بھلا کہا جبکہ آپ تو حق پہ تھے آپ کو کتنی بار دھتکارا میں نے لیکن آپ نے ہر بار

" برداشت کیا آئیم ریلی ویری سوری اسفند میں معافی مانگتی ہوں اپنی تمام تر کوتاہیوں کے لیے۔۔۔

نازلی نے نم آنکھیں لیے کہا تھا۔۔۔

شش میری جان یہ قیمتی موتی ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور معافی تو مجھے تم سے مانگنی چاہیے "

نجانے مجھے کیا ہو گیا تھا کہ تمہارے باپ کے کیے کی سزا تمہیں دینے چلا تھا آئیم سو سوری میری جان اپنے اس

" کھڑوس گینگسٹر کو اپنے خان کو معاف کر دو۔۔۔

اسفند اپنے دونوں کان پکڑ کے معافی مانگتے ہوئے بولا تھا کہ نازلی اسکی اس حرکت پہ روتے روتے مسکرا دی

تھی کہ اسفند اسکے مسکرانے پہ سرشار ہوتا اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

مومل روم میں داخل ہوئی تھی دراب کو پیٹوں میں جکڑا دیکھ اسکا دل سکڑا تھا وہ آنکھوں میں نمی لیے اسکی جانب

بڑھی تھی دراب کو آنکھیں موندادیکھ کر مومل لب کچل کر رہ گئی تھی۔۔۔

دراب تت تم کیسا فیل کر رہے ہو اب۔۔۔ " ؟ "

مومل نے دراب کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے پوچھا تھا جہاں سرخ لگی تھی۔۔۔

درا ب کچھ بولونا پلیزیوں مجھ سے خفامت ہو بے شک مجھے ڈانٹ لو برا بھلا کہہ لو غصہ کر لو لیکن پلیزیوں بے " رخی مت بر تو میرے ساتھ تم جانتے ہو میں تمہاری اگنورنس برداشت نہیں کر سکتی ہوں دراب پلیزی کچھ تو کہونا --- "

مول دراب کو ہنوز آنکھیں موندے دیکھ کر بولی تھی لیکن جواب نہ ملنے پہ پھر سے گویا ہوئی۔۔۔

میں جانتی ہوں تم مجھ سے سخت خفا ہو ہونا بھی چاہیے میں اسی کی حقدار ہوں جانتی ہوں تمہیں بہت تکلیف " دی ہے لیکن تمہیں تکلیف میں مبتلا کر کے میں خود بھی سکون سے نہیں رہی ساری ساری رات آنکھوں میں کٹتی ہے میری تمہاری یادیں تمہاری باتیں مجھے کہیں سکون نہیں لینے دیتیں ہیں اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آج تم اس حال میں صرف اور صرف میری وجہ سے ہو تمہاری اس حالت کی ذمہ دار صرف میں ہوں اگر تم میرے ساتھ رہو گے تو ساری زندگی یوں ہی تکلیف میں مبتلا رہو گے اور میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی جی میں نے خود ہی اپنے لیے سزا تجویز کر لی ہے میں امریکا شفٹ ہو رہی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم جب چاہو مجھے چھوڑ سکتے ہو اور مجھے چھوڑنے کے بعد کوئی اچھی لڑکی دیکھ کر اس سے شادی کر لینا بس ایک التجا ہے " میری مجھ سے محبت بے شک مت کرنا لیکن مجھ سے نفرت بھی کبھی مت کرنا۔۔۔

مول نے سسکیاں لیتے ہوئے اپنی بات مکمل کی اور دراب کے ہاتھ پر سے اپنا ہاتھ ہٹاتے اسنے منظر سے ہٹنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسکی کلائی دراب کی گرفت میں آگئی تھی مول جھٹکے سے پلٹی تھی جہاں دراب اسے شر باز نگاہوں سے گھور رہا تھا اس سے پہلے کہ مول کچھ کہتی دراب جھٹکے سے مول کو اپنی جانب کھینچتا خود پہ گرا گیا تھا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بکو اس کرنے کی ہاں جواب دو سمجھتی کیا ہو خود کو تم پہلے مجھے تڑپایا اور جب " احساس ہوا کہ تم غلط ہو تو بجائے اسکے تم اس غلطی کا مدد کرو تم اس سب سے بھاگ رہی ہو آزاد ہونا چاہتی ہو " یہی محبت تھی کیا تمہاری چار سال سے جو تم مجھ سے کرتی آرہی ہو پل بھر میں ختم ہو گئی۔۔۔

دراب نے دانت پیستے کہا تھا کہ مول نے روتے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا اور گویا ہوئی۔۔۔

دراب آئی لویو آلات تم جانتے ہو تمہاری مول تم سے بہت محبت کرتی ہے اور وہ سب جو میں نے کیا غصے " میں کیا تم میری نیچر سے واقف ہو میں نے تم سے زیادہ تمہیں چاہا ہے اپنے باپ سے تمہارے لیے لڑگئی میں اپنی عزت کو داو پہ لگا کر تم سے نکاح کیا لیکن تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ اسلیے کیا کیوں کے میں تمہیں مزید تکلیف

میں نہیں دیکھ سکتی اور تمہیں مجھے جو سزا دینی ہے دے دو میں اف تک نہیں کرونگی لیکن پلیز یہ مت کہو کہ مجھے " تم سے محبت نہیں میرا خدا گواہ ہے تم سے دور رہ کر بھی میں نے صرف تم سے ہی محبت کی ہے۔۔۔

مول نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا تھا کہ دراب نے گہرا سانس بھر کر مول کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود کے مزید نزدیک کیا تھا۔۔۔

" جو چاہے سزا دے دو۔۔۔ "

دراب نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا جبکہ مول نے سرکواشات میں ہلایا تھا۔۔۔
تمہاری سزا یہ ہے کہ اب تمہیں تمام عمر اپنے اس پاگل شوہر کی جنوں خیزیوں کو برداشت کرنا ہوگا تمام عمر " " میری محبت کا دم بھرنا ہوگا تمام عمر میری ہو کر میری بنکر رہنا ہوگا۔۔۔

دراب نے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ سجائے کہا تھا کہ مول نے روتے روتے مسکرا کر سرکواہاں میں ہلایا تھا جبکہ دراب کو آکسیجین ماسک اتارتے دیکھ وہ گویا ہوئی۔۔۔

" دراب یہ کیا کر رہے ہیں آپ اسے کیوں اتار رہے ہیں۔۔۔ "

" آکسیجین ماسک نہیں اتاروں گا تو تمہاری سانسیں کس طرح خود میں اتاروں گا۔۔۔ "

دراب نے جذبات سے بوجھل لہجے میں کہتے بنامول کو کوئی بات سمجھنے کا موقع دیئے پوری شدت سے اسکی سانسوں کو خود میں اتارنا شروع کیا کہ مول اسکی بات کا مطلب سمجھ کر لال پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھیں موندتے اسکے کندھے کو مضبوطی سے جکڑ گئی تھی اتنے دنوں کی پیاس تھی اتنی جلدی کیسے بجھ سکتی تھی لیکن مول کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر کے دراب نرمی سے پیچھے ہٹا تھا اور مول کے گال ہوتے چہرے کو دیکھتے دلکشی سے مسکرا کر اسکے ماتھے کو لبوں سے چھوتے اسے ڈھیروں ڈھیرا طمینان بخش گیا تھا۔۔۔

♡♡♡

دراب کو ہاسپٹل سے ڈسچارج مل چکا تھا ورنہ گزر چکے تھے مول تو اس دن سے دراب کے ساتھ ہی تھی اسکے نمبر پر شازیہ اور شہریار کی کئی کالز آتی رہی تھیں لیکن اسنے کال پک نہیں کی تھی اسے شہریار منور پہ بے حد غصہ تھا جب انکی سچائی اسکے سامنے آئی تو وہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی اور وہ جب جب ٹوٹ کے بکھرتی تھی دراب اسے سمیٹ لیتا تھا اور آج بھی دراب نے اسے سمیٹ لیا تھا اسے متعبر کیا تھا مان بخشا تھا عزت بخشی تھی۔۔۔

دراب ایل ای ڈی آن کیے بیڈ پہ بیٹھا میچ دیکھنے میں مصروف تھا جبھی مول ٹرے میں سوپ لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

" چلیں دراب آپکا سوپ ریڈی ہے پی لیں۔۔۔ "

مول نے ٹرے کو بیڈ پہ رکھتے کہا تھا کہ دراب نے ایک گہری نظر اسکے سراپے پہ ڈالی تھی وائیٹ ڈھیلی سی شرٹ اور جینز کی پینٹ میں ملبوس کالے ریشمی بالوں کو میسی جوڑا بنائے بنا میک اپ کے وہ سیدھا دراب کے دل میں اتر رہی تھی اس سے پہلے کہ مول منظر سے ہٹی دراب یکدم اسکی کلائی کو جکڑتا کھینچ کر اسے اپنے قریب بیٹھا گیا تھا۔۔۔

" اب جب بنایا خود ہے تو پلا بھی دو ویسے بھی تمہارے ہاتھ میں تو شفا ہے ہر مرض کی۔۔۔ "

دراب نے رومانوی لہجے میں کہتے مول کو خود کے قریب کرتے کہا تھا کہ مول نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھتے ٹرے اپنی گود میں رکھی تھی۔۔۔

" تھوڑا اور پاس آؤ۔۔۔ "

دراب نے مول کو تھوڑا دور بیٹھا دیکھا تو گویا ہوا جبکہ مول اسکی بات پہ سر کو نفی میں ہلاتی اسکے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

" یہ لیں۔۔۔ "

مول نے سوپ کو چمچ میں ڈال کر دراب کے سامنے کیا تھا۔۔۔

" بس یار اور نہیں پیا جائے گا۔۔۔ "

لیکن مول بھی اپنے نام کی ایک تھی سارا سوپ پلا کر چھوڑا تھا۔۔۔

" دراب میں یہ رکھ کر آتی ہوں پھر آپ کی بینڈ تاج چینیج کرتی ہوں۔۔۔ "

مول نے مسکرا کر کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

مول واپس آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی چیخ بے ساختہ تھی کیونکہ دراب اپنی بازو پہ لگی بینڈ تاج کو خود کھولنے میں بڑی تھرا اور اسکی بازو سے اب باقاعدہ خون رس رہا تھا۔۔۔

" دراب میں نے کہا بھی تھا کہ میں خود آ کے چینیج کروں گی پھر آپ خود سے کیوں شروع ہو گئے۔۔۔ "

مول نے دراب کے قریب آ کر اسکی بازو کو تھاما تھا اور احتیاط سے پٹی کھولتے بازو پہ لگے خون کو کاٹن سے

صاف کرنا شروع کیا تھا کہ مول کے چہرے پہ آئی آوارہ لٹوں کو ہٹاتے وہ مول کی کمر میں ہاتھ

ڈالتے اسے مزید نزدیک کر گیا تھا مول کی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص دیکھتے جیسے وہ مدہوش ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسپر جھکتا مول نے فوراً اسے اسکے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھتے اسے روکا تھا اور اسکو گھور کر ہاتھ ہٹاتے اسنے بینڈج کی تھی اس سے پہلے کہ مول بیڈ پر سے اٹھتی دراب اسے جھٹکے سے اسکو اپنی اوور کھینچتا خود پہ گرا گیا تھا جبکہ مول کی زباں اتنی سی قربت پہ تالو سے جا لگی تھی جبکہ دراب آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے بہکتے ہوئے مول کی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ گیا تھا مول نے لرزتی پلکوں سمیت دراب کے سینے پہ اپنا ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور ہٹایا تھا اور اٹھ کر کھڑکی میں آکھڑی ہوئی تھی جبکہ دراب بھی اسی کے پیچھے چلا آیا تھا اور بنا کچھ کہے مول کی گردن پر سے بال ہٹاتے وہ اپنا سلگتا لمس چھوڑ گیا تھا کہ مول نے کسی احساس کے تحت اپنی آنکھیں موندی تھیں بیک وقت دراب اسکا رخ موڑتے اس کے لبوں پہ جھکنے لگا تھا لیکن مول ایک بار اس کے لبوں پہ اپنا ہاتھ ... جماتے گویا ہوئی تھی

دراب مجھے گھر جانا ہے اپنے میں ڈیڈی سے پوچھنا چاہتی ہوں انھوں نے ایسا کیوں کیا آخر ایسی کونسی مجبوری " تھی کہ وہ گناہ پہ گناہ کرتے چلے گئے پلینز دراب میں اسوقت شدید ذہنی افیت میں مبتلا ہوں تمہیں میری قسم ... " ہے تم انکار مت کرنا

"... اوکے ٹھیک ہے جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہوگا"

"... دراب نے گہرا سانس بھر کر کہا تھا جبکہ مول کے چہرے پہ دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"... اچھا تم بیڈ پہ چل کر بیٹھو تمہیں چائے کی طلب ہو رہی ہے نا بھی لاتی ہوں"

اس سے پہلے کہ مول کمرے سے نکلتی دراب نے ایک ہی جست میں آگے بڑھ کر اسکی کلائی کو جھٹکا دے کر اپنی اوور کھینچا تھا کہ وہ کٹی ہوئی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

"... جان مجھے چائے کی نہیں تمہاری طلب ہو رہی ہے"

دراب نے مول کے کان میں خمار آلود لہجے میں کہتے پل بھر میں اسکی کلائی کو چھوڑ کر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا کہ مول نے سرخ لبوں کو کچلتے بامشکل لابی پلکیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا لیکن زیادہ دیر اسکی لودیتی نگاہوں کا سامنا نہیں کر پائی تھی جہی پلکوں کی باڑ جھکا گئی تھی جبکہ دراب دلچسپی سے اسکے چہرے پہ بکھرے حیا کے ... رنگوں کو دیکھتا سرشار ہوا تھا دل ہی دل میں اللہ کا شکر بھی ادا کیا تھا جس نے اسے اسکی مول واپس لوٹائی تھی

"... دراب م م م میں"

اس سے پہلے کہ مول اپنا جملہ مکمل کرتی دراب نے اس کے الفاظ اچک لیے تھے پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے وہ اس کی جان ہلکان کر گیا تھا جانتی تھی کہ مزاحمت بیکار ہے جی چپ چاپ اپنا آپ اس کے سپرد کر گئی تھی

...

★★★

نازلی نے بک سے سر نکالتے ایک نظر وال کلاک پہ ڈالی تھی جو چار کا ہندسہ عبور کر چکی تھی اسفند کے آنے کا وقت ہو رہا تھا نازلی نے ایک نظر خود پہ ڈالی تھی وہ سادہ سے حلیے میں تھی اور بقول اسفند کے وہ جب جب آفس سے واپس آئے نازلی اسکو بنی سنوری چاہیے یہی سوچ کر اس نے بک بند کر کے سائیڈ پر رکھی اور خود اٹھ کر واڈروب کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی سلور کلر کی اوپن شرٹ کے ساتھ پلازوکا انتخاب کرتے وہ واشروم میں جا گھسی تھی پندرہ منٹ کے بعد وہ گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرتے سنہری بالوں میں کلپ لگا یا تھا اور میک کے نام پہ گہری ہیزل آنکھوں میں کاجل ڈالا تھا لابی پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کرتے گلابی لبوں کو مزید گلابی کیا تھا جیولری میں میچنگ کانازک سائیڈ زیب تن کرتے وہ کلائیوں میں سونے کے کنگن پہننا نا بھولی تھی بیڈ پہ پڑے دوپٹے کو اٹھا کر گلے میں ڈالتے اس نے قمیٹی قالین پہ پڑی فلیٹ جوتی اپنے پاؤں میں ڈالی تھی جس کے دونوں اطراف میں سلور کلر کے ہی جڑاوموتی لگے ہوئے تھے اپنی تیاری کو فائنل ٹچ

دیتے اسنے لاسٹ میں خود پہ پر فیوم سپرے کیا تھا اور ایک نگاہ پھر سے وال کلاک پہ دوڑائی تھی جو پانچ بج رہی تھی ڈریسنگ پہ رکھے موبائل کو اٹھاتے اسنے واٹس ایپ آن کرتے اسفند کی چیٹ کھولی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسے میسج کرتی اسفند کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا وہی نازی کا دل یکبارگی سے دھڑک اٹھا تھا موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے وہ اضطراب کی سی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی جبھی خوشبوؤں میں رچا بسا اسفند کمرے میں داخل ہوا تھا نازی کی اسکی جانب پشت تھی جبھی وہ اسے دیکھ ناپائی تھی نازی کے جسم سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو اسے مدہوش کر رہی تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا ... تھا کہ نازی اپنی گردن پہ اسکی دھکتی سانسوں کو محسوس کر کے اپنا سانس تک روک گئی تھی " ... مائے لٹل ون سانس لو ورنہ تمہارا یہ گینگسٹر تمہاری سانس اپنی طرح سے روکے گا "

... اسفند نے بہکے ہوئے لہجے میں نازی کی کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا تھا

" ... اس اس اسفند آپ آپ کب آئے "

... نازی نے اپنے بے تحاشہ دھڑکتے ہوئے دل کو قابو میں لانے کی ناکام سی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

ابھی ابھی جب آپ میرے ہی خیالوں میں گم تھیں مجھے یاد کر رہی تھیں میں تب آیا چپکے سے آپ کے دل " ... میں

اسفند نے آنکھوں میں محبت کے دیپ جلائے کہا تھا کہ نازی کو یکدم ہی شرارت سو جھی تھی جھی کہہ اٹھی تھی ...

کون آپ کو یاد کر رہا تھا ہاں اور کس نے کہہ دیا آپ سے کہ مجھے آپ سے پیار ہے کوئی پیار وار نہیں ہے مجھے " ...

نازی نے بامشکل اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے نارمل لہجے میں کہا تھا اور منظر سے ہٹنا چاہا تھا اس سے پہلے کہ کمرے سے نکلتی اسفند نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کر گیا تھا نازی جو اس افتاد کے لیے تیار نا تھی سیدھا اسفند کے سینے سے آن لگی تھی کہ اسفند کی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے نازی کی جان سہی معنوں میں نکلی تھی اس سے پہلے کہ نازی کچھ کہتی اسفند پوری شدت سے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا کہ نازی اسکی اسقدر سخت گرفت میں پھڑپھڑا کے رہ گئی تھی تنگ ہوتی سانسوں کے ساتھ آنکھوں میں نمی لیے اسفند کو خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن اسفند ٹس سے مس نا ہوا تھا جھی

نازلی نے اپنی پوری قوت لگاتے اسفند خود سے دور دھکیلا تھا اور کمرے سے نکلنا چاہا تھا کہ اسفند نے ایک بار پھر سے اسکو کلائی سے پکڑتے دیوار سے پن کیا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں جماتے اس کی جان مزید ... ہلکان کی تھی

"... اسفندی یہ کیا کر رہے ہیں ج جانے دیں مجھے"

... نازلی نے ہیزل آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا کہ اسفند اپنی نیلی لال آنکھیں لیے نازلی کو گھور کے رہ گیا تھا

تمہاری جان خلاصی تبھی ہوگی جب تم کہو گی کہ تمہیں مجھ سے پیار ہے بلکہ پیار بھی نہیں عشق ہے مجھ سے " ... اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہنا پڑے گا

"... جی نہیں ایسا میں کچھ نہیں کہنے والی ہوں اب اور راستہ دیں مجھے"

... نازلی نے اسفند کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"... جب تک یہ کہہ نہیں دیتی یہاں سے تو جانا تو دور ہلنے بھی نہیں دوں گا"

... اسفند نے نازلی کے حسین چہرے کو اپنے دل میں اتارتے ہوئے کہا تھا

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

" اور اگر میں یہ سب نا کہوں تو تو کیا کر لیں گے آپ "

... نازی نے اسفند کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

... زیادہ کچھ نہیں بس تمہارے ان رسیلے گلاب کی پنھکڑیوں جیسے ہونٹ میرے عتاب کا نشانہ بنیں گے "

"

... اسفند نے نازی کے گلابی لبوں کو خمار بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

" ... آئی لویو "

"... ایسے نہیں میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہو"

... اسفند ضد پہ اتر آیا تھا

اسفند آپ مجھے اچھے لگتے ہیں میرا مطلب مجھے محبت ہو گئی ہے آپ سے نجانے کب کیسے کس وقت میں " نہیں جانتی لیکن یہ بات طے ہے کہ نازی کی جان اب اسکے اس گینگسٹر میں بستی ہے میری سانسوں کی ضمانت " ... ہیں آپ اسفند میں نے آپکو چاہا ہے اور بے تحاشا چاہا ہے

... نازی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسفند کی نیلی آنکھوں میں اپنی ہیزل آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی تھی اور تم میرے جینے کی وجہ ہو تمہارا خان تمہارے بنانا مکمل ہے تم نے میرے بے رنگ زندگی میں رنگ " بھرے ہیں تم نے مجھے ہنسنا سیکھایا ہے تمہاری ہر عادت سے ہر بچپن سے مختصر یہ کہ تم پوری سے اسفند یا خان کو " ... عشق ہے جو گی بنا دیا ہے تم نے مجھے بس اب مجنوں بننا ہی باقی رہ گیا ہے

اسفند نے جذبات سے بو جھل لہجے میں کہتے نازی پہ جھکنا چاہا تھا کہ نازی ہنستے ہوئے شرما کے اسکے سینے پہ اپنا سر ... رکھ گئی تھی جبکہ اسفند اسکی جلت رنگ ہنسی کی گونج سنتا سرشار ہوا تھا

"... اسفند مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے"

... نازلی ہنوز اسفند کے سینے سے لگے گویا ہوئی

"... ہاں کہو نا خان کی جان"

"... اسفند مجھے گھر جانا ہے مئی سے ملنا ہے پلیز مجھے ابھی لے چلیے"

"... اوکے ٹھیک ہے میں فریش اپ ہو لوں تب تک تم میرے کپڑے نکال دو پھر چلتے ہیں"

... اسفند نے نازلی کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثابت کرتے کہا تھا

NOVELS MAFIA ★★★
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
"... مئی کیسی ہیں آپ"

مول نے لاونج میں داخل ہوتے کہا تھا شازیہ بیگم جو صوفے پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں غرق تھیں مول کو

... اپنے سامنے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں

"... مول بیٹا تم کہاں چلی گئی تھی کتنے فون کیے میں نے تمہیں لیکن تمہارا نمبر بند جا رہا تھا"

... شازیہ بیگم آنکھوں میں نمی لیے مول کے ہاتھ پکڑتے گویا ہوئیں تھیں

ممی یہ لمبی کہانی میں بعد میں سناؤں گی آپکو لیکن اتنا کہوں گی کہ آپ میرے لیے اپ سیٹ مت ہوں دراب "

میرا بہت خیال رکھتا ہے ممی آپکو پتہ ہے میں بہت بڑا گناہ کرنے جا رہی تھی دراب سے خلع لے کے ممی ڈیڈی

" ... جیسے دکھتے ہیں ویسے ہیں نہیں بلکہ یہ سب

... اس سے پہلے کہ مول اپنا جملہ مکمل کرتی شہریار منور اسے سامنے سے آتے ہوئے دیکھائی دیئے تھے

مول کہاں تھیں تم آخر اتنے ٹائم سے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں ہاں بس پولیس میں رپورٹ کرانی باقی "

" ... تھی وہ بھی کروادیتا اگر بدنامی کا ڈر نا ہوتا تو اور تم اس جھوٹے فریبی انسان کے ساتھ کیا کر رہی ہو

... شہریار دراب کو اپنے سامنے دیکھتے ہی سیخ پا ہوتے ہوئے بولے تھے

جھوٹا فریبی یہ نہیں آپ ہیں شہریار منور آپکا یہ مکار چہرہ میرے سامنے آچکا ہے کتنی بڑی غلطی کرنے چلی "

تھی میں آپکی باتوں میں آ کے آپ کے پیچھے اپنا بسا بسا یا گھرا جاڑنے پہ تل گئی میں اور تو اور میں اپنے دراب سے

اتنی بدگمان ہو گئی کہ اسکے آنسو دیکھ کے بھی میرا دل نا پکھل سکا میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ کوئی باپ اس حد

تک جاسکتا ہے کیوں ڈیڈی کیوں آخر کیوں کیا ایسا اپنے دوسروں کی بہن بیٹیوں کی عزت اچھالتے وقت خیال

" ... نہیں آیا آپکو کہ آپکے اپنے گھر میں بھی دو بیٹیاں ہیں کل کو وہ بھی جوان ہوں گی ہاں

مول ہذیانی ہوتی چلائی تھی جبکہ دراب اور شازیہ شہریار کولب بھیجے دیکھ رہے تھے جو اپنی سچائی کھل کے آنے ... پہ بے چینی سے پہلو بدل کے رہ گئے تھے

اگر انکو اس چیز کا خیال ہوتا کہ انکے اپنے گھر میں بھی دو بیٹیاں ہیں تو یہ ایسی گھٹیا حرکت کرنے پہ کبھی آمادہ " ... ہی نہیں ہوتے

نازلی کی آواز سنتے شہریار سمیت چوتھے سب نے لاونج کے سیدھ میں دیکھا جہاں نازلی اسفند کے ہمراہ کھڑی ... تھی

" ... نازلی مم می میری بچی "

... شازیہ بیگم نے ڈبڈبائی آنکھوں سمیت کہا تھا

آپی آپ جانتی ہیں ہمارے باپ نے کسی کی بہن بیٹی کی عزت ہی نہیں خراب کی بلکہ قتل جیسا گھناونا کام بھی " ... سرانجام دیا ہے

نازلی ضبط کی حدوں کو چھوتے ہوئے چیخی تھی کہ اسفند نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے ریلکس کرنا چاہا تھا

...

میں چاہوں تو ابھی اسی وقت اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے سکتا ہوں شہریار منور لیکن میں اپنے ہاتھ "

" ... تمہارے گندے خون سے رنگنا نہیں چاہتا

... اسفند زہر خند لہجے میں گویا ہوا تھا

" ... تم جیسے ملزموں کے لیے ہی قانون بنا ہے تمہیں سزا اب قانون ہی دے گا "

دراب نے سخت لہجے میں کہا تھا بیک وقت ہی پولیس

... کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا
" ... نی یہ پپ پولیس کو کس نے کال کی "

... شہریار منور نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا

" ... میں نے "

... نازی نے نارمل لہجے میں کہا تھا

نازلی بیٹا میں باپ ہوں تمہارا یہ اس اسفند نے تمہیں بھڑکایا ہے میرے خلاف یہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے "

اسنے دھمکی دی تھی مجھے کہ یہ سب برباد کر دے گا دیکھو بیٹا اسنے مجھے میری بچیوں سے دور کر دیا ہے جبکہ ایسا

" ... بالکل نہیں ہے میں بے قصور ہوں بیٹا یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں

... شہر یار منور نے امید بھری نگاہوں سے نازلی اور مول کو دیکھتے کہا تھا

جھوٹ تو آج تک آپ بولتے آئے ہیں ڈیڈی مجھ سے نازلی سے مئی سے اور مئی سے آج تک آپ کی کیوں "

نہیں بنی کیونکہ آپ کو بیٹا چاہیے تھا جو بڑا ہو کر آپ کی طرح ہی بن سکے دوسروں کا ناحق مال کھا کے دوسروں کی

بہن بیٹیوں کی عزت خراب کر سکے جی تو اللہ پاک نے آپ کو اولاد نرینہ کی خوشی سے محروم رکھا جی تو آپ کو

اللہ نے رحمت سے نوازا کہ شاید آپ سچائی اور حق کے راستے پہ چل نکلیں لیکن نہیں جسکو اللہ خود ہی ناہدایت

" ... دینا چاہے وہ شخص کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا

... مول نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے درمیاں کہا تھا

آپ نے مان توڑا ہے ہم بہنوں کا ڈیڈی جانتے ہیں میں آپ کو اپنا آئیڈیل مانتی تھی میرا دل و دماغ اب تک آپ کی "

" ... اس بھیانک حقیقت کو قبول نہیں کر پارہا ہے

... نازی نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا

"... مسٹر شہریار منوریو آر انڈر اریسٹ"

... انسپکٹر نے آگے بڑھتے کہا تھا

ایسے کیسے اریسٹ کر سکتے ہو تم لوگ مجھے جانتے ہونا کون ہوں میں شہریار منور ہوں بس ایک کال اور تم "

"... لوگ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گے

... شہریار منور نے غراتے ہوئے کہا تھا

آپ کے خلاف ثبوت ہیں ہمارے پاس اور آپ کے خلاف اریسٹ وارنٹ جاری کر دیے گئے ہیں لہذا آپ کو "

"... ہمارے ساتھ چلنا ہوگا

... انسپکٹر نے بات ختم کر کے شہریار منور کو ہتھکڑیاں پہنائی تھیں

نازی بیٹا مول شازیہ مجھے تم لوگ کے ساتھ رہنا ہے مجھے کہیں نہیں جانا یہ دونوں جھوٹے ہیں یہ میرے "

"... خلاف سازش رچائی جا رہی ہے پلیز مجھے بچالو

شہریار منور نے التجا کرتے کہا تھا کہ وہ تینوں ہی اپنے آنسوؤں کو چھپاتے رخ پھیرے کھڑی تھیں شہریار منور کے جاتے ہی شازیہ بیگم ٹوٹ کے بکھر گئی تھیں پھوٹ پھوٹ کے رونے پہ مول اور نازیہ دونوں نے آگے ... بڑھ کے انھیں سنبھالا تھا

" ... مئی آپ پریشان مت ہوں ہم دونوں ہیں نا ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں "

... نازیہ نے شازیہ بیگم کے ماتھے پہ لب رکھتے کہا تھا جبکہ مول نے انکے آنسو صاف کیے تھے

آنٹی نازیہ ٹھیک کہہ رہی ہے ہم دونوں کو آپ داماد نہیں اپنا بیٹا سمجھیں ہم لوگ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں آپ کو " ... کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بلا جھجک کہہ سکتی ہیں آپ

... دراب نے بھی اسفند کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

" ... بیٹا تم دونوں بس میری بیٹیوں کو خوش رکھنا ہمیشہ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے "

... شازیہ بیگم نے نم آنکھوں سمیت کہا تھا

شہریار منور نے جو کچھ بویا تھا وہ کاٹ لیا تھا اسفند اور دراب دونوں کو سہی معنوں میں جا کے آج سکون میسر آیا

... تھا

★★★

" ... بیٹاب میں ٹھیک ہوں تم لوگ پریشان مت ہو "

... شازیہ بیگم نے اپنائیت سے کہا تھا

نہیں مئی کہاں ٹھیک ہیں آپ اپنی حالت دیکھیں کتنی کمزور ہو گئی ہیں میں کچھ نہیں سن رہی بس آج میں "

" ... آپ کے ساتھ ہی رکوں گی

... مول نے فکر مندی سے کہا تھا

آپی آپ دراب بھائی کے ساتھ جاییں انکو آپ کی ضرورت ہے مئی کے ساتھ میں ہوں آج یہی رکوں گی "

" ... میں آپ بے فکر ہو کر جاییں

نازلی کی بات سنکر جہاں مول کو تسلی ہوئی تھی وہی اسفند نے نازلی کو گھورا تھا نازلی جانتی تھی اسفند کی کیا حالت

ہو رہی ہوگی جیسی اسنے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا مول اور دراب کے جانے کے بعد نازلی شازیہ بیگم کو میڈیسن

... دے کر اسفند کو چھوڑنے پورچ تک آئی تھی

"... اسفند وہ میں"

اس سے پہلے کہ نازی اپنا جملہ مکمل کرتی اسفند اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا تھا چونکہ وہ اس اچانک

... ہوئی افتاد کے لیے تیار نہ تھی لہذا سیدھا اسکے سینے سے آن لگی تھی

"... تم نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے نامزہ آتا ہے نا تمہیں مجھے تڑپانے میں"

... اسفند لال آنکھیں لیے گویا ہوا

اسفند میں نے کچھ جان بوجھ کر نہیں کیا آپ جانتے ہیں مئی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسلیے رکنا چاہتی ہوں " " ... میں انکے پاس

ہاں تم تو یہاں سکون سے سو جاو گی لیکن میری پوری رات تڑپتے ہوئے گزرے گی جانتی ہونا تمہیں بانہوں "

"... میں لیے بنا مجھے نیند نہیں آتی

... اسفند کی بات سنکر نازی جو پہلے حیراں تھی اب مسکرا دی تھی

ہاں جانتی ہوں اسلیے ہی تو آپ کی گھر بھیج کے خود یہاں رکی ہوں اور جانتے ہیں میری یہاں رکنے کی ایک وجہ "

"... اور بھی ہے

"... کونسی وجہ "

... اسفند نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

میں واقعی میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ میرے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہتی کہ آپ مجھے کتنا "

"... یاد کرتے کتنا چاہتے

نازلی کا لہجہ تو بظاہر سنجیدہ تھا لیکن اسکی آنکھوں میں واضح طور پہ شرارت دیکھائی دے رہی تھی جو اسفند کو

دیکھائی نہیں دی تھی جی جھٹکے سے اسکی بازو کو چھوڑتے اسنے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے چاقو نکال کے اپنی کلائی پہ رکھ لیا تھا کہ نازلی کی چیخ بے ساختہ تھی فوراً سے آگے بڑھ کے اسنے چاقو کو اسفند کے ہاتھ سے لے کر زمین پہ

... پھینکا تھا

"... اسفند یہ سب کیا تھا یاد میں مذاق کر رہی تھی آپ سے اور یہ چاقو آپکے پاس کیسے آیا "

نازلی نے اسفند کے قریب ہوتے ہوئے کہا تھا کہ اسفند ایک ہی جست میں آگے بڑھ کر نازلی کی کمر میں ہاتھ

... ڈالتا اسے خود سے قریب کر گیا تھا

تم بھول رہی ہو شاید کہ تمہارا شوہر گینگسٹر ہے اور تم ہی نے کہا تھا نا ابھی کہ تم دیکھنا چاہتی ہو کہ تمہارا شوہر " تمہارے لیے کیا کیا کر سکتا ہے کتنا چاہتا ہے تمہیں تو لٹل ون اسفندیار خان تمہارے لیے جان لے بھی سکتا ... ہے اور جان دے بھی سکتا ہے "

اسفندیار کی کمر پہ اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے شدت پسند لہجے میں گویا ہوا کہ نازی کو پل بھر کے لیے اسکے اس جنونی پن سے اور شدت پسندی سے خوف سا محسوس ہوا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو کمپوز کر کے ... گویا ہوئی

"... اسفندیار میں بس مذاق کر رہی تھی وعدہ کریں آئندہ کے بعد ایسی کوئی بے وقوفی نہیں کریں گے "

نازی کے کہنے پہ اسفندیار نے اسکی جانب دیکھا تھا جو اسکو لے کر بہت فکر مند ہو گئی تھی اسکی آنکھوں میں وہ اپنا عکس دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا تھا اور اسکو مزید خود کے قریب کرتے وہ اسکی آنکھوں پہ لب رکھ گیا تھا کہ نازی ... کے لال پڑتا چہرہ اور پلکوں کی لرزش دیکھ کر اسفندیار بے ساختہ ہی دانتوں کا کونہ لبوں میں دبا گیا تھا

"... اچھا اسفندیار جائیں نا آپ دیر ہو رہی ہو گی آپکو "

نازلی دانتوں کو لبوں تلے دباتے ہوئے کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی اسکے کنفیوز ہونے کی وجہ اسفند ہی تھا جو
... مسلسل اسے اپنی محبت بھری نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے تھا

" ... مجھے کیوں دیر ہو رہی ہے؟ مطلب میں نے تو آج کہیں نہیں جانا تو پھر "

... اسفند بے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

وہ می میرا مطلب اتنی رات ہو گئی ہے ناسلیے ٹائم سے گھر جائیں گے تو سوپائیں گے پھر صبح آفس بھی جانا ہوگا "

" ... نا آپکو

نازلی نے معصومیت کے سبھی ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تھا کہ اسفند لکشی سے مسکرا کر نازلی کے کان میں

... سرگوشی کرتا اسکی کان کی لو کو لبوں سے کاٹتے اسکی جان آدھی کر گیا تھا

" ... میری راتوں کی نیند تو تم کب کا اڑا چکا ماڑا اب تو بستر پہ لیٹ کر بھی صرف تم ہی کا خیال آنا ہے "

" ... میرے خیال سے کافی ٹائم ہو گیا ہے اسفند اب آپکو جانا چاہیے "

... نازلی نے پلکوں کی بارگرائے ٹھہرے ہوئے لہجے میں شرم سے لال پڑتے چہرے کے ساتھ کہا تھا

"... ہاں میں چلا جاتا ہوں لیکن جانے سے پہلے تمہیں میری ایک شرط ماننی ہوگی"

"... کیسی شرط"

"... نازلی نے نا سمجھی سے اسفند کی جانب دیکھتے کہا تھا

"... تمہیں مجھے یہاں پہ کس کرنی ہوگی"

"... اسفند نے اپنے لبوں پہ انگلی رکھتے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا

اسفند کیا ہو گیا ہے آپکو میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والی بہت لیٹ ہو گیا ہے آگے ہی چلیے شرافت سے"

... جائے

"... نازلی نے فوراً اسے ہری جھنڈی دیکھائی تھی

"... نو بے بی نیور کس لیے بنا تو میں یہاں سے ہلوں گا بھی نہیں"

"... اسفند آپ کبھی کبھی چھوٹے بچوں کی طرح بی ہو کر لگ جاتے ہیں"

"... نازلی نے لہجے میں خفگی لیے لال ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا

"... ہاں میں بچہ ہی ہوں اور اب یہ بچہ ضد کر رہا ہے کہ اس کس چاہیے"

اسفند ضدی لہجے میں گویا ہوا کہ نازی اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھیج کر آنکھوں کو سختی سے بند کرتے اسفند کے قریب ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسفند پہ جھکتی اسفند خود اسکے لبوں پہ پوری شدت سے جھکا تھا کہ نازی جسکی آنکھیں بند تھیں اسکی شدت سے پیٹ سے کھل چکی تھیں اپنی سانس اکھڑنے پہ نازی اسفند کے سینے پہ دباو ڈال کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں تھی لیکن اسے خود سے دور ناکر پائی تھی اسفند کو جب نازی کا سانس ... اکھڑتا ہوا دیکھائی دیا تو وہ خود ہی پیچھے ہٹا تھا

"... اسفند یہ سب کیا ہے جان سے مارنا چاہتے ہیں مجھے آپ"

... نازی آنکھوں میں نمی لیے گویا ہوئی تھی کہ اسفند اسکو طیش میں دیکھ کر لبوں کا کنارہ دانتوں میں دبا گیا تھا

سوری جان من وہ کیا ہے نا تمہارے لبوں کا جام پی کر نشہ ساطاری ہو جاتا ہے مجھ پہ دل نہیں کرتا تمہیں "

"... چھوڑنے کا"

اسفند شرارتی لہجے میں گویا ہوا تھا اس سے پہلے وہ پھر سے نازی کے قریب آتا نازی بدک کے پیچھے ہٹی تھی اور اسفند کو گھور کر اندھا دھند اندر کی جانب بھاگی تھی کہ اسفند اسکی پھرتی دیکھ کر بے اختیار ہنسا تھا اور پھر کچھ ... گنگناتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھا تھا

★★★

گل اوز اپنے کمرے میں موجود موبائل میں ٹویٹر اوپن کیے بیٹھی تھی بیک وقت اسکی نظروں سے ایک تازہ ترین خبر گزری تھی جس میں شہر یار منور کو گرفتار کیا جا رہا تھا اتنا ہی نہیں گرفتار کرانے والی شخصیت کے نام سمیت فوٹو بھی درج تھی گل اوز پہلے پہل تو خبر پڑھ کے چونکی لیکن جلد ہی اسکے شیطانی دماغ میں ایک خیال آیا بس پھر اسنے ایک نظر وال کلاک پہ ڈالی تھی جو گیارہ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی وہ موبائل کو ہاتھ میں پکڑے اٹھ ... کھڑی ہوئی تھی اور دوپٹے کو گلے میں ڈالتے قدم شہرام کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے

... شہرام کے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کر اسنے نوک کیا تھا

... " یس کم ان "

... شہرام جو کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا ہنوز پڑھتے ہوئے گویا ہوا

"... ارے گل اوز تم یہاں آؤنا اندر آؤ"

"... شہرام مسکرا کر بولا

"... میں نے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا تمہیں"

"... گل اوز لبوں کو دانتوں تلے دباتے بولی تھی

"... ارے نہیں بالکل بھی نہیں آؤ تم بیٹھو"

"... شہرام ہنوز مسکرا کر بولا جبھی گل اوز اسکی جانب بڑھی تھی

"... شہرام مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

"... کیا ہوا گل اوز سب ٹھیک ہے نا تم مجھے کچھ بوکھلائی ہوئی لگ رہی ہو"

"... یہ دیکھو"

"... گل اوز شہرام کو اپنا موبائل دیکھاتی ہوئی بولی تھی

یہ سب کیا ہے گل اوز شہر یار منور نازلی کے والد ہیں اور یہ اسفند لالہ کی وجہ سے یہ تھانے میں مجھے سمجھ نہیں " " ... آئی

دیکھو شہرام میں تم سے یہی بات کرنے آئی ہوں تم جانتے ہو اسفند اور نازلی نے ہمیں یعنی مجھے اور دادی جان " کو یہ نہیں بتایا کہ نازلی شہر یار منور کی بیٹی ہے اسفند نے تو ہمیں یہ کہانی سنائی تھی کہ نازلی بے آسرا ہے یتیم ہے اسکا کوئی والی وارث نہیں اور اسکی کمپنی میں جاب کرتی ہے اسنے اس سے ترس کھا کے شادی کر لی لیکن یہ سب کیا ہے اب؟ نازلی ملک کے سب سے مشہور بزنس مین کی چھوٹی بیٹی ہے اسفند اور نازلی نے ہم سے یہ سب " ... کیوں چھپایا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... گل اوز نے بغور شہرام کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کی جانب دیکھتے کہا تھا

شہرام میں یہ تم سے کہنا تو نہیں چاہتی لیکن مجھے ایسا فیمل ہوتا ہے کہ اسفند نے جیسے نازلی کو استعمال کیا ہے " جیسے اپنا کوئی بدلہ پورا کیا ہے تم جانتے ہو رات کو اکثر انکے کمروں سے لڑنے کی آوازیں آتی ہیں اور تو اور نازلی کے چہرے پہ کئی نشانات دیکھے ہیں مینے خود جیسے اسفند اسپر ہاتھ اٹھاتا ہے نازلی زیادہ کسی سے بات چیت بھی

نہیں کرتی وہ ہر وقت ڈری سہمی رہتی ہے کھوئی کھوئی سی رہتی ہے مجھ سے تو وہ زیادہ بات کرتی ہی نہیں لیکن وہ

" ... تم سے بات کر لیتی ہے اس لیے میں چاہتی ہوں تم اس سے اس سلسلے میں بات کرو

" ... گل اوز میں کیسے کر سکتا ہوں بات یہ انکا پرسنل میٹر ہے "

شہرام یہ اب انکا ذاتی مسئلہ نہیں ہے تمہیں نہیں لگتا کہ اسفند نازی کو ڈیزرو نہیں کرتا نازی کم عمر اور معصوم "

ہے جبکہ اپنے بھائی کی فطرت سے تو تم واقف ہی ہو تم اس سے بات کرو گے شاید وہ تمہیں کچھ بتا دے شاید ہم

" ... اسکی مدد کر سکیں

... گل اوز نے آنکھوں میں امید لیے اور چہرے پہ پریشانی کے تاثرات سجائے کہا تھا

" ... اچھا ٹھیک ہے میں ابھی بات کرتا ہوں "

نہیں ابھی تو نازی گھر پہ ہی نہیں ہے خود سوچو کہاں ہو گی وہ اس ٹائم اسفند بھی گھر آچکا ہے لیکن نازی نہیں

" ... آئی مجھے تو اسکی بہت فکر ہو رہی ہے

" ... گل اوز تم فکر مت کرو ہو سکتا ہے وہ اپنے گھر ہوا اپنے میکے میں "

ہاں یہ بھی ٹھیک کہہ رہے ہو پھر ایسا کرو کہ نازی جب بھی کل گھر آئے تم اس سے اکیلے میں یہ ساری بات " ... کرنا سمجھ رہے ہونا

" ... ہاں سمجھ گیا ہوں تم پریشان مت ہو تم سو جاؤ جا کے ابھی صبح اس بات کا حل نکالتے ہیں " ... ہم ٹھیک ہے گڈ نائٹ "

" ... گڈ نائٹ "

" ... تمہارا کھیل تو اب ختم نازی اب دیکھتی ہوں کون اسفند کو میرا ہونے سے روکتا ہے " گل اوز نے دل ہی دل میں سوچتے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ سجائے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے ... تھے

★★★

صبح کے بارہ بج چکے تھے نازی اسفند کو بنا بتائے گھر واپس چلی آئی تاکہ وہ اسے سر پر انز دے سکے اسفند لہجہ بریک میں زیادہ تر گھر کا چکر لگایا کرتا تھا فل وقت دن کا ڈیڑھ بج تھا نازی بے صبری سے اپنے کمرے میں بیٹھی اسفند کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی حلیمہ بیگم کے پوچھنے پہ اسنے بتا دیا تھا کہ وہ اور اسفند رات کو لیٹ گھر آئے تھے تو

وہ صبح ناشتہ پہ نہیں آئی جبکہ گل اوز کی چھتی نگاہیں اور شہرام کی سوال کرتی نگاہوں سے وہ سوچ میں پڑ چکی تھی کہ انھیں کیا ہوا ہے وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی مختلف سوچوں میں گھری ہوئی تھی جبھی یکدم شہرام دروازہ ... کھول کے اندر داخل ہوا تھا

" ... آپ یہاں "

... نازی شہرام کو اپنے پاس آتا دیکھ کر بولی تھی

" ... نازی مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے " " ... جی کہیے " 

... نازی نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

" کیا اسفند لالہ نے تم سے زبردستی شادی کی تھی "

" ... یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ شہرام یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ "

نہیں مجھے جواب دوا بھی کیا اسفند لالہ نے تمہیں یوز کیا اپنے کسی بدلے کی خاطر کیا تم ان کے ساتھ خوش " ... نہیں ہو

" ... کیا بکواس کر رہے ہیں آپ یہ سچ نہیں ہے بلکہ آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے یہ سب پوچھنے والے " میں بھی فرد ہوں اس گھر کا میں تمہارے ساتھ یہ زیادتی ہوتے نہیں دیکھ سکتا نازی مجھے پتہ ہے تم لالہ کے " ... ساتھ خوش نہیں ہو

... دوسری جانب اسفند نے گاڑی پارک کرتے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے " ... ایسا کچھ نہیں ہے شہرام خوش ہوں میں اسفند کے ساتھ یہ سب آپ سے کس نے کہا " DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

وہ تو دیکھ ہی رہا ہے کہ تم کتنی خوش ہو اسفند کے ساتھ جھوٹ بولا ہے اسنے تمہاری شناخت چھپائی اسنے " تمہاری ہم سب سے اور تمنے بھی اسکا ساتھ دیا ہاں؟ مجھے پتہ ہے تم شہریار منور کی بیٹی ہو اور اسفند نے تمہیں یوز کیا ہے جانتی ہو میرے بھائی کی عادت ہے جب اسکا دل بھر جاتا ہے ناکسی چیز سے تو وہ اسے ٹشو پیپر کی طرح یوز " ... کر کے پھینک دیتا ہے اور تمہارے ساتھ بھی وہ یہی کرے گا

... شہرام نے کہا ہی تھا کہ بے ساختہ ہی نازی کا ہاتھ اٹھا اور اسکے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا

"مائنڈ یور لینگوتج مسٹر شہرام خان ٹشو پیپر اور ایک انسان میں فرق ہے بیوی ہوں میں انکی محبت کرتی ہوں "

" ... میں اسفند سے اور اسفند مجھ سے پیار کرتے ہیں اور یہ خناس کس نے آپکے دماغ میں بھرا ہے

اچھی لگتی ہو تم مجھے ڈیم اٹ سمجھ نہیں آتا تمہیں تم پہ کبھی غلط نگاہ نہیں ڈالی میں نے ان فیکٹ یہ خواہش بھی "

میں نے تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اپنی دل میں ہی دہائی تھی لیکن اب جبکہ مجھ پہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے تو اب

میں یہ کہتے ہوئے بالکل نہیں ہچکچاؤں گا نازی تم اسفند جیسے مغرور اور خود پرست انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی ہو تم

" ... تو بہتر سے بہترین کی حقدار ہو

شہرام نے جذباتی ہو کر نازی کو بازوؤں سے پکڑتے کہا تھا کہ بیک وقت نازی کی نگاہ اسفند پہ پڑی تھی جو دروازہ

" ... میں کھڑا انکی سب باتیں سن چکا تھا

" ... اسفند ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں ٹرسٹ می یہ سب ایک غلط فہمی ہے "

نازی نے آگے بڑھ کر اسفند کو تھا مناجا ہا جی اسفند نے آگے بڑھ کے شہرام کے منہ پہ زوردار مکار سید کیا تھا

" ... کہ اسکی ناک سے خون آنے لگا تھا

بے غیرت گھٹیا آدمی آخر تو نے اپنا سوتیلا پین دیکھا ہی دیا ناب تو اپنے گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالے گاتے میں "

" ... تیری جان لے لوں گا

... شور کی آواز سنکر گل اوز اور حلیمہ بیگم بھی وہاں چلی آئیں تھیں

" ... کیا ہوا سنی بیٹا کیوں شور مچا رکھا ہے "

" ... دادی اس حرام خور نے میری عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے جان لے لوں گا اسکی میں "

بکواس بند کرو اسفند خان میں تمہاری طرح بے غیرت نہیں ہوں ہاں میں کرتا ہوں پسند تمہاری بیوی کو "

"... ڈنکے کی چوٹ پہ کہتا ہوں عزت بنانا چاہتا ہوں میں اسکو اپنی تمہاری طرح بے عزت نہیں کرنا چاہتا

" ... یا اللہ یہ سب ہو کیا رہا ہے آخر مجھے کوئی کچھ بتاتا کیوں نہیں ہے "

... حلیمہ بیگم نے فکر مندی سے کہا تھا

" ... دادی جان میں بتاتی ہوں آپکو دراصل میں اسفند "

اس سے پہلے کہ نازی کچھ کہتی اسفند نے بنا سوچے سمجھے اسکے منہ پہ تھپڑ دے مارا تھا کہ نازی اپنی جگہ گنگ رہ گئی
... تھی جبکہ گل اوز نے اپنی اٹڈ آنے والی مسکراہٹ کو با مشکل روکا تھا

نام مت لو میرا اپنی زبان سے بے حیا لڑکی کیا آخر چاہتی کیا ہو مجھ سے ہاں میرے ہی بھائی کے ساتھ ملکر "
میری ہی آنکھوں میں دھول جھونک رہی تھی تم اور تمہیں کیا لگا کہ مجھے پتہ نہیں چلے گا ہاں کیا کیا نہیں کیا
تمہارے لیے میں نے عزت دی نام دیا اپنا تمہیں اور تم نے مجھے ہی دھوکا دیا، ہم جانتی ہو آج تم دونوں نے ملکر
بے غیرتی کی تمام حدیں پار کر دی ہیں تم نے آخر کار ثابت کر ہی دیا کہ تم بھی اپنے باپ کی طرح ہی دھوکے باز ہو
اور اسفند یار خان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے سوائے بے وفائی اور دھوکے کے اس لیے میں اپنے پورے ہوش و
... حواس میں تمہیں طلاق

" ... بکواس بند کرو اپنی اسفند خبردار جو ایک لفظ بھی مزید کہتا تو "

حلیمہ بیگم لال چہرہ لیے بولیں تھیں جبکہ گل اوز نے حلیمہ بیگم کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا جو اسکا بنا بنایا
... پلان چوپٹ کرنے پہ تل گئی تھیں

"آپ کیا مجھے چھوڑیں گے میں خود آپکو چھوڑتی ہوں اسفندیار خان جانتے ہیں آپ عورت سب کچھ برداشت ... کر سکتی ہے لیکن اپنے کردار پہ لگے الزام کو نہیں اور آپنے تو میرے کردار ہی کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے

... نازی سرخ بہتی ہوئی نم آنکھوں کے ساتھ کرخ لہجے میں گویا ہوئی

"... نہیں نازی بیٹا یہ سب جذباتی فیصلے ہوتے ہیں میری بات سنو "

نہیں دادی جان اب کچھ سننے اور کہنے کو باقی نہیں رہ گیا سب ختم کر دیا ہے آپکے پوتے نے جانتی ہیں یہ مرد "

"... مجھ سے محبت کا دعویٰ دار تھا یہ مرد جو مجھ پہ اعتبار ہی نہیں کرتا ... نازی بیٹا میری بات سنو تخیل سے ابھی تم غصے میں ہو "

نہیں دادی غصے میں نہیں ہوں بلکہ ابھی ہی تو میں ہوش میں آئی ہوں اتنے عرصے سے آنکھیں بند کیے " ہوئے تھی میں سب خواب سالگ رہا تھا اسفندیار کا پیار کرنا عزت دینا خیال رکھنا سب لیکن جب خواب ٹوٹے ہیں ... مان ٹوٹے ہیں تو صرف اذیت ہی حصے میں آتی ہے اور میرے حصے میں تو صرف خسارہ ہی باقی رہ گیا ہے

"... نازی میرا بچہ میری بات تو سنو "

... حلیمہ بیگم نم آنکھوں سمیت بولیں تھیں

"... جانے دیں اسے مت روکیں میں اب اسکو ساتھ رکھنا بھی نہیں چاہتا "

ارے آپ کیا نہیں رکھیں گے میں آپ جیسے گھٹیا بے مروت اور پتھر دل انسان کے ساتھ رہنا بھی نہیں "

"... چاہتی

نازلی نے کہتے ہوئے اپنا موبائل بیڈ پر سے اٹھایا تھا اور جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ پھر سے پلٹی اور اسفند کے

"... قریب آئی تھی

میں ہمیشہ کے لیے جارہی ہوں اسفند اب کبھی لوٹ کے نا آؤں گی نا آپ کی جانب پلٹ کے دیکھوں گی لیکن "

جاتے ہوئے اتنا ضرور کہوں گی کہ اپنے ہی کہے ہوئے الفاظوں پہ پچھتائیں گے آپ ٹوٹ کے بکھریں گے تب

"... آپکو سمیٹنے والا کوئی نہیں ہو گا یاد رکھیے گا

نازلی نے بہتے آنسوؤں کے درمیاں کہا تھا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ نجانے کیوں اسفند کا دل

"... یکبارگی سے دھڑک تھا وہ یکدم ہی پلٹا تھا لیکن نازلی وہاں سے جا چکی تھی

درد تیرا ہم دل میں چھپا کے

کیسے جئیں گے بتا ہاں

کیسے جئیں گے بتا

اس بے وفاسے دل کو لگا کے

ہم کو ملا بھی ہے کیا ہاں

ہم کو ملا بھی ہے کیا

یہ جنوں بے خودی بن گئی عاشقی

یہ جنوں بے خودی بن گئی عاشقی

تو نے دی ہے یہ کیسی سزا

★★★

نازلی نے مرے ہوئے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی تھی کہ سامنے لاونج ہی میں بیٹھی شازیہ بیگم اسکو اندر

... آتا دیکھ کراٹھ کھڑی ہوئیں

نازلی بیٹے یہ کیا کیا ہوا ہے تمہیں ابھی تو تم تھوڑی دیر پہلے اپنے گھر گئی تھی اور اب پھر سے اور یہ کیا تمہارا " ... جسم کیوں کانپ رہا ہے

... شازیہ بیگم نے فکر مندی سے نازلی کی جانب دیکھا جسکی حالت تشویشناک لگ رہی تھی " ... مئی چھوڑ دیا سنے مجھے "

" ... کس نے چھوڑ دیا میری بچی کیا ہوا ہے تمہیں یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی تمنے "

" ... اسفند نے چھوڑ دیا مجھے مئی " ... نازلی نے اکھڑتی ہوئی سانسوں کے درمیاں بامشکل کہہ پائی تھی اور یکدم چکرا کے زمین بوس ہوئی تھی

تنہا تھے ہم تنہا رہے لوٹا نہیں میرا مہرباں "

رب کی قسم تیرے ہیں ہم سنتا نہیں وہ ظالما

یہ جنوں بے خودی بن گئی عاشقی یہ جنوں

بے خودی بن گئی عاشقی تو نے دی ہے یہ کیسی

" سزا تو نے دی ہے یہ کیسی سزا

... " ڈاکٹر صاحب میری بیٹی کیسی ہے اب

... شازیہ بیگم نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی واڈ سے نکلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا

پیشنٹ کی حالت پہلے سے بہتر ہے کسی سٹریس لینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں فکر مت کریں کچھ ٹائم "

" ... تک ہوش آجائے گا
... ڈاکٹر کیا میں ابھی اپنی بیٹی سے مل سکتی ہوں "

" ... جی بالکل آپ مل سکتی ہیں اور انکو کچھ ہی دیر میں گھر بھی لے کے جاسکتی ہیں آپ "

" ... اوکے ڈاکٹر تھینک یو "

... شازیہ بیگم نے کہہ کر قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے

★★★

"... نازی میری بچی تم ٹھیک تو ہونا"

شازیہ بیگم نے نازی کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ نازی نے مندی مندی آنکھیں کھول کر انکی جانب دیکھا

... تھا

"... میں ٹھیک ہوں مئی ٹینشن نالیں آپ"

"کیسے ٹینشن نالوں بیٹا کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی"

مئی میں ایسی ہوں نہیں ایسی بنادی گئی ہوں میری اس حالت کا زمرہ دار بھی وہی ستمگر ہے جس نے پہلے اپنی"

"... عادت ڈالی اور اب تڑپنے کے لیے یوں ہی بے آسرا چھوڑ گیا"

... نازی آنکھیں موندتے ہوئے تکلیف دہ لہجے میں گویا ہوئی تھی

"... میں بات کروں گی اسفند سے اس بارے میں اس سے مجھے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی"

آپ اس سے کوئی بات نہیں کریں گی مئی مجھے اسکی محبت بھیک میں نہیں چاہیے میں سب کچھ برداشت"

کر سکتی ہوں لیکن اپنے کردار پہ ایک بات نہیں برداشت کر سکتی اگر وہ ایسا چاہتا ہے تو اب ایسا ہی سہی بہت رولیا

"... میں نے اس بے حس انسان کے لیے اب اور نہیں اب خود کو مزید اسکے پیچھے برباد نہیں کروں گی"

... نازلی نے مضبوط لہجے میں کہتے ہوئے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا تھا

راستوں پہ میری جو پلکیں بچھاتے تھے

راستے پہ وہ ہم کو چھوڑ چلے

جیسے ڈوبے کنارے ہوئے ہیں

ہم تو ٹوٹے ستارے ہوئے ہیں

تیرے ستم لے کے پھرتے ہیں ہم

تیرے غم کے سنوارے ہوئے ہیں

جیتے جیتے صنم لاش ہونے لگے

یوں تباہ کر دیا ہے تیرے پیار نے

کیسے ہنستے تھے ہم کیسے رونے لگے

حال کیا کر دیا یہ تیرے پیار نے

★★★

: دو سال بعد

ان گزرے دو سالوں میں نازی اور اسفند کا ایک بار بھی کوئی آمناسا منا نہیں ہوا تھا نا ہی دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی نازی کے جانے کے بعد بھی گل اور اسفند کے دل میں جگہ نا بنائی تھی شہرام امریکا واپس جا چکا تھا یہ فیصلہ بھی اسکا اپنا تھا حلیمہ بیگم نے بہت روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکا تھا نازی کے جانے کے بعد سے گھر میں خاموشی سی چھا گئی تھی حلیمہ بیگم ہر وقت اپنے کمرے میں رہتی تھیں گل اور کو تو کوئی فرق نا پڑا تھا لیکن اسفند اب اکثر راتوں کو دیر سے گھر آنے لگا تھا صبح آفس کے لیے بنا ناشتہ کیے گھر سے نکل جانے کو دیر سے واپس آنا اور واپس آ کے سگریٹ پینا اب یہ روز کا معمول بن چکا تھا وہ ہر گھنٹے کے بعد ایک نظر فون پہ ڈالتا تھا کہ شاید نازی کا کوئی میسج کوئی کال آئی ہو لیکن ان دو سالوں میں ایسا ممکن نہیں ہو سکا تھا ان دو سالوں میں اسفند نے اپنا بزنس پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں بھی اسٹیبلش کر لیا تھا وہ زیادہ تر پاکستان سے باہر رہنے لگا تھا وہ پہلے سے زیادہ تنہائی پسند ہو چکا تھا لیکن اب تک نازی جوں کی

تو اس کے دل کی مسند پہ پوری شان و شوکت سے براجمان تھی اس نے کوشش کی تھی اسے بھولنے کی لیکن اسے بھولنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا پہلی مرتبہ مافیا کے بے تاج بادشاہ اسفندیار خان کو دل کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی اور مزے کی بات ہر آنے والی بھی کوئی اور نہیں نازیہ ہی تھی اس سے دور ہو کر بھی وہ اس کے بارے میں تمام ... خبریں رکھتا تھا وہ کب سوتی ہے کیا کھاتی ہے کیا پیتی ہے کیا کرتی ہے کہاں ہوتی ہے سب کچھ معلوم تھا

★★★

نازیہ کو میڈیکل میں ایڈمیشن لیے یہ تیسرا سال تھا وہ اپنی زندگی میں بہت مصروف ہو چکی تھی وہ تو جیسے پہلے جیسی نازیہ ہی نہیں تھی اسکا بچپنا، شوخ پن، سب کچھ کھو سا گیا تھا اس کے لہجے میں ٹھہراؤ آچکا تھا کم ہنسنا کم بولنا اس سب کو اس نے اپنی عادت بنالیا تھا دراب اور مول اپنی زندگی ہنسی خوشی بسر کر رہے تھے اللہ نے ان دونوں کو بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تھا مول اور شازیہ بیگم نازیہ کو لے کر بہت فکر مند تھیں کئی دفعہ وہ دونوں اسے فیصلہ لینے کا کہہ چکی تھیں کیونکہ اس تمام عرصے میں اسفندیار نے اسے مڑ کے بھی نادیکھا تھا نا ہی کسی قسم کو کوئی رابطہ ... کیا تو انہیں یہی لگتا تھا کہ اسفندیار اس رشتے کو مزید قائم نہیں رکھنا چاہتا

... نازیہ ٹیریس پہ کھڑی گزرے ماہ و سال کو سوچنے میں مگن تھی جیسی وہاں مول چلی آئی تھی

" ... نازلی تم نے کیا سوچا ہے آگے کے لیے "

" ... سوچنا کیا ہے آپ جو ہے جیسا چل رہا ہے ویسا ٹھیک ہے "

نازلی تم پاگل ہو گئی ہو اپنے بارے میں سوچو کب تک اسکے نام پہ بیٹھی رہو گی دو سال بیت چکے ہیں اسنے پلٹ "

" ... کے خبر تک نہیں لی تمہاری "

" ... تو کیا کروں آپ اس بات پہ غم مناؤں یا خوشی "

... نازلی نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا
" ... تم جانتی بھی ہو کیا کیا ہے اسنے کیا کرنے جا رہا ہے وہ "

" ... کیا کرنے جا رہا ہے "

... نازلی نے ہنوز چہرے پہ سرد تاثرات سجائے کہا تھا

" ... وہ اس گل اوز سے منگنی کر رہا ہے جانتی بھی ہو تم "

... مومل کے بتانے پہ نازلی نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا تھا

"کیا ہوا یقین نہیں آ رہا؟ مجھے بھی نہیں آیا تھا پھر دراب نے بتایا کہ یہ سچ ہے اور تم اب تک اس بے وفا انسان کے لیے آنسو بہاتی آئی ہو جسکو تمہاری پرواہ تو کیا قدر ہی نہیں ہے کیوں نازی کیا تمہاری کوئی لائف نہیں ہے کیا ... تمہارا خوشیوں پہ کوئی حق نہیں ہے"

مول نے نازی قریب جاتے ہوئے کہا تھا کہ نازی نے آنکھوں میں چھائی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے گویا ہوئی ...

"... آپ اپنی آپ میرے لیے فکر مند مت ہوں مجھے پتہ ہے مجھے کیا کرنا ہے"

نازی میری جان تم میری چھوٹی بہن ہو کیسے پریشان ناہوں میں تمہارے لیے اور اپنا حال تو دیکھو کتنی ویک

"... ہو گئی ہو اپنا خیال نہیں رکھتی ہو"

"آپ میں نے کہا نا آپ اور می میری ٹینشن مت لیں میں ٹھیک ہوں آپ دونوں کی وجہ ہی سے تو زندہ ہوں"

"... ورنہ میں تو کب کی مرچکی ہوتی خیر چھوڑیں آپ بتائیں کہ میری مہک کہاں ہے (مول کی بیٹی)"

"... ہاں وہ نیچے مئی اور دراب کے ساتھ ہے پوچھ رہی تھی تمہارا کہ خالہ کہاں ہیں"

"... چلیں پھر نیچے ہی چلتے ہیں ویسے بھی کتنے دن ہو گئے میں نے اپنی بیٹی کو دیکھا نہیں"

... نازلی مسکرا کر کہتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھی کہ مول بھی سرکواثبات میں ہلا کے اسکے پیچھے چل دی تھی

★★★

تم میرے جینے کی وجہ ہو تمہارا خان تمہارے بنانا مکمل ہے تم نے میرے بے رنگ زندگی میں رنگ "
بھرے ہیں تم نے مجھے ہنسنا سیکھایا ہے تمہاری ہر عادت سے ہر بچپن سے مختصر یہ کہ تم پوری سے اسفندیار خان کو
" ... عشق ہے جو گی بنا دیا ہے تم نے مجھے بس اب مجنوں بننا ہی باقی رہ گیا ہے

اسفند کے کہے گئے جملے اسکے ذہن میں کسی فلم کی مانند چلنے لگے تھے ہوا کے دوش پہ اڑتے لمبے بالوں کو کان
کے پیچھے اڑتے نازلی نے برستی بارش کو دیکھا تھا اسی برستی ہوئی بارش میں نجانے کب اسکی آنکھوں سے بھی
... اشکوں کی برسات ہوئی تھی اسے معلوم ناہو سکا تھا

انجان ہے ابھی پیار سے شکوہ کریں کیا یار سے "

کیا ہے وجہ کیا ہے سبب خوش ہے بہت وہ میری

ہار سے تم نے دیئے جتنے زخم دل بھر گیا اس پیار

سے یہ جنوں بے خودی بن گئی عاشقی یہ جنوں

" بے خودی بن گئی عاشقی تو نے دی ہے یہ کیسی سزا

★★★

اسفند وال گلاس کے سامنے کھڑا عنابی لبوں کو بھیجنے سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا جبکہ ٹیبل پہ پڑے خاکی رنگ کے لفافے کو دیکھنے کے بعد اسکے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی نازی اس سے خلع لینا چاہتی ہے یہی سوچ سوچ کر اس کا خون کھول رہا تھا وہ کیسا ایسے کر سکتی تھی کیا وہ اس سے اس رشتے سے اس حد تک بیزار ہو چکی تھی کہ اس ماسوائے علیحدگی کے کوئی راستہ نا دیکھائی دیا تھا لاکھ چاہنے کے بعد بھی جب اسکا طیش کم نا ہوا تو ... اسفند نے نازی کی یونی جانے کا ارادہ کیا کلائی پہ بندھی قمیٹی گھڑی کو دیکھا جو ایک کاہندسہ عبور کر چکی تھی میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے مجھ سے جان چھڑواتی ہو تم میری تھی میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی دنیا "

" ... کی کوئی طاقت تمہیں مجھ سے رہائی نہیں دلواسکتی نازی اسفند یا رخاں

... اسفند لہجے میں جنوں لیے کہا تھا

★★★

نازلی کلاس میں بیٹھی لیکچر لے رہی تھی جبھی وہاں اسفند داخل ہوا کہ نازلی جو رجسٹر پر جھکی کچھ اہم پوائنٹس ... نوٹ کرنے میں مصروف تھی اسفند کی آواز سن کر ٹھٹکی تھی

... سر سٹریٹ جیل کیا میں اپنی وائف کو باہر لے جاسکتا ہوں وہ کیا ہے ناہم نے کچھ پرسنل باتیں کلیر کرنی ہیں "

... " جی جی سر کیوں نہیں ضرور "

کلاس انچارج نے اسفند کو دیکھتے احتراماً کہا تھا کہ کلاس میں بیٹھے سبھی سٹوڈنٹس زچہ مگوئیاں کرنے میں مشغول ... ہو چکے تھے اور اسفند مسکرا کر آگے بڑھا تھا اور نازلی کی کلائی کو سختی سے جکڑتے اپنے ساتھ باہر لیجانے لگا تھا

" ... یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے کہاں لے کے جا رہے ہیں اسفند کیا کر رہے ہیں "

... نازلی مسلسل اپنی کلائی اسفند کی گرفت سے آزاد کراتے ہوئے بولی تھی

جان کیوں چھڑوانا چاہتی ہو مجھ سے ہاں دل بھر گیا سے مجھ سے تو کیا اب اپنے باپ کی طرح کوئی نیا شکار "

" ... ڈھونڈو گی اسکو بھی دھوکا دو گی

... اسفند شدید طیش میں آتے بولا تھا کہ نازلی کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور اسفند کے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا

"بکواس بند کریں اپنی سمجھ آئی ہے اور کیا غلط کیا میں نے ہاں صرف خلع کا کیس ہی تو دائر کیا ہے اگر آپ گل ... اوز سے منگنی کر سکتے ہیں تو مجھے بھی اپنی زندگی گزارنے کا پورا حق ہے

... نازی آہستہ آواز میں مگر انتہائی غصے میں گویا ہوئی تھی

میں جو چاہوں کر سکتا ہوں لیکن تم نہیں تم میری بیوی ہو پاؤ بند ہو میری تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم مجھے " چھوڑ دو گی ہاں جانتی نہیں ہو کون ہوں میں اسفندیار خان ہوں میں مجھ سے پیچھا چھڑانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے ... "

... اسفند نے نازی کو بازو سے جکڑتے ہوئے کہا تھا

" ... بند کریں یہ تماشا اور آہستہ بولیں یہ آپکا گھر نہیں بلکہ میری یونی ہے "

میری جان تم خود ہی تماشا بنو رہی ہو اپنا یہ جاننے کے باوجود کہ تم مجھ سے نہیں جیت سکتی مجھ سے ٹکر لے " ... رہی ہو کیا تمہیں اپنے باپ کی بچی کچی عزت کا بھی خیال نہیں

" ... اسفند "

... نازی غرائی تھی

جان چھڑانا چاہتی ہوں نا مجھ سے تو چلو کرتی رہو کوشش میں بھی اس بات کا خاص خیال رکھوں گا کہ تمہاری " کوئی بھی کوشش کامیاب نہ ہونے پائے تم اسفندیار خان کی ملکیت تھی ہو اور ہمیشہ رہو گی مجھ سے رہائی تو صرف " ... موت کی ہی صورت میں ممکن ہے

" ... تو پھر میں مرنا پسند کروں گی "

نازی نے لال بہتی ہوئی آنکھوں سمیت کہہ کر منظر سے ہٹنا چاہتا تھا لیکن اس مرتبہ اسفند اسکی کمر کو جکڑ گیا تھا

... اور تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تمہیں مرنے بھی دوں گا تمہیں زندہ رہو گی اور تڑپتی رہو گی جیسے "

" ... ہر روز میں تڑپتا ہوں سکون کا سانس میسر نہیں ہونے دو نگاہ دے رہا

اسفند نے نازی کی کمر پہ انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے چھتے لہجے میں کہتے اسکو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور ایک گہری نگاہ نازی کے دلکش سراپے پہ ڈالتے واپسی کی راہ لی تھی جبکہ نازی اپنے ہاتھوں ہی میں اپنا چہرہ چھپا کر " ... بے بسی سے رو دی تھی

★★★

شہرام حلیمہ بیگم کے بے تحاشا اصرار پہ آسٹریلیا سے واپس آچکا تھا گل اوز اور اسفند کے نکاح کا سنکر وہ کافی حیران ہوا تھا اسے اس سب پہ یقین نہیں آ رہا تھا جبھی اسنے ایک آخری دفعہ گل اوز سے بات کرنے کی ٹھان لی تھی حلیمہ بیگم کے کہنے پہ بات اسفند نکاح کرنے پہ راضی ہوا تھا ورنہ وہ اسنے منگنی کی ہی شرط رکھی تھی حلیمہ بیگم چاہتی تھیں جلد سے جلد وہ گل اوز کے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائیں اور اسفند کی بے رنگ زندگی میں بھی رنگ بھر جائیں جبھی انھوں نے نکاح کو منگنی پہ ترجیح دی تھی اور ٹھیک ایک ہفتے بعد دونوں کا نکاح طے پایا ...

... تھا گل اوز کی تو جیسے دل کی مراد بھر آئی تھی اور شہرام کا شک اب یقین میں بدل چکا تھا

★★★

آخر کار وہ دن آ ہی گیا تھا کہ جس دن گل اوز کی دلی خواہش کو پورا ہونا تھا حویلی کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا حلیمہ بیگم ملازمین کو مختلف ہدایات دیتے ہوئے اپنی نگرانی میں کام کروا رہی تھیں نکاح کا وقت ہونے میں آدھا ... گھنٹہ باقی تھا جبھی شہرام نے گل اوز سے بات کرنے کا سوچتے اسکے کمرے کا رخ کیا تھا

★★★

اور نچ کلر کے غرارے میں زیورات سے لدی ہوئی گل اوز کافی خوبصورت دیکھائی دے رہی تھی وہ شیشے کے ... سامنے بیٹھی خود کا باریکی سے جائزہ لے رہی تھی جبھی ڈور نوک ہوا تھا

"... آجائیں"

"... گل اوز کے کہنے پہ شہرام دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا

"... شہرام تم یہاں"

"... کیوں میں تمہارے کمرے میں نہیں آسکتا"

... شہرام نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

"... نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں آواندر آؤ"

"... خیر مبارک باد دینے آیا تھا تمہیں نکاح کی"

"شکریہ شہرام"

"... گل اوز مسکرا کر بولی تھی

"... گل اوز کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں"

"... ہاں پوچھو"

"... یہ سب کر کے تمہیں کیا ملا"

"... کیا سب کر کے؟"

"... گل اوز نے نا سمجھی سے پوچھا

تم جانتی ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں اب مجھ سے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں اعتراف کرو اس بات کا کہ نازی کو اس گھر سے تم نے جان بوجھ کر نکلوایا تم نے یہ گھناؤنا کھیل کھیلایا کیوں آخر گل اوز تم نے ایسا کیوں کیا

"... جواب دو مجھے"

ہاں یہ سب کچھ میں نے کیا تمہیں میں نے ہی ورغرایا تھا سب سازشیں میری ہی رچائی ہوئی ہیں نازی کو میں

نے ہی بے گھر کرایا جانتے ہو کیوں کیا میں نے یہ سب محبت کرتی تھی میں اسفند سے شروع دن سے وہ میرا تھا

اور نازی نے اسکو مجھ سے چھین لیا تھا تو بس میں نے بھی قسم کھائی تھی کہ نازی کو اس گھر سے نکال کے اسفند کی

... زندگی سے نکال کر خود اسکی جگہ لوں گی اور دیکھ لو آج وہ دن آ ہی گیا میں نے اپنا کہا سچ کر دیکھا یا

... گل اوز نے لبوں پہ مکرو مسکراتے سجائے کہا تھا

گل اوز تمہیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے سوچو اگر میں یہ سب اسفند کو بتا دوں تو کیا کرو گی تمہاں "

..."

... شہرام نے غراتے ہوئے کہا تھا

ہا ہا اور تمہیں لگتا ہے اسفند تمہاری باتوں پہ یقین کر لے گا ہاں کیا ثبوت ہے میرے خلاف تمہارے پاس "

..."

... " یہ رہا ثبوت یہ وائس ریکارڈنگ میں ابھی اسفند کو بھیجوں گا اور پھر دیکھنا تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے "

شہرام نے لال آنکھیں لیے چبا چبا کر الفاظوں کو ادا کرتے کہا تھا کہ گل اوز کا دل یکبارگی سے دھڑک اٹھا تھا اگر

اسفند کو اسکے تمام کر تو توں کا علم ہو گیا تو وہ کیا سلوک کرے گا اسکے ساتھ اسکے غصے وہ باخوبی واقف تھی صرف

اتنا ہی نہیں سچائی پتہ چل جانے پہ وہ گل اوز اسفند کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھودے گی یہ سوچ کر ہی اسکی ریڑھ کی

... ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

" ... تم ایسا کچھ نہیں کرو گے شہرام میں وارن کر رہی ہوں تمہیں "

تم مجھے سچائی بتانے سے روک نہیں سکتی یہ نازی کی زندگی کا سوال ہے اور تم یہ بات اچھی طرح جانتی ہو کہ "

" ... اسفند اور نازی ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں

نہیں اسفند صرف میرا ہے صرف میرا سے میرا ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا اور تمہارا کام تو میں ابھی "

" ... تمام کرتی ہوں

گل اوز کے سر پہ تو جیسے خون سوار تھا اسلیے نا آدیکھنا تاو ٹیبل پہ پڑا کچ کا واس اٹھا کر شہرام کی جانب اچھالا تھا

" ... جسکے نتیجے میں واس لگنے سے شہرام کے سر سے خون بہہ نکلا تھا

" ... شہرام میری بات سنو "

DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

اس سے پہلے کہ گل اوز اپنی بات مکمل کرتی شہرام نے اپنے قریب آتی گل اوز کو جھٹکے سے دور دھکیلا تھا اور

" ... تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ گل اوز بھی اسکے پیچھے ہی بھاگی تھی

★★★

" ... اسفند مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے "

شہرام نے لاونج میں آتے کہا جہاں اسفند سفید شلوار قمیض پہنے مولوی کو کچھ ہدایات دینے میں مصروف تھا

...

"... کہو کیا کہنا ہے"

"... اسفند میں یہاں بات نہیں کر سکتا دادی جان کے کمرے میں چلیں"

"... مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی جاو یہاں سے"

... اسفند نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا

"... ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ اسفند مجھے تم سے نازی کے بارے میں بات کرنی ہے"

... شہرام کی بات سنکر ناچاہتے ہوئے اسفند اسکی بات ماننے پہ مجبور ہوا تھا

★★★

اسفند نازی بے قصور ہے اسنے کوئی گناہ نہیں کیا وہ پاک دامن ہے وہ ہمیشہ سے تمہاری تھی ہے اور رہے گی

تم بس کسی غلط فہمی کا شکار ہو یا یوں کہہ لو کہ تم دونوں کو الگ کرنے کے لیے یہ ساری سازش رچائی گئی ہے اور

"... یہ سب کرنے والا اور کوئی نہیں بلکہ گل اوز ہی ہے"

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: [NovelsMafia.com](https://www.novelsmafia.com)

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... شہرام نے اسفند کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

یہ سب جھوٹ ہے اسفند شہرام جھوٹ کہہ رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے نازی بے قصور نہیں ہے وہ گناہ گار ہے "

" ... بدکار ہے وہ آپ کی آنکھوں میں دھول جھونکتی آئی ہے وہ آپ جانتے ہیں اسے

... گل اوز اسفند کے قریب جاتے ہوئے نم آنکھوں سمیت گویا ہوئی

" ... میں کیسے یقین کر لوں اس سب پہ کہ جو تم کہہ رہے ہو وہ سب سچ ہے "

اسفند نے ماتھے پہ بل ڈالے شہرام سے استفسار کیا تھا جبکہ حلیمہ بیگم گل اوز کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں ... مصروف تھیں

مم می میری بات سنیں اسفند آپ جانتے ہیں نا میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں میں نے کچھ نہیں کیا شہرام یہ " ... سب کر کے مجھے آپ کی نظروں میں گرانا چاہتا ہے

اسفند یہ عورت دھوکے باز ہے اسپر یقین مت کرو میں سچ کہہ رہا ہوں یہ تمہیں دھوکا دے رہی ہے اصل " ... قصور وار یہی ہے

اچھا چلو مان لیتے ہیں تم جو کہہ رہے ہو وہ سچ ہے لیکن اپنی بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے کیا ثبوت ہے " ... تمہارے پاس

ثبوت یہ رہا امید ہے یہ ریکارڈنگ سنکر تمہارے آنکھوں پہ بندھی شک کی یہ پٹی اتر جائے گی اور تم اپنے " ... رشتے کو ایک موقع ضرور دو گے

شہرام نے کہہ کر ریکارڈنگ پلے کی تھی جبکہ اب کی بار اسفند کے چہرے کارنگ فق ہوا تھا رگیں تن سی گئیں
تھیں نیلی آنکھیں لال ہوئیں تھیں جبکہ گل اوز کا تو حال کچھ ایسا تھا کہ جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں اس سے پہلے
... کہ گل اوز کچھ کہتی ایک زوردار تمنا نچا سکے منہ آگیا تھا جو کسی اور نے نہیں اسفند نے ہی مارا تھا

بے حیا عورت تم نے یہ سب کرتے ہوئے ایک دفعہ بھی نہیں سوچا کہ ہم نے تم پہ جو احسانات کیے تم انکا "
بدلہ اس طرح سے چکار ہی ہوا رے تم نے تو جس تھالی میں کھایا اسی میں چھید کیا خود بھی تو لڑکی ہو ایک تو کیسے کسی
دوسری لڑکی کے کردار پہ کیچڑا چھال سکتی ہو گل اوز تم کب سے یہ سازشیں کرنے لگی اور کیوں کیا تم نے ایسا
... کیوں مجھے اور نازلی کو الگ کرنا چاہا جواب دو مجھے
اسفند کی دھاڑ سے پوری خان حویلی لرزا اٹھی تھی کہ گل اوز بہتی ہوئی آنسوؤں سمیت کانپتے لہجے میں گویا ہوئی
...

اسفند ممی میرا صرف اتنا قصور ہے کہ مجھے تم سے بے تحاشا محبت تھی تم صرف میرے تھے اور نازلی نے "
... تمہیں مجھ سے چھین لیا میرا پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا میں یہ سب کرنے پہ مجبور ہو گئی تھی

نہیں ہوں میں تمہارا کبھی ہوں گا میں صرف نازی کا تھا ہوں اور رہوں گا مجھے اگر پیار ہے تو صرف نازی "

سے سمجھی تم بھاڑ میں گئی تم اور تمہاری محبت اور اب سے میرے گھر میں تم جیسی احسان فراموش لڑکی کے کوئی جگہ نہیں تمہارے پاس صرف دو دن تک کا وقت ہے کہیں بھی مجھے جاو لیکن دو دن کے بعد تم مجھے میرے گھر ... میں نظر نہیں آنی چاہیے ہو سمجھی

... اسفند اژدھے کی طرح پھنکارتا ہوا منظر سے ہٹا تھا جبکہ شہرام بھی اسی کے پیچھے کمرے سے نکلا تھا

نانی جان پلیز اسفند کو کہیں میرے ساتھ ایسا مت کرے مجھے اس گھر سے مت نکالے میں مانتی ہوں مجھ سے "

غلطی ہوئی ہے مم م می میں معافی مانگ لوں گی آپ سب سے بھی نازی سے بھی لیکن یوں مجھے در بدر نا کریں

... میں کہاں جاؤں گی آپ لوگوں کے سوا میرا ہے ہی کون پلیز نانی جان

... گل اوز بلکتی ہوئی گویا ہوئی تھی

گل اوز تم سے غلطی نہیں گناہ ہوا ہے میں تو تمہیں کتنا سمجھدار سمجھتی تھی اور تم کتنی کم ظرف نکلی تمہاری "

... یہی سزا ہے تم اسی لائق ہو اپنا بویا ہوا ہی کاٹ رہی ہو

... حلیمہ بیگم نے سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے کمرے سے باہر کی راہ لی تھی

★★★

یہ کیا کر دیا میں نے کیا ہو گیا تھا مجھے کیسے شک کر لیا میں نے اپنی نازی پہ وہ تو ہمیشہ سے میری آنکھوں کے " سامنے رہی تھی اس میں تو کوئی عیب ہے ہی نہیں تھا میں کیسے بھٹک گیا کیسے گل اوز کے دیکھائے ہوئے منظر پہ اسکی کہی گئی باتوں پہ یقین کر بیٹھا کیسے دو سال اسے خود سے دور رکھ خود کو اور اسکو سزا دیتا رہا میں کب سے اتنا " ... انسکیور ہو گیا کیسے گل اوز کے ہاتھوں بے وقوف بن گیا کیسے

اسفند نے لال انگارہ آنکھیں لیے چلاتے ہوئے دیوار میں زوردار مکامارتے ہوئے کہا جسکے نتیجے میں اسکا ہاتھ خون سے لال ہو چکا تھا لیکن اسے ہاتھ پہ لگی چوٹ کا کوئی درد محسوس نہیں ہو رہا تھا درد کی ٹھیسیں تو دل میں اٹھ رہی تھیں وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا تھا نجانے اسے معافی ملنی بھی تھی یا نہیں اسنے ایک پاکدامن لڑکی پہ الزام لگایا تھا اسکے روح کے بنجیے ادھیڑتے ہوئے اسکی نسوانیت اسکی عزت اسکے وقار کی دھجیاں اڑادی تھیں کیا وہ کبھی اسکا سامنا کر پائے گا کیسے معافی مانگے گا اور اگر معافی مانگ بھی لے تو کیا نازی کبھی اسے معاف کر پائے گی " ... یہی سوچتے سوچتے اسکی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی

★★★

دادی جان میں نے کہا تھا نا کہ یہ لڑکی مجھے آج اس گھر میں نہیں دکھنی چاہیے ہو گئے نادودن پورے تو اب یہ " ... یہاں کیوں ہے گئی کیوں نہیں ابھی تک

اسفند نے حلیمہ بیگم کو دیکھتے ہوئے سردوسپاٹ لہجے میں کہا تھا جسکے وہی بیٹھی گل اوز کی آنکھوں سے اشکوں کی ... برسات ہونے لگی تھی

" ... بیٹا میں نے ایک فیصلہ لیا ہے اگر تمہیں کوئی اعتراض نا ہو تو میں کہوں "

" ... دادی جان مجھے کیا اعتراض ہو گا بتائیے آپ " ... میں نے گل اوز اور شہرام کے نکاح کا فیصلہ لے لیا ہے اور یہ فیصلہ شہرام کی رضامندی سے ہوا ہے "

حلیمہ بیگم کی بات سن کر گل اوز نے جھٹکے سے جھٹکے ہوئے سر کو اوپر کی جانب اٹھایا تھا اور ایک نظر اسفند کی جانب ... دیکھا تھا جسکے چہرے کے تاثرات سردوسپاٹ تھے

ٹھیک ہے دادی جان لیکن یہ نکاح آج شام ہی کو ہو گا یہ جتنا جلدی یہاں سے جائے گی ہمارے لیے اتنا ہی " ... بہتر ہے

... اسفند نے پتھر یلے لہجے میں کہتے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے

★★★

گل اوز خان ولد شہاب خان آپکا نکاح شہرام خان ولد رحمان خان باعوض پچاس لاکھ روپے طے پایا کیا آپکو "

" ... قبول ہے

نکاح خواں کی سوچوں نے گل اوز کو تمام تر سوچوں سے آزاد کیا تھا کئی آنسوؤں پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے تھے

...

" ... قنق قبول ہے "

... کانپتے ہوئے لہجے میں کہتے گل اوز نے اپنی زندگی کی ڈور شہرام کے ہاتھ میں تھما دی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

★★★

... گل اوز اپنے کمرے میں بیٹھی مختلف سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جبھی شہرام کمرے میں داخل ہوا تھا

" ... اٹھو کھانا کھا لو تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا "

... شہرام کھانے کی ٹرے کو ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولا تھا

" ... مجھے نہیں کھانا کھانا لے جاو اسے "

... گل اوز بہتی ہوئی آنکھوں سمیت گویا ہوئی تھی

" ... مجھے تمہاری کوئی بکواس نہیں سننی چپ چاپ اٹھ کے کھانا کھاؤ "

" ... کہانا نہیں کھانا سمجھ نہیں آرہی تمہیں "

" ... کس بات کا سوگ منارہی ہو اسفند کو تمہاری سچائی پتہ چلنے کا یا پھر مجھ سے نکاح ہونے کا "

" ... اوجسٹ شٹ اپ شہرام "

... گل اوز اسکے قریب جاتی ہوئی بولی تھی جبھی شہرام نے ایک ہی جھٹکے میں اسکو بازو سے پکڑتے گویا ہوا
" ... اگر تم نے دوبارہ یہ بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی "

" ... تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں "

... گل اوز چلائی تھی

کیسی لڑکی ہو تم بجائے میرا احسان ماننے کے تم الٹا مجھ پہ ہی چلا رہی ہو سوچو اگر میں تم سے نکاح کی حامی نا "

... بھرتا تو کون اپنا تاتھیں ہاں اسفند تو تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا جواب دو مجھے کہاں جاتی کیا کرتی تم

"

" ... او تو یعنی تم احسان کر کے جتا رہے ہو "

... گل اوز زہر خند لہجے میں گویا ہوئی

احسان جتانے پہ بھی تمہارے رویے ہی نے مجبور کیا ہے مجھے سمجھی تم اور تمہیں تو سب سے معافی مانگنی "

چاہیے لیکن نہیں تمہاری تو اکڑ ہی نہیں ختم ہو رہی ہے تمہارے چہرے پہ تو شرمندگی نام کی کوئی چیز ہی نہیں نا

ہی اپنے کیے پہ پچھتاوا سوچو گل اوز کل روز محشر اللہ کو کیا منہ دیکھا وگی میری یہ بات اچھے سے ذہن نشین کر لو

کہ اللہ اپنے حقوق تو معاف کر دیتا ہے لیکن اپنے بندے کے تب تک نہیں کرتا جب تک وہ بندہ خود آپکو معاف

" ... نا کرے اب بھی وقت ہے سنبھل جاو اپنی ضد چھوڑ دو دیکھنا زندگی آسان ہو جائے گی

شہرام نے اب کی بار لہجے میں نرمی لیے کہا تھا کہ گل اوز یک ٹک شہرام کو دیکھے گئی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا

... وہ کیا کر رہی تھی کیا کرنے جا رہی تھی کونسے راستے پہ چل نکلی تھی وہ

"... کھانا ٹیبل پہ رکھا ہے کھالو مجھے کچھ کام ہے میں وہ ختم کر کے واپس آتا ہوں"

"... شہرام کہہ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ گل اوزا اسکی باتوں کو سوچنے میں مگن ہو چکی تھی

★★★

نازی بیٹا اسفند تم سے ملنے آیا ہوا ہے کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہے لیکن تم ہو کہ نیچے ہی نہیں آرہی دو گھنٹے"

"... سے وہ لاونج میں بیٹھا ہے کہتی ہو تو تمہارے روم میں ہی بھیج دوں اسے

شازیہ بیگم نازی کے کمرے میں داخل ہوتی بولیں اور نازی جو بیڈ پہ بیٹھی لیپ ٹاپ میں کچھ فولڈرا وین کیے کچھ
... چیک کر رہی تھی وہی سے گویا ہوئی

کیوں آیا ہے وہ اب دو سال بعد لینے کیا آیا ہے اب؟ ہاں جا کے کہہ دیں اس سے اسکا یہ انتظار بے کار ہے"

..."

... نازی سرد لہجے میں گویا ہوئی تھی

بیٹا مت بھولو وہ تمہارا شوہر ہے میں مانتی ہوں اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے لیکن وہ بھی انسان ہے اور "

انسان ہی غلطیاں کرتے ہیں میں تم سے یہ نہیں کہہ رہی اسکے ساتھ واپس چلی جاؤ کم سے کم اسکی بات تو سن لو

" ... ایک دفعہ

نازلی نے شازیہ بیگم کی جانب دیکھا جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دیتے ہوئے نیچے جانے کا اشارہ کر رہی

تھیں نازلی نے ایک نظر انکی جانب دیکھتے گہرا سانس لیا اور پھر لیپ ٹاپ کو بیڈ پہ پھینکنے کے سے انداز میں رکھتی

" ... نیچے کی جانب قدم بڑھا گئی تھی

NOVELS MAFIA ★★★
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... جی کہیے کیا بات کرنی ہے آپکو "

نازلی اسفند کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی جبکہ اسفند نے ایک نظر اٹھا کے نازلی کی جانب دیکھا جو پہلے سے کافی

" ... بدل گئی تھی وہ کافی ویک لگ رہی تھی جبکہ خوبصورتی جوں کی توں قائم تھی

" ... نازلی کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں دراصل مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے "

" ... آپ بیٹھیے نامیں کھڑی ہی ٹھیک ہوں بتائیے کیا بات کرنی ہے مجھ سے سن رہی ہوں میں "

نازلی دراصل میں شرمندہ ہوں یا میں اپنے کیے پہ پچھتا رہا ہوں مجھے اس دن اتنی جلد بازی سے کام نہیں لینا "

" ... چاہیے تھا مگر تم تو مجھے جانتی ہو نا میں جذباتی ہو گیا تھا

اسفند اٹھ کر نازلی کے پاس آتے ہوئے دیکھا جسکے بے تاب نگاہیں اسی دشمن جاں کے چہرے کا طواف کرنے

... میں مصروف تھیں جسکے چہرے کے تاثرات سرد تھے

" ... سچ میں آپ شرمندہ ہیں "

... نازلی نے طنزیہ لب و لہجہ اپنائے کہا کہ اسفند کا دل کٹ کر رہ گیا تھا

" ... نازلی میں مانتا ہوں میں غلطی پہ تھا لیکن نازلی میں سچ میں شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دو "

اسفند آپ سے غلطی نہیں گناہ ہوا ہے دو سال سے آپ غائب تھے ایک کال یا میسج تک نہیں کیا اپنے اور "

" ... آج یوں اچانک آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا میں کیسے مان لوں

نازلی میری جان میں قسم کھاتا ہوں یہ سب ایک سازش تھی مجھے جو جیسا دیکھا یا گیا میں یقین کرتا گیا لیکن اب "

جب سچائی مجھ پہ کھلی تو احساس ہوا میں کتنا غلط تھا مجھے معاف کر دو پلیز میرے ساتھ اپنے گھر چلو ہمارے گھر چلو

" ... دادی جان تمہارا ویٹ کر رہی ہیں

... اسفند نے آنکھوں میں چھائی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا تھا

معاف کیا آپکو لیکن اب میں آپکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مجھے لگتا ہے کہ ہمیں زبردستی کے رشتے کو اب ختم "

" ... کر دینا چاہیے

نازی نے مضبوط لہجے میں کہتے منظر سے ہٹنا چاہا تھا جبھی اسفند نے جھٹکے سے اسکی بازو کو پکڑ کر اپنی اوور کھینچا تھا

... جسکے نتیجے میں وہ اسکے سینے سے آن ٹکرائی تھی

جانتی بھی ہو کبھی نہیں چھوڑوں گا تمہیں پھر بھی مجھ سے دور جانا چاہتی ہو اور تمہیں چھوڑنا ہی ہوتا تو دو "

" ... سال پہلے ہی چھوڑ دیتا تمہیں

... اسفند دے دے لہجے میں غرایا تھا

چھوڑیں مجھے کرنا کیا چاہتے آپ جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے میری جانیں اسی اوز گل کے پاس اسی سے شادی "

" ... کر لیں اور مجھے بخش دیں

... نازی لہجے میں نمی لیے بولی جبکے آنکھوں سے بھی اشکوں کی برسات ہونے لگی تھی

" ... سچ بتاؤ محبت کرتی ہو مجھ سے کہ نہیں "

... اسفند نے اب کی بار نازی کی بازو کو چھوڑتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا اور لہجہ بو جھل تھا جذبات سے چور

" ... نن نن نن نہیں نہیں کرتی میں محبت آپ سے "

... نازی نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا

" ... جھوٹ تمہاری آنکھیں تو کچھ اور کہہ رہی ہیں "

اسفند نے خمار زدہ لہجے میں کہا تھا اور کمر پہ انگلیوں کی گرفت سخت کی تھی کہ نازی کی پلکوں کی اٹھتی گرتی پلکوں

کار قص دیکھتے وہ مدہوش ہوا تھا نظر پلکوں سے ہوتی اسکے سفید و گلابی گالوں پہ گئی تھی جنکو دیکھتے وہ بے قابو ہوتے اسپر شدت سے جھکتے گالوں پہ اپنے لب رکھ گیا تھا کہ مونچھوں کی چھن سے نازی کسمائی تھی اس سے

... پہلے کہ اسفند اسکے اناری لبوں پہ جھکتا نازی نے جھٹکے سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا

" سٹے آوے فارم می "

" Stay Away From Me "

اپنے تمام تر حق کھو چکے ہیں آپ مجھ پر سے بہتر ہو گا آپ خود مجھے آزاد کر دیں ورنہ میں خود خلع کا کیس دائر "

" ... کردوں گی "

نازلی زخمی ناگن بنی پھنکاری تھی اور جھٹکے سے قدم اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی کہ اسفند جاتی ہوئی نازلی کی پشت ... کو دیکھتا رہ گیا تھا

★★★

... کچھ دنوں بعد

نازلی کے رویے میں کوئی تبدیلی نا آئی تھی اسکے لہجے کا سرد پن ہنوز قائم تھا اسفند نے اسے کئی میسیجز اور کالز ... کیں تھیں لیکن اسنے کسی ایک کال یا میسیج کا بھی ریسپلائے کرنا ضروری نا سمجھا تھا


نازلی لان میں بیٹھی ہوئی کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی سردیوں کی آمد آمد تھی تو وہ دھوپ سینکنے لان میں آ بیٹھی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں تھی جبھی گل اوز سامنے سے چلتی ہوئی آئی تھی کہ نازلی اسکو وہاں دیکھ کر حیران و ... پریشان ہوئی تھی

" ... تت تت تم یہاں کیا کر رہی ہو "

... نازلی نے ماتھے پہ بل ڈالے پوچھا تھا

" ... بیٹھنے کے لیے نہیں کہو گی "

"... بیٹھو"

نازی تم سوچ رہی ہو گی کہ میں یہاں کیسے تمہارے گھر اچانک سے دراصل میں شرمندہ ہوں اپنے کیسے پہ " اپنی رچائی گئی ہر سازش پہ ہر بے وقوفی پہ ہر کوتاہی پہ گل اوز شرمندہ ہے جانتی ہو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یوں تمہارے سامنے بیٹھ کر بنا تم سے نظریں ملائے مجھے تم سے معافی مانگنی ہو گی لیکن وہ کہتے ہیں نابعض اوقات انسان کو وہ بھی کرنا پڑتا جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور ایسا بھی نہیں ہے کہ میں یہاں کسی کے کہنے پہ تم سے معافی مانگنے آئی ہوں میرے ضمیر نے مجھے خود جھنجھوڑا ہے جبھی میں تمہارے پاس آئی ہوں نازی " ... ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا "  DISCOVER STORIES, FIND YOURS! گل اوز نے بھیگی پلکوں سمیت شرمندہ لہجے میں کہا تھا کہ نازی دم سادھے اسکی جانب دیکھ رہی تھی کیسے گل اوز ... کا غرور چکنا چور ہوا تھا

... گل اوز نے ایک نظر اٹھا کر نازی کی جانب دیکھا جو اسکی جانب دیکھ رہی تھی

جانتی ہو مجھے لگتا تھا کہ جب میں اسفند کی زندگی میں آ جاؤں گی تو وہ تمہیں بھول جائے گا تمہارا نام و نشان " اسکی یادوں سے مٹا دوں گی لیکن یہ محض میرا وہم تھا ان دو سالوں میں اسنے ہر رات تمہاری یاد میں جاگ کر

گزاری ہے اس بات کی گواہ میں خود ہوں پہلے پہل مجھے جیسی ہوتی تھی کہ آخر تم میں ایسا ہے ہی کیا جو اسفند تم پہ مر مٹا ہے جان چھڑکتا ہے تم پہ لیکن اب جب میری آنکھوں نے وہ سب دیکھنا شروع کیا ہے جو میں پہلے پہل نہیں دیکھنا چاہتی تھی تو احساس ہوا کہ تم واقعی ہی چاہے جانے کے قابل ہو اور اسفند صرف تمہارا تھا تمہارا ہے

"... تمہارا رہے گا تم دونوں کا ساتھ تو ابدی ہے

... گل اوز نے صاف گوئی سے کہا تھا

"... لیکن تم تو محبت کرتی تھی نا اسفند سے اور تم دونوں کی منگنی بھی ہونے والی تھی "

... نازی نے ذہن میں مچلتے ہوئے سوال کو زباں تک لایا تھا

نازی میں جان چکی ہوں کہ محبت محبوب کو پالینے کا نام نہیں ہے بلکہ محبوب کی خوشی میں خوش ہونے کا نام "

ہے اور میں اسفند کی خوشی میں خوش ہوں اور جہاں تک رہی بات منگنی کی تو میرا نکاح ہو چکا ہے شہرام سے اور بہت جلد ہم لوگ آسٹریلیا واپس جا رہے ہیں بس تم سے ملنے آئی تھی آخری دفعہ تاکہ تم سے معافی مانگ سکوں

"... پلیز نازی مجھے معاف کر دینا دل سے شاید تمہارے معاف کرنے سے میرے ضمیر کا بوجھ ہلکا ہو جائے

گل اوز نے لب کچلتے بہتی آنکھوں سمیت کہا کہ نازی نے آگے بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
... قید کر لیا

گل اوز میں نے تمہیں معاف کیا اب تمہیں میرے سامنے شرمندہ ہونے کی یا نظریں جھکانے کی کوئی "
... ضرورت نہیں ہے

نازی نے بھیگی پلکوں سمیت مسکرا کے کہا تھا کہ گل اوز یکدم نازی کے گلے سے جا لگی تھی نازی نے بھی مسکرا کر
... اسکو گلے سے لگا لیا تھا

"... نازی اپنا گھر بچا لو اسفند اور نانی جان تمہارے منتظر ہیں "
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

گل اوز نے نازی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے امید سے کہا تھا جبکہ نازی نے اسکی بات سنکر سر کو ہاں میں
... ہلاتے اسی تسلی دی تھی

★★★

نازی بیڈ پہ لیٹی ہوئی موبائل میں اسفند کا نمبر ڈائل کرنے ہی لگی تھی جبھی سامنے کمرے سے ملحقہ بنے ٹیریس
سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنے لگی تھیں نازی کو تشویش نے آن گھیرا تھا جبھی سائیڈ ڈرائے چھری اٹھاتے وہ

موبائل کو بیڈ پہ پھینکتی ٹیریس کی جانب بڑھی تھی اور جو نہی وہ ٹیریس پہ پہنچی ایکدم چھری سامنے کھڑے
... شخص کی جانب اچھالی تھی جسکو اسفند نے بروقت کچ کر لیا تھا

" ... تم تو بڑی خطرناک گینگسٹری نکلی "

اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ نازی اسکا چہرہ اندھیرا ہونے کے باعث دیکھ ناپائی جی چھری اسکی جانب اچھال
... دی تھی

" ... آپ پھر آگئے ہیں ؟ "

... نازی نے تلخ لہجے میں کہا کہ اسفند اسکے قریب آنے لگا جی نازی کے قدم پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے

" ... آپ کیوں آجاتے ہیں بار بار میرے ہاتھوں بے عزت ہونے میں مزہ آتا ہے کیا آپکو "

نازی نے اسفند کو گھورتے ہوئے کہا تھا اور یکدم ہی پیچھے دیوار سے جا لگی تھی اور اسفند نے موقع سے فائدہ

... اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ اسکے اطراف میں جمائے تھے

" ... تم ہمارے جگر کا ٹکڑا ہے ماڑا تم ہمکو بے عزت کرے یا پیار کرے ہمکو تو خوشی ہی محسوس ہوتا ہے "

اسفند پٹھانوں والے لب ولہجے میں گویا ہوا کہ نازلی نے حیراں ہوتے اسکی جانب دیکھا جسکا دماغ اسے آج کھسکا
... ہوا لگا تھا

" ... کیا لینے آئے ہیں یہاں "

... نازلی نے سنجیدہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا

" ... تمہیں لینے آیا ہوں ساتھ چلو گی "

" ... کہاں چلنا ہے "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... جہاں کوئی اور ناہو صرف میں تم اور میں "

... اسفند لو فرانہ انداز میں گویا ہوا

" ... یہ لو فرانہ انداز کب سے اپنا لیا آپنے "

" ... جب سے تم روٹھ کر گئی تھی تب سے "

" ... اور مجھے ناراض کیا کس نے تھا "

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی ایڈٹس کیلئے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: [0314-9652219](https://www.whatsapp.com/channel/0029903149652219)

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

آفلورس میں نے کیا تھا اور میں دل سے شرمندہ ہوں میرا وعدہ ہے تم سے میں ساری زندگی تمہارے قدموں "

میں گزار دوں گا تم جیسا کہو گی ویسا کروں گا بس ایک موقع دے دو یا ایک دفعہ معافی دے دو میں میرا گھر سب

" ... کچھ تمہارا بنادھو رہا ہے

" ... اور اگر میں پھر بھی معاف نہ کروں تو "

... نازی نے اب کی بار مسکراہٹ لبوں میں دبائے کہا تھا

" ... تو پھر اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتار دو "

... اسفند نے مایوس کن لہجے میں کہا تھا کہ نازی تڑپتے ہوئے اسکے لبوں پہ اپنا ہاتھ جما گئی تھی

"... اللہ ناکرے اسفند ابھی تو ہم دونوں نے جینا ہے اور ایک ساتھ جینا ہے"

... نازی نے نم لہجے میں کہا تھا کہ اسفند نے اسکی وہی ہتھیلی پکڑ کے چوم لی تھی

"... تو کیا میں یہ سمجھوں کہ تم نے مجھے معاف کر دیا"

نازی بنا کچھ بولے بہتے آنسوؤں کے درمیاں سرکوا شبات میں ہلا گئی کہ اسفند نے مسکرا کر اسکی پیشانی کو چوم لیا

... تھا
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF ★★ ★

اسفند آپ وعدہ کریں کہ آئندہ مجھ پہ اعتبار کریں گے مجھے پھر کبھی بے اعتبار نہیں کریں گے نا ہی خود سے

"... دور کریں گے"

"... پکا وعدہ میری جان مجھے ہم دونوں کی محبت کی قسم پھر کبھی ایسی بے وقوفی نہیں ہوگی"

... اسفند کے کہنے پہ نازی مسکرائی تھی اور کچھ یاد آنے پہ کہہ اٹھی

"... اسفند آپ سے ایک اور بات کرنی ہے"

"... کہو میری جان"

"... اسفند نے نازی کے گلابی گال کو مزید گلابی کرتے کہا تھا

اسفند گل اوز اور شہرام کو آپ یہی روک لیں انھیں مت جانے دیں گل اوز بہت بدل گئی ہے جانتے ہیں"

"... اسنے مجھ سے معافی بھی مانگی تھی مجھے لگتا ہے اسے بھی ایک اور موقع ملنا چاہیے

"... اچھا ٹھیک ہے جیسا تم کہو"

اسفند نے خمازدہ لہجے میں کہا تھا کہ نازی کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ اسفند

"... اسپر جھکتا نازی فوراً سے بیڈ سے اٹھی تھی

"... اسفند مجھے آپ سے شادی کرنی ہے"

"... نازی نے پر جوش لہجے میں کہا تھا

"... جان ہماری شادی تو ہو چکی ہے"

... اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تھا

"... اوہو اسفند میرا مطلب ہے کہ رسم و رواج کے ساتھ کرنی ہے"

نازی نے بچوں کے جیسے ضد کرتے کہا تھا کہ اسفند نے مسکرا کر کہا میں ہلایا تھا اور اٹھ کر نازی کے قریب آیا

... تھا اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر سے اسپر جھکتا نازی نے فوراً اسے اس کے لبوں پہ ایک بار ہتھیلی جمائی تھی

"... اب آپ تب تک میرے قریب نہیں آئیں گے جب تک ہماری نہیں شادی ہو جاتی"

"... اوفار گاڈ سیک نازی یار ہماری شادی ہو چکی ہے ہم میاں بیوی ہیں"

اسفند نے آبرو اچکاتے کہا کہ نازی نے بنا اسکی بات کا اثر لیے بیڈ پہ لیٹتے بلینکٹ کو اپنے اوپر اوڑھ لیا تھا مطلب

صاف تھا کہ جو اسنے کہا تھا وہی کرنا تھا جبھی اسفند نازی کو گھورتے ہوئے اٹھے قدموں واپس پلٹ گیا تھا نازی

نے اس کے واپس چلے جانے کے بعد آنکھیں کھول لیں تھیں جبکہ لبوں پہ ناختم ہونے والی مسکراہٹ نے ڈیرہ

... جمایا تھا

★★★

☆ : ایک ہفتے بعد

آج نازلی اور اسفند کی مہندی تھی ہر سو خوشیاں ہی خوشیاں تھیں خان حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا حلیمہ بیگم گل اوز شہرام دراب مول شازیہ بیگم سبھی نازلی اور اسفند کے لیے بے پناہ خوش تھے مہندی کے فنکشن کو سٹارٹ ہونے میں کچھ ہی وقت باقی تھا نازلی شیشے کے سامنے بیٹھی خود کا جائزہ لے رہی تھی جبھی مول کمرے ... میں داخل ہوئی تھی

یلو اور گرین کلر کے غرارے میں ملبوس پھولوں کے زیورات زیب تن کیے لائٹ سامیک اپ کیے بہت ... خوبصورت لگ رہی تھی روپ اسپرٹوٹ کر آیا تھا

"... ماشا اللہ آج تو اسفند بھائی کی خیر نہیں کہیں تمہارا حسن دیکھ کر بے ہوش ہی ناہو جائیں"

مول نے نازلی کو چھیڑا کے نازلی شرم سے سرخ پڑی تھی مول بھی لائٹ براون کلر کا غرارہ زیب تن کیے ... لائٹ سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

"... اچھا چلو وہ لوگ آگئے ہیں فنکشن بھی سٹارٹ ہو چکا ہے نیچے سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں"

... مول نے مسکرا کے کہا تھا اور اسکو بازو سے تھامتی نیچے کی بڑھی تھی

★★★

نازلی کے نیچے آتے ہی اسفند کی توجیسے آنکھیں اسپر فلسد ہی ہو گئی تھیں سبکی نگاہیں نازلی پر سے جیسے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں ہر کوئی ان دونوں کے کپل کو سراہا رہا تھا شازیہ بیگم نازلی کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھیں ... خوشیاں واپس لوٹ آئیں تھیں

نازلی اسفند کے ساتھ سفید رنگ کے پھولوں سے بنے جھولے پہ بیٹھی ہوئی گل اوز کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی جو ... اسکی جانب دیکھتی اسکی بلائیں لے رہی تھی

" ... ماشا اللہ نازلی تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو نظر نا لگے کسی کی "

گل اوز نے مسکرا کے کہتے نازلی کا ہاتھ تھاما تھا جیسی سٹیچ پہ اسفند کھڑا دیکھائی دیا تھا کہ نازلی نے مارے حیرت کے ... اسکی جانب دیکھا تھا جو محبت پاش نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا

★★★

بارشوں کا وہ مہینہ بھول پائیں گے کبھی نا

بارشوں کا وہ مہینہ بھول پائیں گے کبھی نا

زلف سے جب تو نے جھٹکا پانی جھوم کے

ہائے ایسی خوبصورت بھول بیٹھے ہم شرافت

لوٹ آئیں پاگل آنکھیں تجھکو چوم کے

عشق تھا یازہر چڑھ گیا تھا عشق تھا یازہر

چڑھ گیا تھا ہوش میں آج تک آنا پائے مست

نظروں سے اللہ بچائے حسن والوں سے اللہ بچائے

اسفند مسکرا کر کہتے نازلی کا ہاتھ تھامے سیچ تک واپس آیا تھا کہ وہاں موجود سبھی لوگوں نے ان دونوں کو دیکھ کر
... ہوٹنگ کی تھی

عاشقی قاتلوں کی گلی ہے عاشقی قاتلوں کی گلی ہے

جیتے جی کوئی واپس نا آئے مست نظروں سے اللہ

... بچائے حسن والوں سے اللہ بچائے

اسفند نازی کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ڈانس موولینے لگا کہ نازی نے بھی اب کی بار اسکے گلے میں بانہیں ڈالیں تھیں

...

راجھے مجنوں اگلے پچھلے یاد آئیں جب ہم پھسلے

ہنس کے لے لی جان نکلے ایسے شاطر تم توبہ توبہ

وہ تلوار آنکھیں توبہ توبہ وہ تلوار آنکھیں چیر ڈالا

جگر ہائے ہائے مست نظروں سے اللہ بچائے عشق والوں
... کو اللہ بچائے
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

... اسفند نے نازی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے صاف گوئی سے کہا تھا کہ نازی بس مسکرا کے رہ گئی تھی

ہم تمہارے تمہارے تمہارے ہوئے ہم تمہارے تمہارے "

تمہارے ہوئے خاک تھے پہلے اب تو ستارے ہوئے تم

ہمارے ہمارے ہمارے ہوئے اسکی رحمت کے کچھ یوں

اشارے ہوئے اسکی رحمت کے کچھ یوں اشارے ہوئے

تم ہمارے ہمارے ہمارے ہوئے عشق اپنا ہے معصوم اسکو

عشق اپنا ہے معصوم اسکو دشمنوں کی نظر لگ ناجائے

مست نظروں سے اللہ بچائے عشق والوں کو اللہ بچائے

★★★

فنکشن ختم ہو چکا تھا سبھی مہمان ہنسی خوشی نازی اور اسفند کو ڈھیروں ڈھیروں عائیں دیتے ہوئے واپس اپنے
... گھروں کو لوٹے تھے

چونکہ نازی نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا تو اب زور و شور سے بھوک لگی تھی شازیہ بیگم نے اسکو چینیج کرنے کا

... کہتے ملازمہ کے ہاتھوں کھانے بھیجوانے کا بولا تھا

نازی کافی تھک چکی تھی جبھی شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے کئی پنوں سے سیٹ کیے گئے دوپٹے کو اتارا تھا بالوں

کارف سا جوڑا بنایا تھا تمام جیولری اتارتے اسنے مہندی لگے ہاتھوں میں موجود گجروں کو نہیں اتارا تھا ابھی وہ اسی

اثنا میں کھڑی تھی جبھی کمرے کی لائٹ آف ہوئی تھی اور اسکو کمرے میں اپنے علاوہ کسی اور کی موجودگی کا

احساس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کے دیکھتی اسفند جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا سے اپنی اوور کھینچ ... گیا تھا کہ نازی اس کے قریب سے آتے مہک سے پہچان گئی تھی کہ وہ اسفند ہی ہے

اسفند آپ کیا کر رہے ہیں ہمارا پردہ چل رہا ہے جب تک میری رخصتی نہیں ہو جاتی آپ ایسے مجھ سے نہیں " ... مل سکتے

بھاڑ میں جائیں سارے پردے اور رسم و رواج میری حق حلال کی بیوی ہو تم مجھے کوئی نہیں روک سکتا تم سے " ملنے سے حتہ کہ تم بھی نہیں دیکھو نیچے فنکشن میں میں نے بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا اپنے جذبات پہ لیکن " ... اب اور نہیں

... اسفند کے بے باک انداز پہ نازی سٹیٹا کے رہ گئی تھی

ویسے تمہیں پتہ ہے تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اتنی خوبصورت کے اس گینگسٹر کے دل میں موجود " ... جذباتوں کو بھڑکا دیا تم نے

اسفند نے صاف گوئی سے خمار آلود لہجے میں کہتے نازی کی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے کہ نازی کی سانس اٹکی ... تھی

اسفی آپ کیا کر رہے ہیں یار مئی آجائیں گی کھانا لے کر مجھے آل ریڈی اتنی بھوک لگی ہے میں نے صبح سے کچھ " ... نہیں کھایا

نازلی لٹھ مار انداز میں کہتی ہوئی اسکے ہاتھ اپنی کمر پر سے ہٹاتے بیڈ پہ جا بیٹھی تھی کہ اسفند کئی ٹائینے وہی کھڑا اسکے حسین چہرے کا بے تابی سے طواف کرتا رہا تھا اور اچانک ہی اسکے قریب آتے ہی اسے بیڈ پہ دھکیلا تھا کہ نازلی ... ہونق بنی اسکی جانب دیکھ رہی تھی جیسے اسنے پی رکھی ہو

" ... اس اس اسفند کک کیا کر رہے ہیں آپ پی ہوئی تو نہیں آپنے " " ... میری جان یہ شراب کا نشہ نہیں تمہارا نشہ جو اسفند یار خان کے سر چڑھ کے بول رہا ہے " " ... اسفند پپ پلیر بی کہ کیا کر رہے آپ "

نازلی اسفند کو خود پہ حاوی ہوتا دیکھ کر پوچھنے لگی تھی کہ اسفند نے جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکا چہرہ خود کے قریب کرتے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا کہ نازلی یکدم ہی اسکے کندھے کو جکڑ گئی تھی کافی ... لمحے سرکنے کے بعد اسفند نے اسکی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو آزادی بخشی تھی

نازلی گہرے گہرے سانس بھرتی تکیے پہ اپنا سر رکھ گئی تھی کہ ملازمہ کھانے کی ٹرے لیے دروازہ بجابجا کے ... جاچکی تھی

اسفند اب تو اپنے اپنی خواہش پوری کر لی اب جائیں ایسا ناہو مئی آجائیں کیا سوچیں گی وہ ہمارے بارے میں " ... "

" ... یہی سوچیں گی کہ میاں بیوی کا رومینس چل رہا ہے تو کباب میں ہڈی نہیں بنیں گی سا سوماں "

اسفند کے کہنے پہ نازلی کے چہرے پہ بے بسی کے تاثرات در آئے تھے اس سے پہلے کہ نازلی مزید کچھ کہتی اسفند ... نے اسکی شرٹ میں ہاتھ ڈالتے اسکا سانس اٹکا دیا تھا

ہٹیں اسفندی یہ کیا کر رہے آپ مجھے سانس نہیں آ رہا چھوڑیں مجھے انہیلر چاہیے مجھے وہ وہاں ڈریسنگ ٹیبل پہ " ... رکھا ہے

... نازلی نے اٹکتے ہوئے سانس کے درمیاں کہا تھا

" ... آج انہیلر نہیں ملے گا نا ہی انہیلر وہاں ہے تمہیں سانسیں چاہیے تو آج میری سانسوں کو پینا پڑے گا "

" ... اسفند میں یہ نہیں کروں گی "

نازلی نے اسفند کو گھورتے ہوئے پھولتے ہوئے سانس کے درمیاں کہا تھا اور پھر تکلیف کے مارے تکیے پر سے اٹھتے اسفند کی گردن میں ہاتھ ڈالتے وہ اسپر جھکی تھی سانس انہیل کرنے کے لیے یہ نرم گرم سالمس محسوس کرتے اسفند مزید بہکا تھا اور نازلی کی کمر پہ اپنے ہاتھ کی گرفت سخت کرتے خود بھی اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں انڈیلنے لگا تھا کچھ لمحوں کے توقف کے بعد نازلی کی سانسیں بحال ہوئیں تھیں تو وہ سرخ چہرہ لیے پیچھے ہٹی تھی کہ اسفند ایک نظر اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے اٹھا تھا اور اسکے ماتھے کو بار بار چومتے سلوٹ زدہ کپڑوں کو ... ٹھیک کرتے سگریٹ سلگائی تھی

"... جارہے ہیں آپ" "NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!"

.... اسفند کو جاتے دیکھ نازلی نے پوچھا کہ اسفند واپس سے مڑا تھا

"... تم کہتی ہو تو رک جانا ہوں"

"... نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا جائیں آپ"

نازلی نے خفت سے لال پڑتے چہرے کے ساتھ کہا تھا اور بیڈ پہ لیٹتی سوتی بن گئی تھی کہ اسفند مسکرا کے
سگریٹ کے گہرے کش بھرتا لٹے قدموں واپس لوٹ گیا تھا کہ نازلی نے بیڈ سے اٹھی تھی جبھی اسفند نازلی
... کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا

"... اسفند آپ گئے نہیں"

... نازلی نے حیراں ہوتے کہا تھا کہ اسفند کھل کر ہنسا تھا

"مت بھولو میری جان لوٹنا تم نے میرے پاس ہی ہے بس آج کی یہ رات اور پھر صرف میں اور تم ہونگے"
اسفند گھمبیر لہجے میں کہتا نازلی کی دھرکنیں بڑھاتا ہوا واپس پلٹ گیا تھا کہ نازلی بھی سرخ پڑتے چہرے کے

... ساتھ ڈریسنگ تک آئی تھی لیکن انہیں تو ڈریسنگ پہ ہی پڑا ہوا تھا

"... کتنا جھوٹا بندہ ہے یہ چھچھوڑا"

نازلی مارے خفت کے اسفند کو مختلف القابات سے نوازتی کبرڈ سے اپنا نائیٹ سوٹ لیے واشروم کی جانب بڑھ

... گئی تھی

★★★

آخر کار وہ دن آہی گیا تھا کہ جس دن نازلی اور اسفند کو پورے ریتی رواج سے ایک دوسرے کا ہونا تھا حلیمہ بیگم اور گل اوز صبح سے گھن چکر بنی ہوئی تھیں گل اوز نے تمام تر ذمہ داریاں اپنے اوپر لی ہوئیں تھیں جسکو دیکھ کر حلیمہ بیگم کو خوشی ہوئی تھی کہ گل اوز نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں تھیں

...

★★★

نازلی ڈارک میرون کلر کے ہیوی لہنگے میں ملبوس برائیدل میک اپ کیے سونے کے زیورات زیب تن کیے حوروں کو بھی مات دے رہی تھی ہر دیکھنے والی نگاہ اسپر ٹھہر سی جاتی تھی چونکہ نازلی کا لہنگا کافی ہیوی تھا سو اسے

کیری کرنے میں مشکل درپیش آرہی تھی جبھی مول اس کے ساتھ ہی موجود تھی تاکہ اگر اسے کسی چیز کی

... ضرورت پڑے تو وہ اسکی مدد کر سکے

مول پنک اور وائیٹ کلر کے کنٹراس کی خوبصورت سی زیب تن کیے پارٹی میک اپ کیے دراب کے ہوش اڑا رہی تھی جبکہ گل اوز ڈارک بلیو کلر کی میکسی زیب تن کیے لائٹ سے میک اپ میں شہرام کی توجہ کامرکز بنی ... ہوئی تھی

★★★

بارات آنے پہ شور ساج چکا تھا نازی کے دل کی دھڑکن تو آج قابو ہی میں نا آرہی تھی وہ بیڈ پہ بیٹھی اپنے حنائی ... ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جن پہ اسفند کا نام لکھا تھا

"... نازی چلو بھی تمہارا دلہا آگیا ہے"

... مول اور گل اوز کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولیں تھیں کہ نازی سوچوں کی دنیا سے واپس لوٹی تھی

"... ماشا اللہ اللہ پاک بری نظر سے بچائے نازی آج تو تمہارا حسن اپنے جو بن پہ ہے اسفند تو گیا آج"

یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ گل اوز کی تھی جو محبت بھری نگاہوں سے نازی کو دیکھ رہی تھی کہ گل اوز کی بات

... سنتے نازی کا چہرہ سرخ ہوا تھا

"... اچھا بھی باقی باتیں نیچے جا کے کر لینا تمہارے شوہر سے اور صبر نہیں ہو رہا"

مول نازی کو آنکھ مار کے کہتی ہوئی آگے بڑھی اور بیک وقت گل اوز نے بھی آگے بڑھ کے نازی کو تھاما اور ... اسے ساتھ لیتی ہوئیں نیچے کی جانب بڑھی تھیں

★★★

نازی کو اسفند کو کے ساتھ لاکے سیٹچہ بیٹھا دیا گیا تھا مہندی کا فنکشن تو گھر ہی میں تھا البتہ شادی کا فنکشن ہال میں ارنج کیا گیا تھا اسفند بلیک اور ریڈ کلر کی شیروانی زیب تن کیے انتہائی ہینڈ سم اور جاذب دیکھائی دے رہا تھا چونکہ نازی گھونگٹ اوڑھے ہوئے تھی جبھی اسفند اسکا چہرہ نا دیکھ پایا لیکن وہ اسکی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب ہو رہا تھا ان سبھی رسموں سے تنگ آتے اسنے حلیمہ بیگم کو رخصتی کا کہا جو اسکو آنکھیں دیکھاتی باز رہنے کا کہہ گئی ... تھیں

" ... نازی چلو اٹھو "

" ... اسفند نازی کا حنائی چوڑیوں سے بھرا ہاتھ تھا متا ہوا بولا تھا کہ نازی گھبرا کر گویا ہوئی

" ... ک ک کیا کر رہے ہیں کہاں چلنا ہے "

" ... ہم دونوں شادی سے بھاگ رہے ہیں بس "

"... اسفند اپنی شادی سے کون بھاگتا ہے "

... نازلی آہستہ آواز میں گویا ہوئی

میں بھاگوں گا یا ایک تو یہ مجھے تمہارا چہرہ بھی نہیں دیکھنے دے رہے اور دادی کور خستی کا جلدی کہا تو وہ مجھے "

"... گھور رہی ہیں

... اسفند نے لٹھ مار انداز میں کہا تھا کہ نازلی کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

... بچو تم تو ذرا صبر رکھو رخصت ہو کے میرے پاس ہی آؤ گی پھر دیکھنا کیسے تمہارے یہ دانت اندر کروں گا "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

... اسفند کے ذومعنی لہجے میں کہنے پہ نازلی کا دل یکبارگی سے دھڑک اٹھا جسکے گلابی چہرہ سرخ ہوا تھا

★★★

تمام تر رسموں سے فارغ ہوتے آخر میں رخصتی کا شور اٹھا تھا نازلی شانہ بیگم کے گلے سے لگ کے خوب روئی

تھی ان قمیٹی لمحات میں اسے شہریار منور کی کمی دل سے محسوس ہوئی تھی لیکن دراب نے بڑے بھائی ہونے کا

ثبوت دیا تھا اور مول نے بھی اسے حوصلہ دیتے اسکی ہمت بڑھائی تھی ان دونوں نے ہی نازی کو اسکی شادی ... میں کسی چیز کی بھی کمی محسوس ناہونے دی تھی

★★★

گل اوز نازی کو اسفند کے کمرے میں لاکے بیٹھا گئی تھی کمرے کو تازہ گلاب کی پتیوں سے سجایا تھا نازی بیڈ پہ بیٹھی کنفیوز سی اپنی انگلیاں کو مڑورنے میں مصروف تھی جبھی کچھ ہی دیر بعد اسفند کمرے میں داخل ہوا کہ ... نازی کے دل کی دھڑکن بے ساختہ ہی تیز ہوئی تھی

اسفند نے ایک نظر وال کلاک پہ ڈالی تھی جو دس کا ہندسہ عبور کر چکی تھی ایک گہری سانس بھرتے اسنے ایک گہری نگاہ نازی کے توبہ شکن سراپے پہ ڈالی اور پھر واڈروب سے اپنے لیے بلیک شرٹ اور ٹراؤوز کا انتخاب کرتے واٹشروم میں گھس گیا تھا نازی اسفند کہ اچانک واٹشروم جانے پہ گھبرا گئی تھی ہیزل آنکھیں جو آج خاص طور پہ مزید و آتشہ بنائی گئی تھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھیں ابھی وہ اسی اثنا میں مختلف سوچوں میں گھری ہوئی تھی کہ اسفند فریش فریش سا واٹشروم سے باہر آیا تھا اور سائیڈ ڈر اسے ایک مخملی ڈبیانکا لتے نازی کی جانب بڑھا ... تھا

"... یہ لو تمہاری منہ دیکھائی "

... اسفند نے گھمبیر لہجے میں ڈبیانا زلی کی جانب بڑھائی تھی جسے نازی نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیا تھا

"... کیا ہوا کھول کے نہیں دیکھو گی کہ اس میں کیا ہے "

اسفند بے چمکتی ہوئی آنکھوں سے کہا تھا کہ نازی مزید رو ہانسی ہوئی کہ ناتوا اسفند نے اسکا گھونگٹ اٹھایا نا ہی منہ دیکھائی اسے خود پہنائی اس سے پہلے کہ نازی بیڈ پر سے اٹھتی اسفند نازی کی کلائی کو جھٹکا دیتے اپنی طرف کھینچ گیا

... تھا اور جلدی سے نازی کا گھونگٹ اٹھایا تو ہیزل آنکھیں سرخ ہوئی پڑی تھیں جبکہ پلکیں بھیگ چکی تھیں

"... کیا ہوا نازی تم رورہی ہو "

... اسفند نے پریشانی سے پوچھا کہ نازی کے رونے میں مزید شدت آئی تھی کہ اسفند بوکھلا سا گیا تھا

"... نازی میری جان سوری یار میں بس تمہیں تنگ کر رہا تھا "

... اسفند نازی کے گالوں کو بار بار چومتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں بولا تھا

"... اسفندیہ کو نسا مذاق ہے یار مجھے لگا آپ مجھ سے ناراض ہیں "

میری جان جسکی اتنی خوبصورت بیوی ہو اس سے بھلا کون ناراض ہو سکتا ہے اور یار میں اس شیر وانی سے "

" ... تنگ آگیا تھا جہی میں پہلے چینج کرنے چلا گیا اور ٹوپی اونیسٹ سچ میں آج میں بہت تھک گیا ہوں

... اسفند نے صاف گوئی سے کہتے ہوئے نازی کے آنسو صاف کیے تھے

" ... اچھا آپ تھک گئے ہیں تو آرام کر لیں سو جائیں "

... نازی اسفند کی جانب دیکھتی ہوئی گویا ہوئی

" ... نہیں یہ تھکن میں سو کے نہیں اتارنا چاہتا یہ تھکن میں تم پہ اتارنا چاہتا ہوں "

اسفند بہکے ہوئے خمار زدہ لہجے میں کہتے نازی کی دھڑکنوں کی روانی بڑھا گیا تھا کہ نازی کی پلکیں بے ساختہ ہی

... لرزا اٹھی تھیں جنکو اسفند مہبوت سے دیکھے گیا تھا

" ... اچھا تم بیٹھو یہاں میں تمہیں منہ دیکھائی تو پہنادوں "

اسفند نازی کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے نازی سے ڈبیا لیتے ہوئے بولا اور ڈبیا کو کھولا تو اس میں سے ڈائمنڈ کی

لکھا ہوا تھا نازی چین کو دیکھتی ہوئی N اور A خوبصورت سی چین نکلی جسکے اگلے حصے پہ بڑے لفظوں سے

بے ساختہ مسکرائی تھی جبکہ اسفند نے آگے بڑھ کے چین اسکی دودھیا گردن میں پہناتے اسکو چوم لیا جسکی بناپہ ... نازی نے اپنے سرخ لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا

" ... اسفند میں کافی تھک چکی ہوں لہنگا اور جیولری کافی ہیوی ہے میں چینج کر لوں "

" ... ہاں کیوں نہیں بالکل بلکہ تم یہاں آؤ جیولری میں خود اتار دیتا ہوں "

" ... ن ن نہیں اسفند میں خود کر لوں گی "

... نازی گھبراتے ہوئے لہجے میں بولی تھی
" ... چپ چاپ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی رہو ورنہ میں لہنگا بھی چینج کروں گا وہ بھی خود "

... اسفند بے باک انداز میں کہتے نازی کے ہوش اڑا گیا تھا جبھی نازی نے چپ سادھ لی تھی

" ... جانتی ہو آج تم بہت خوبصورت لگ رہی تھی سوچتا ہوں تمہیں بنانے والا خود کتنا خوبصورت ہوگا "

اسفند نے جذبات سے چور لہجے میں کہتے نازی کی نازک گردن سے بھاری بھر کم سونے کا ہار نکالا تھا جبکہ نازی

... مارے شرم کے سراپر ہی ناٹھا سکی تھی

جانتی ہوں ان پلوں کا کتنا انتظار کیا ہے میں نے دو سال تمہارے ہجر میں تڑپا ہوں لگتا تھا جیسے میں مر چکا ہوں "

" ... لیکن آج لگتا ہے کہ پھر سے نئی زندگی ملی ہے

اسفند نے گھمبیر لہجے میں کہتے نازی کے کان سے جھکا نکالتے اسکی کان کی لو کو چوم لیا تھا کہ نازی بے ساختہ اپنے

" ... لہنگے کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی

" ... اس سے پہلے کہ نازی کچھ کہتی اسفند اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا

" ... اس اسفند مئی مجھے کپڑے چننے کرنے "

نازی اسفند کی سحر زدہ قربت میں ہکلاتی ہوئی بولی تھی کہ اسفند نے گہرا سانس بھر کے اسے اپنی گرفت سے

آزادی بخشی تھی جہی نازی بنا اسفند کی جانب دیکھے تیزی سے واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی لیکن جو نہی وہ

واشروم میں پہنچی واشروم میں ہینگ ہوئی نائیٹی دیکھ نازی کا چہرہ خفت کے مارے سرخ ہوا تھا نائیٹی بامشکل نازی

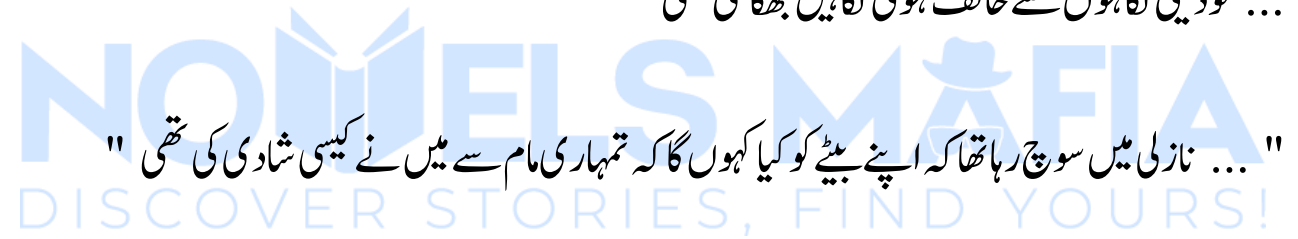
" ... کے گھٹنوں تک آتی تھی سیلو لیس نائیٹی کا کلر ریڈ تھا

" ... اسفند مجھے میری بلیک کلر کی فل نائیٹی واڈروپ سے نکال دیں "

" ... بالکل بھی نہیں جو واشروم میں رکھی ہوئی ہے وہی پہن کے باہر آو گی تم ورنہ میں خود اندر آ رہا ہوں "

اسفند کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی اور نازی مرئی کیا ناکرتی نائیٹ پهن کے باهر آگئی تھی جسکے نائیٹ کو کھینچ کھینچ کے بارے کرنے کی کوشش اسفند کی آنکھوں سے مخفی نارہی تھی جھبی وه زیر لب مسکرایا تھا اور آگے بڑھ کے نازی کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا آنے والے لمحات کا سوچ کے تو نازی کا دل ایسے دھڑک رہا ... تھامانو سینے نکل کرا بھی باهر آجائے گا

نازی کو بیڈ پہ بیٹھاتے اسفند اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا اور اسکے من موہنے چہرے کو تکتے لگا تھا کہ نازی اسکی " ... لودیتی نگاہوں سے خائف ہوتی نگاہیں جھکا گئی تھی

" ... نازی میں سوچ رہا تھا کہ اپنے بیٹے کو کیا کہوں گا کہ تمہاری مام سے میں نے کیسی شادی کی تھی " 

... اسفند نے دلچسپی سے کہا تھا کہ نازی کو یکدم ہی شرارت سو جھبی تو کہہ اٹھی

" ... کڈنیپ کر کے "

نازی کے کہتے ہی وہ دونوں ہنس دیئے تھے کہ نازی کی کھنکتی ہنسی کی گونج سنتے اسفند سرشار سا ہوا تھا نازی جو ہنس ... رہی تھی اسفند کو دیکھتے ٹھہری تھی کو محبت پاش نگاہوں سے اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا

" ... ایسے کیا دیکھ رہے ہیں اسفند "

... نازلی نے مسکراتے ہوئے اسفند سے پوچھا

دیکھ رہا ہوں کہ مجھ جیسے گناہگار بندے پہ میرا رب کتنا مہربان ہے جو اسنے مجھے دنیا ہی میں اتنی خوبصورت "

" ... حور سے نوازا دیا

... اسفند کے کہتے نازلی مسکرائی تھی اور اسفند کے قریب ہوتے گویا ہوئی

" زہ تاسرہ مینہ لرم "

... " مجھے تم سے محبت ہے "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!
... نازلی تم نے پشتو کب سیکھی

... اسفند خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات لیے بولا کہ نازلی ہنستے ہوئے گویا ہوئی

" ... اسفند میں نے ابھی ساری پشتو تو نہیں سیکھی لیکن آپ ہیں نا مجھے سیکھانے کے لیے "

... بالکل میں سیکھا دوں گا لیکن اس سے پہلے کہ میں تمہیں پشتو سیکھاؤں میں تمہارے لیے کچھ گنگنا نا ہوں "

"

"کیا"

... نازلی نے دلچسپی سے پوچھا جبھی اسفند گویا ہوا

تیرے نال آکھ لڑی تیرے نال آکھ لڑی "

آکھاں ہوئیاں چار آکھاں ہوئیاں چار

مینوں تیرے نال تیرے نال تیرے نال

ہو یا اے پیار ہو یا اے پیار
تیرے نال گلاں ہوئیاں

گلاں نے ہزار گلاں نے ہزار

مینوں تیرے نال تیرے نال

ہو یا اے پیار ہو یا اے پیار

وہ ستم ہائے نظروں نے ڈھایا

”ہو کرم میرے خدایا

مہکی فضاؤں سی ہو مہکی ہواؤں سی ہو

اسکی ادائیں واللہ واللہ آنچل اڑائے ایسے

بادل جھوم کے آئے اسکی حیا پہ مرنا جاؤں

ہیرے ہیرے ہیرے مینوں تیرے نال تیرے نال

” تیرے نال ہو یا اے پیار ہو یا اے پیار
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
★★★

” ... مائے گاڈ اسفند اپنے پنجابی کب سیکھی ”

نازی مسکراتی ہوئی بولی کہ اسفند مسکرا کے گویا ہوا

” ... ویسے ہی جیسے تم نے پشتو سیکھی خیر اب باقی کی پنجابی تم سیکھا دینا ”

ضرور کیوں نہیں بالکل سیکھا دوں گی بٹ آئی مسٹ سے کہ یہ گانا بہت خوبصورتی سے گایا آپنے آپکی آواز بہت
" ... اچھی ہے

نازی مسکرا کے اسفند کی بئیر ڈکو چھوتی ہوئی بولی کہ اسفند نے جھٹکے اسے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسپر سایہ فگن
ہوا تھا کہ اب کی باز نازی کا سارا اعتماد اڑن چھو ہوا تھا اس سے پہلے کہ نازی کچھ کہتی اسفند اسکی شہ رگ پہ جھکتا
وہاں اپنا سلگتا ہوا لمس چھوڑ گیا تھا کہ نے مارے حیا کے اپنی آنکھیں بند کر لیں کہ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی
... کہ اسفند کی لودیتی اور بولتی نگاہوں کا سامنا کر سکے

... اسفند نے ایک نظر نازی کی بند آنکھوں کو دیکھا پھر گویا ہوا
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF

" ... اوپن یور آئز لٹل ون "

" Open Your Eyes Little One " ...

... اسفند کے کہنے پہ نازی نے آنکھیں کھولی تھیں کہ اسفند مسکرا کر گویا ہوا

" ... میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کھلی آنکھوں سے اپنے اسفند کی محبت کو دیکھو اسے محسوس کرو "

اسفند کے کہنے پہ نازلی کے گلے کی ہڈی ابھر کر معدوم ہوئی تھی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی اس سے پہلے کہ نازلی کچھ کہتی اسفند بنا اسکی بات سننے اسکے سرخ لبوں پہ پوری شدت سے جھکا تھا اور قطرہ قطرہ کر کے اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں انڈیلنے لگا تھا رات قطرہ قطرہ کر کے سرک رہی تھی جبکہ اسفند کا جنوں ... بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا

★★★

گل اوز تمام تر کاموں کو نبھاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوتی اپنے ... جیولری اتارنے لگی کہ پیچھے ہی صوفے پہ بیٹھے شہرام کو نادیکھ پائی جواٹھ کے اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا " ... ویسے آج تم بہت خوبصورت لگ رہی تھی "

شہرام گل اوز کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا کہ گل اوز ہر بڑا کے پیچھے ہوتی شہرام سے سینے سے ہی ٹکرائی ... تھی بیک وقت شہرام اسے سنبھالتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال گیا تھا

" ... بی بی یہ کیا کر رہے آپ "

" ... دیکھ نہیں رہی تمہیں کرنے سے بچایا ہے "

... شہرام دلچسپی سے اس کا خفت کے مارے سرخ پڑتا چہرہ دیکھتے گویا ہوا

... " ویسے میں کچھ کہہ رہا تھا "

" کیا "

" ... یہی کہ آج تم بہت پیاری لگ رہی تھی "

گل اوز کا چہرہ شہرام کی کی گئی بات پہ سرخ ہوا کہ شہرام مہبوت سے اس کا من موہنا چہرہ تکتے لگارات کی تنہائی
اپنی ملکیت کا احساس شہرام کو بہت کچھ کرنے پہ اکسار ہا تھا اس سے پہلے کہ شہرام گل اوز کے لبوں پہ جھکتا گل اوز
... کہہ اٹھی

... " آپ کو تو نازلی سے پیار تھا "

مجھے نازلی پسند تھی لیکن جیسے تمہیں سمجھ آ گیا ہے کہ محبت محبوب کو پالینے کا نام نہیں ہے ٹھیک ویسے ہی میں "
بھی اس بات کو سمجھ چکا ہوں اور ویسے بھی مجھے اللہ نے اتنی پیاری بیوی سے نواز دیا ہے تو میرا نہیں خیال کہ مجھے
" ... اب کسی اور کے بارے میں سوچنے کی بھی ضرورت ہے

... شہرام نے صاف گوئی سے کہا تھا

"... کیا آپکو مجھ سے محبت ہے "

... گل اوز نے ذہن میں مچلتے سوال کو زباں تک لایا تھا

دیکھو گل اوز میں صاف بات کرنے والا سیدھا سادہ بندہ ہوں مجھے تم سے محبت تو نہیں ہے لیکن تم مجھے اچھی "

"... لگنے لگی ہو پسند کرنے لگا ہوں میں تمہیں اور میں جانتا ہوں کہ تم اس پسند کو محبت میں ضرور بدل دو گی

شہرام پیار سے گل اوز کی بندیا کو چھوتے ہوئے بولا اور اسپر جھکنے ہی لگا تھا کہ اس بار گل اوز کو شرارت سو جھی

... اور کہنے لگی

"... جب تک آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہو جاتی آپ میرے پاس نہیں آئیں گے "

"... تمہاری ایسی کی تیسری "

... شہرام دانت پیستے ہوئے کہتے گل اوز کو اپنے شکنجے میں جکڑ چکا تھا

★★★

... دراب مہک کو سلا کر اپنے کمرے میں آیا تھا جہاں مول صوفے پہ منہ پھلا کے بیٹھی تھی

"... کیا ہوا جان موڈ کیوں آف ہے تمہارا"

"... دراب مول کے قریب ہوتا ہوا بولا

"... تمہاری وجہ سے آف ہے میرا موڈ"

"... پڑ کیوں میں نے کیا کیا ہے اب"

ہر وقت اپنے بیٹی کے ساتھ یا اپنے بزنس میں بڑی رہتے ہو میرے لیے تو تمہارے پاس وقت ہی نہیں ہے"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURSELF
... مول منہ بسور کے بولی تھی

"... تو اب تم میری بیٹی سے بھی جیلس ہو رہی ہو"

دراب وہ میری بھی بیٹی ہے ماں ہوں اسکی میں جیلس نہیں ہوں بس تم ہر وقت یا مہک کے ساتھ ہوتے ہو یا"

"... اپنے کام میں بڑی ہوتے ہو"

دراب نے ان دو سال میں محنت کر کے اپنی کمپنی بنالی تھی جسکے مول ابھی بھی شہر یار منور کا بزنس سنبھال رہی تھی دراب نے مول کو زندگی کی ہر آسائش دی تھی اسکے سکھ و چین کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا بس کبھی ... کبھی وقت نہیں دے پاتا تھا اسے جیسی وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی

اچھا نا جان ناراض تو مت ہو تم جانتی تو ہو کہ یہ جتنی محنت میں کرتا ہوں تمہارے لیے اور اپنی بیٹی کے لیے "

" ... ہی تو کر رہا ہوں پھر گلہ کیسا

گلہ کیوں نہ کروں ہاں ٹھیک ہے کام کا بوجھ ہے تم پہ میں بھی تو کام کرتی ہوں آفس جاتی ہوں گھر سنبھالتی "

ہوں مہک کو دیکھتی ہوں لیکن اس سبکے ساتھ تمہیں وقت دیتی ہوں تمہارے ساتھ بیٹھتی ہوں لیکن تم تو ... آفس سے آ کے کھانا کھا کے لیپ ٹاپ پہ کام کر کے یا اپنی بیٹی کے ساتھ وقت گزار کے سو جاتے ہو

" ... مول نے روہان سے لہجے میں کہا تھا کہ دراب نے اگے بڑھ کے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی اوور کھینچا تھا

" ... اچھا جان اب سے میرے باپ دادا کی توبہ جو اپنی خوبصورت بیوی کو اگنور کیا ہو

" ... دراب بے چارے سے لہجے میں بولتا مول کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا تھا

" ... جانتے ہو کتنا ٹائم ہو گیا ہے ہم دونوں کو ایک ساتھ ڈنر کیے

... ایک اور شکوہ کیا گیا تھا

"... اوکے بے بی اس ویک اینڈ پہ چلیں گے پکا پراس"

دراب نے مول کے گال کو چومتے ہوئے کہا تھا کہ مول بھی جھک کے دراب کے گال پہ اپنے لب رکھ گئی تھی

...

"... آئی لو یو سوچ دراب"

... مول نے مسکراتے لبوں سے کہا تھا
"... آئی لو یو ٹو میری جان"

... کہتے ہوئے دراب مول کا ماتھا چومتے ہوئے اسے ڈھیروں ڈھیروں اطمینان بخش گیا تھا

★★★

: آٹھ ماہ بعد

گزرے آٹھ ماہ میں شہرام اور گل اوز آسٹریلیا جا چکے تھے سبھی نے ان دونوں کو روکنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن چونکہ شہرام آسٹریلیا ہی میں اپنا بزنس اپمیاڑ کھڑا کر چکا تھا سوانکا یہاں رکنا مشکل تھا جی وہ دونوں واپس جا چکے تھے نازی ایکسپٹ کر رہی تھی اسفند اور حلیمہ بیگم دونوں نے اسے ہیٹھلی کا چھالا بنا کے رکھا ہوا تھا چونکہ نازی میڈم پریگنٹ تھیں اسلیے انکے موڈ سونگنز بھی بہت تھے اور آج اسکا دل گول گپے کھانے پہ آیا ہوا تھا وہ صبح سے اسفند کے پیچھے پڑی ہوئی تھی کہ اسے گول گپے کھلانے لے کے چلے جبکہ اسفند نے اسکو کسی قسم کا گندا کھانا کھانے سے سختی سے روک کے رکھا ہوا تھا لیکن نازی کی مسلسل ضد پر وہ ہار مانتا ہوا خود اسکے لیے کچن میں کھڑا گول گپے بنا رہا تھا حویلی کے تمام شیفس اسفند یا رخاں کو شیف بنا دیکھ کے دبی دبی سی ہنسی ہنس رہے تھے جبکہ ... نازی میڈم ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھی گول گپے بننے کا انتظار کر رہی تھی

" ... یہ لو بھی تمہارے گول گپے کھاواں "

اسفند نازی کے سامنے گول گپے اور انکی چٹنی رکھتا ہوا بولا کہ نازی نے لبوں پہ زباں پھیرتے ہوئے بنا کچھ سوچے سمجھے گول گپے کھانے شروع کر دیئے تھے وہ اتنی رغبت سے کھا رہی تھی جیسے پہلی دفعہ کھا رہی ہو جی ... اسنے اپنا سارا منہ گندا کر لیا تھا اسفند اسکے بچپنے پہ مسکرا کے رہ گیا تھا

"... ایسے کیا دیکھ رہے ہیں"

... نازی خود کو تکتا پا کے اسفند سے سوال کر بیٹھی تھی

"... میری جان جتنی جہالت سے تم کھا رہی ہو نا لگتا ہے آج پہلی دفعہ گول گپے کھائے ہیں تم نے"

... اسفند دانت پیستے ہوئے گویا ہوا کہ نازی نے منہ بسورا تھا

خبردار جو مجھے کچھ بھی کہا ہو کھڑوس گینگسٹر ایک تو آپکے بیٹے نے مجھے اتنا تنگ کر کے رکھا ہوا ہے اور اب"

"... بیٹے کا باپ بھی شروع ہو گیا واہ بھئی نازی واہ کیا قسمت پائی ہے تم نے

نازی صاف گوئی سے کھاتے ہوئے گویا ہوئی کہ اسفند سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے اسکی جانب بڑھا تھا اور آگے

... بڑھ کے اسکو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا

"... اسفند مجھے ابھی اور کھانے ہیں نایار پلیز نا"

... نازی پھر سے ضد پہ اتر آئی تھی

"... بس بہت کھا لیے ہیں تم نے صحت خراب کر لو گی اپنی"

اسفند نازلی کو ڈانٹتا ہوا بولا کہ نازلی نے اسکے سینے پہ اپنے نازک ہاتھ کا مکا بنا کے مارا تھا اب صورتحال کچھ یوں ... تھی کہ نازلی منہ پھلا کے بیٹھی تھی اور اسفند اسکو منانے میں مصروف تھا

" ... ایک شرط پہ مانوں گی "

" کونسی شرط پہ "

" ... رات کو ڈنر میں آپ میرے لیے باری کیو پیز اور زنگر برگر آرڈر کریں گے و د کوک "

... نازلی صاحبہ نے اتراتے ہوئے اپنی خواہش بتائی تھی کہ اسفند کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ... اوکے ٹھیک ہے مرضی ہے آپکی پھر میں آپ سے بات بھی نہیں کروں گی اگر میری بات آپنے نامانی تو "

"

... نازلی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی اور اسفند نے اسکی خواہش پوری کرنے کا وعدہ بھی کر لیا تھا

" ... اچھا چلو نازلی اب میں نے تمہاری بات مانی ہے اب تم میری بات مانو "

" ... کونسی بات "

... اسفند اپنے لبوں کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا تھا

جبکہ نازی مسکراتی ہوئی سر کو نفی میں ہلا گئی تھی اس سے پہلے کہ نازی وہاں سے فرار ہوتی اسفند اسکو اپنی طرف

... کھینچتا اسکے لبوں پہ اپنے لب رکھ گیا تھا

★★★

: تین سال بعد

ان گزرے تین سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا شہر یار منور نے اپنی دونوں بیٹیوں سے اپنے دامادوں سمیت ہاتھ جوڑ کے معافی مانگ لی تھی لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی شہر یار منور کو پھانسی کی سزا ہو چکی تھی دراب اور مومل اپنی زندگی میں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت خوش تھے گل اوز اور شہرام کی بھی اپنی بیٹی مالا کے ساتھ بہت ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار رہے تھے جبکہ نازی اور اسفند دونوں اپنے بیٹے ضرغام خان کے ساتھ بہت خوش تھے

... گزرتا ہر دن انکی محبت میں اضافہ کا سبب بناتا تھا

★★★

... "ڈیڈام کب تک آئیں گی"

... ضرغام اسفند سے نازلی کے متعلق پوچھنے لگا جو ہاسپٹل گئی ہوئی تھی

" ... ڈیڈ آپ بھی آفس سے جلدی آجاتے ہیں لیکن مام اتنی بڑی کیوں رہتی ہیں "

بیٹا میرا کام آپکی مام کے کام سے مختلف ہے میں ایک بزنس مین ہوں اور وہ ڈاکٹر ہیں میں گھر رہ کے بھی کام "

"... کر سکتا ہوں لیکن انکو چونکہ وہ ڈاکٹر ہیں تو کبھی کبھار انکو ایمر جنسی میں بھی جانا پڑ جاتا ہے

" ... اوکے ڈیڈ بٹ مام کب تک آئیں گی میں انکو مس کر رہا ہوں "

ضرغام اسفند لہجے میں بولا کہ اسفند نے آگے بڑھ کے اسکو اپنی گود میں اٹھایا اور اسکو پیار کرتے ہوئے گویا ہوا
NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

" ... مس تو ڈیڈ بھی کر رہے ہیں انکو لیکن بیٹا بس ابھی آجائیں گی آپکی مام "

... اسفند مسکرا کے گویا ہوا جبھی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی تھی

" ... لو آگئی تمہاری مام "

" ... مام مام آئی مس یو سوچج "

ضرغام اسفند کی گود سے اتر کے نازلی کی ٹانگوں سے جالیپٹا تھا کہ نازلی مسکرا کر اسکو گود میں اٹھاتی ہوئی اسکے

... دونوں گالوں کو چوم گئی تھی

" میرا بیٹا آئی مس یو ٹو "

نازلی ضرغام کو بار بار چومتے ہوئے اسکو اپنے سینے سے لگا یا جبکہ اسفند ان دونوں کی محبت دیکھ کے مسکرا دیا تھا

...

" میری جان نے کھانا کھایا "

" یس مام میں نے دادو جی کے ساتھ کھانا کھالیا تھا "

" گڈ بوائے "

" ... اوکے ضرغام بیٹا اب آپ ایسا کریں کہ نیچے جائیں اور دیکھیں کہ آپکی دادو کیا کر رہی ہیں "

" اوکے ڈیڈ "

... ضرغام نازلی کی گود سے اتر کے نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا

★★★

"... ہاں بھی جان من لگتا ہے آپ تھک گئی ہیں"

... اسفند نازی کو صوفیہ بیٹھا دیکھ کے پوچھا تھا

"... تھک تو گئی ہوں"

"... تو آؤنا جان من مل کے ایک دوسرے کی تھکن اتاریں"

اسفند نازی کا ہاتھ پکڑ کے اسکو اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا کہ نازی جس اس افتاد کے لیے تیار نا تھی سیدھا اسفند کے
... سینے سے آن ٹکرائی تھی

"... اسفند شرم کریں ایک بچے کے باپ ہیں آپ اب"

"... تو بچے کے باپ ہونے کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ پیار کرنا چھوڑ دوں"

... اسفند کہہ کر نازی کے لبوں پہ جھکنے لگا تھا کہ نازی شرارتا کہہ اٹھی

"ضرغام"

اور جھٹکے سے اسفند نازلی سے دور ہوا جب تک اسکو نازلی کی شرارت سمجھ آئی نازلی بھاگ کے ٹیریس پہ آ پہنچی
... تھی جبکہ اسفند بھی اسکے پیچھے چلا آیا تھا اور اسکو اپنی بانہوں کے حلقے میں لے لیا تھا

" ... اسفند وہ دیکھیں چاند "

... نازلی چاند کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی

" ... میں کیوں دیکھوں میرا چاند تو تم ہونا "

... اسفند کے کہنے پہ نازلی کے چہرے پہ گلال ٹوٹ کے بکھرا تھا
جانتی ہو تم میری محبت ہی نہیں میرا عشق بن چکی ہو تم دیکھ کے اسفند یار خان سانس لیتا ہے تمہیں بن دیکھے "

... " مجھے سکون نہیں آتا تم اسفند یار خان کی سانسوں کی ضمانت ہو

اسفندیوں ہی نازلی کے کانوں میں محبت بھرا رس گھولتے اسکو اپنے سنگ محبتوں کے جہاں میں لے گیا تھا اور
کھڑی محبت ان دونوں کو دیکھتے اپنے پر پھیلائے خوشی سے جھوم رہی تھی نفرت سے شروع ہوئی اس کہانی کا
اختتام محبت پہ ہوا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنائے گئے تھے ایک دوسرے کے لیے کافی تھے اور
... آنے والا ہر کل ان دونوں نے ایک دوسرے کی سگت میں گزارنا تھا



ختم شد

If you want Publish your Novel Contact Us.....

WhatsApp: 0314-9652219

Website: Novelsmafia.com

Email: info@novelsmafia.com

YouTube: <https://www.youtube.com/@NovelsMafia>

